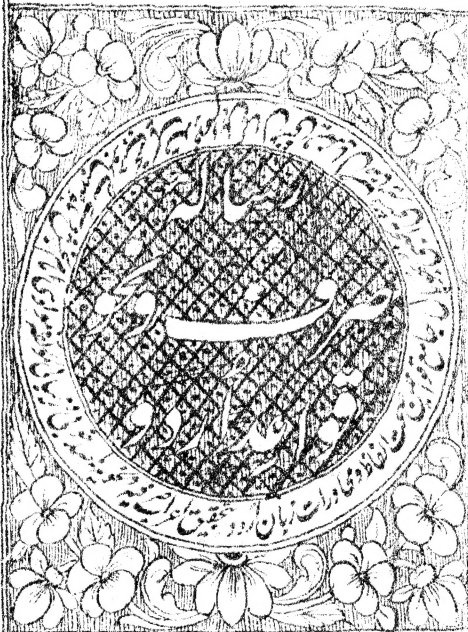


UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232750

UNIVERSAL
LIBRARY

عنوان مکین و مکمل خلا و وزیر



مطبع نایب و کشتی و مطبع میرزا حسن

اطلاع۔ اگر چاہے اس مطلع میں بہ علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ ارتقاء کی فہرست مندرجہ بالا کی فہرست مطول
ہر ایک شائق کو چاہیے خانہ سرسلکتی ہر جسکی معاونت و ملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب و علوم کے ترقی پزیر قیوت بھی
ہر ایک پر لیکن حاصل کتب کو تکمیل تک کہتین صفحوں سا دوہین اور تین بعض کتب قواعد صرف و نحو اردو و غیرہ صریح کہتین
تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور کبھی کتب موجودہ کا راجہ سند و انوکھا کاجی کا ذخیرہ حاصل ہو

کتب صرف و نحو اردو

اصول تجوید۔ صرف و نحو فارسی کا بیان
مولفہ نواب محمد جمال الدین خان۔

مصدر قیوض صرف و نحو فارسی کے قواعد
اردو میں مولفہ مولوی تذیر الدین حسن۔

دریائے عقل صفوۃ العباد کو فائدہ
ضروریہ کے ساتھ مرتب کیا مولفہ غنی نگار شاہین
رسالہ صرف و نحو۔ اردو کا خلاصہ مرتب کیا
شاگرد مولوی قربان علی مدرس۔

مجموعہ صرف و نحو۔ مسی بہاداد الادب اسمیں
میرزاں سے شایفہ ملک قواعد صرف و نحو عربی کو اردو میں
بیان کیا ہر مستند امداد علی ڈوٹی کلکٹر۔

نحو اردو

تشریح کے ملازمین۔ معروف پبلیشرز
اسمیں عربی شرح مائتہ عامل کی ترکیب
اردو میں لکھی ہو مولفہ مولوی زین الدین نجفی

عروض قافیہ

عروض قضا عجیب موجز رسالہ ہے

جسین نام بحر و نغمہ کے مع اس کے ارکان و اصول
بیراواشد اور زخافات اور بیان قافیہ کا
اردو نظم پر مصنفہ منشی گوہر پیر شاہ قضا
خوشنویس مطبع۔

طوبی العروض منظوم مصنفہ سید مومن حسین
تخلص صفی۔

بحر العروض مطول مع اضافہ فائدہ جدید
مولفہ پنڈت کنھیالال مندرجہ ریاست
گڑھ اسٹیجی۔

ایضاً اردو مع ثقہ زخافات
زر کامل العیار۔ ترجمہ اردو معیار الاشعار
مع شرح در فن عروض و قافیہ مترجمہ

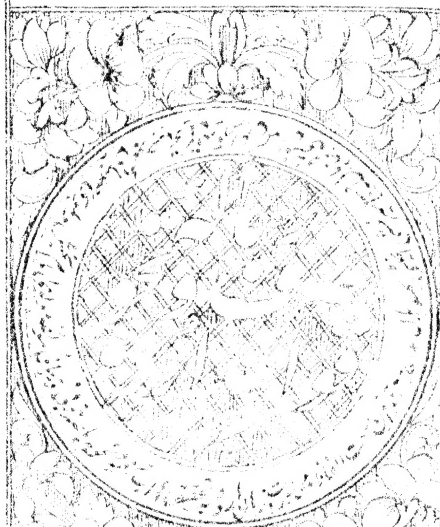
منشی سید مصطفیٰ بیگان اسیر
مطالع تور شید۔ در فن قافیہ مصنفہ
مولوی منظور احمد۔

کنج شایگان۔ علم قافیہ کا بیان
مولفہ حبیب الدین احمد۔

کتب قواعد خوشنویسی

قانون فقرات نظم اصول خوشنویسی پر مع شایگان

عنوان مجید و کافیه خلائق و زمان



مطبع میهنی بیست و پنج ساله



بسم الله الرحمن الرحيم

ہر سنگ میں شرابی تیرے جلو کا
سوئی نہیں کہ تیرے رون کو وہ جلو کا
پڑھے درود حسن بیچ و بیخ پر
بلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نو کا

بعد گذارش مضامین حمد اور سپہا نش طریق نعت کی عرض کرتا ہوں کہ از فیض صیل الکر
کتب علیہ کی کہ زمانہ سابق میں زبان یونانی سے اقتراجم ہو کر عبارت عربی کے زیر کور
محلے ہوئیں بغیر صرف اور نحو کے مشکل تھی اسی واسطے اکثر دن پران علوم کا حاصل کرنا دشوار
تھا علمائے سہولت پر نظر کر کے اکثر کتب صرف و نحو باکہ بعض رسالہ منطوق اور بہت
کتابیں علم طب وغیرہ کی زبان فارسی میں ترجمہ کیں اور اسکا فائدہ میان تک عام ہوا
کہ ہر کوئی تھوڑی سی فارسی پڑھ کر ادون علموں کی ہوس کرنے لگا خصوصاً علم طب کہ اگر
بعض اطباءے حال سے مسئلہ شرح اسباب اور نفسی اور قانون کا پوچھو تو جواب سوال کا

کیا بلکہ شاید وہ عبارت بھی کبھی اونکو گوش زد نہ ہوئی ہوگی اور ترجمہ فارسی کی تحصیل سے
 علاج معالجہ اور کما بہت خاصہ ہی بلکہ اکثر ایسی ہیں کہ اونکی معالجہ پر باوجود کمی استعداد
 علم کے کوئی انگشت اعتراض نہیں رکھ سکتا یہاں سے معلوم ہوا کہ از بس زبان فارسی اہل ہند
 کی زبان سے غیبی اگر وہ علوم زبان اردو میں ترجمہ کی جاتے تو تحصیل انکی زبان کی
 حیثیت سے بہت سہل ہو جاتی اس واسطے بالفعل اکثر صاحبان عالیشان کو اس امر کی طرف
 بہت توجہ و خصوصاً صاحب والا مناقب بلند مرتبہ منصف دوران نوشیہ وان زمانہ
 یوتھ میں صاحب سادر پرنسپل مدرسہ اور اونکی سعی سے اکثر کتب زبان انگریزی اور بعض
 زبان عربی اور چند نسخہ سیر اور تاریخ کی زبان فارسی سے اردو میں ترجمہ ہوئی ہیں اور اکثر
 کہ حیات البلاغت شمس الدین فقیر کی کہ عبارت اسکی فارسی جو طالب علموں کے سوا
 کوئی اسکو ناقدین نہیں لیتا تھا اور جب سے اس احقر نے بموجب فرمایش صاحبہم درج
 کے اردو میں ترجمہ کیا اکثر کم استعدادوں نے جب کو فن شعر سے مناسبت تھی اسکو
 بہم پہنچا کر کچھ کچھ فائدہ اٹھایا اور یہاں تک ہمت اونکی اسی امر میں مصروف ہی
 کہ اس زبان کو صاف ہونے کے واسطے مدرسہ انگریزی میں بیشتر لوگوں کو اردو کو کتابوں
 کی تعلیم ہوتی ہو اور از بسکہ قواعد کی تحصیل میں زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے اس احقر سے
 ارشاد کیا کہ اردو کی صرف اور نحو کے قواعد میں ایک رسالہ تالیف کرے تاکہ اسکی
 فائدہ عام اور شہرت عام حاصل ہو اور اسکی اخیر میں بطریق اختصار کے لغت
 اور اصطلاح اور محاورہ زبان اردو کے اور شکلیں جو اکثر زبان زد ہیں بھی مندرج
 کرے اس واسطے احقر نے اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور چار باب پر مرتب کیا
 مقدمہ زبان اردو کی تحقیق میں اور جو اس سے متعلق ہے

پہلا باب علم صرف میں باب دوم علم نحو میں تیسرا باب بیان لغت میں
چوتھا باب مشلون کے بیان میں

مقدمہ معلوم کیا چاہیے کہ زبان اردو ہندوستان کی زبانوں میں شل زبان درسی کی ہندی زبانوں
سے ہندی درسی کی معنی میں اختلاف اقوال کا بہت ہے لیکن جو محقق ہندو یہ کہ درسی مرکب ہر
لفظ در اور یا نسبت سے اور در معنی در بار کو پس درسی کی معنی یہ ہیں کہ منسوب در بار کے ساتھ
اور در بار جو شیش کا در بار مراد ہے یعنی یہ زبان شیش کو در بار کا حاضر ہو نیز انوکھی ہر اور محل خاص
میں اس زبان کو علیحدہ ہونیکا سبب یہ کہ از بسکہ اطراف کو لوگ بان جمع ہوتے تھے اون سبکی
زبان کو الفاظ مخلوط ہو کر ایک زبان جدا گانہ حاصل ہو گئی اس لیے حسن زبان اردو اور یہ لفظ
فارسی ہر معنی شکر کے ظاہر الشکر سے اس جاسے میں مراد لشکر شاہجہان بادشاہ ہے
کی واسطے کہ اردو شاہجہان آباد کے رہنے والوں کی زبان کا نام ہے از بسکہ اردو جو معنی
شاہی میں اطراف و جوانب کے آدمی مجتمع تھے اون سبکی زبان نکلی یہ زبان حاصل ہوئی
اور اسکو زبان اردو کہتے تھے بعد مدت کے لفظ زبان کا معنی زون ہو کر اون زبان کا
نام اردو ہو گیا اس واسطے اس زبان میں الفاظ عربی اور فارسی بلکہ سنسکرت کو بھی
پائی جاتی ہیں یہ توشیدہ نسبت کہ بعض الفاظ مرکب ایسے ہوتے ہیں کہ اگر بعض اخبار کے
علماء دیکھے جاویں تو وہ غیر فصیح ہیں اور باوجود اسکے مرکب ہو کر زبان فصیح پر بھی
جاری ہیں مثلاً بھلا مانس کہ لفظ بھلا معنی اچھی چیز کے اگرچہ اس زبان میں مانس
ہوتا ہے لیکن فصیحی زبان پر مقامات متعینہ کے سوا اور جاسے میں متعل نہیں مثلاً
فصیحی ان کہ کہیں گے کہ وہاں بھلے بھلے مکان ہیں اور بھلے بھلے آدمی ہیں یعنی اچھے مکان
اور اچھے آدمی تھے البتہ بھلے آدمی معنی مردانہ اور خوش خلق کے بہت متعل

اور لفظ مانس یعنی آدمی کے سبب گواروں کے بعض ہندوؤں کے جو زبان کی خوبی سے
 لگا نہیں دیتے اور کوئی نہیں لفظ کرتا حالانکہ بھلا مانس فصیح اور غیر فصیح سبکی زبان
 پر جاری ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم کیا جاوے کہ زبان ہر زمانہ میں متغیر اور متبدل
 ہوتی رہتی ہے اس وضع سے کہ جو محاورہ اور الفاظ کہ تقدیر میں اوسکو استعمال کرتے
 تھے تماشریں بنائے یا دتی امتیاز کے یا کسی اور وجہ سے اوسکو کہ وہ جانکر متروک کر دیے
 ہیں چنانچہ اسکا حال تقدیر میں کے اشعار سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ جو الفاظ آبرو اور لیا
 کے اشعار میں تھے پہلے وہیں سودا کے اشعار میں نہیں پائے جاتے بعضے اوں الفاظ
 اور محاوروں میں سے ایسے ہیں کہ انکو سمجھتے ہیں مگر بسبب کراہت کے اپنے استعمال
 میں نہیں لاتے اور بعضے ایسے ہیں کہ انہیں وہ الفاظ متروک ہو گئے ہیں ہمو ان کے معنی
 پر سرگز اطلاق نہیں اور یہ بعضے اوں الفاظ فارسی کو مانس ہیں کہ خاقانی اور عسکری
 اور عنصری اور فردوسی وغیرہم کے کلام میں مستعمل ہیں اور ہم جب تک فرنگیوں کو مطالعہ
 نہیں کرتے انکی معنی نہیں معلوم ہوتے محاورہ اور الفاظ پہلی قسم کے جیسے چکنین
 اور برہنیں لون کی زیادتی سے سیم اور بے تختانی کے بیچ میں یعنی دنیا میں اہل قبل
 میں اور جیسے بعضی اندر اور بجادوسی کے سون اور چرن یعنی قول کے اور انھیان بجا
 آگئے تھے اور ایں اخیر مکرر معنی ہیں اور وہیں ہاں ساکن سے معنی منہ کو اور اسی قسم میں
 بہت سے الفاظ کے تعدد انکی محال حیران دہیا کی مثال ملی کے اشعار سے خواہر ہے ابیات

رکھوں نشہ منم انھیان میں کہ وہ مست ناگوار
 ادا سون جب چمن بھیتہ سرور فرنا آوار
 جس برہنیں یکبار وہ گل چیر میں آوار

نہاں بھر دیوے کے دیوے در دوسرے کون ۴
 عجب نہیں کہ گلان و ویرین پکڑ کر صورتی
 تاحشر ہے بلوی کلاب او کی عرق سے کو

سایہ ہوا ایسے اسبزرنگ پر طوطے	گر خواب میں وہ لوظ شیریں بچن آوی
کھینچنیں اس کھیمان نہیں جون کمل جواب	عشاق کے گریختہ وہ خاک چرن آوی
ہرگز سخن سخت کو لاوی نہ زبان پر +	جس دہن میں یکبار وہ نازک برون

اور یہاں احتمال یہ بھی ہو سکتا ہو کہ بجائے دہن دہن ذال منقوطہ سے ہو لیکن ہوا میں
تصیح اہل طبع کے دال حملہ سے ہو پس مشتوق کے دہن میں آنے سے مراد یہ ہے کہ دہن
اوسکا ذکر کیا جاویں اور الفاظ دوسری قسم کی جیسے دستا + اس شعر میں دلی کے بیت
یہ تل تجھ کلمہ کے کعبہ میں مجھو اسوجھو دستا زرخندان میں تیرے مجھ جہ زمرہ کا اثر
اور اوسکو دیوانہ میں تیغ لین اسی رویت کی پایہ لکھی ہوئی ہیں اور اس کے معنی مجھ پر کشیدہ
ہوئے جو شخص زبان ہندی کا خوب ماہر ہو وہ جانتا ہوگا اور سودا کے کلام میں بھی سبب
قرب کے زمانہ سابق سے لے کر الفاظ قسم اول سے متعل ہیں جیسے سخن اور دہرا والی شاعر ہندو

بیت سے دیدہ تر جا بھر گئے ہم	ڈبرے تھے جو خشک بھر گئے ہم
------------------------------	----------------------------

اور اس زمانہ کی نسبت اس زمانہ کی زبان سے ایسی تراش پائی کہ با فوق اس سے متصور نہیں
اس کلام سے جبکہ اسے طلب کے واسطے آپس میں فحشا استعمال کروہیں شعر کی زبان بڑا فصیح
ہوتی ہو چنانچہ یہ معنی عقلا پر واضح ہو۔ اور یہ بھی ہوتا ہو کہ شعر افصاحت کے پایہ میں ایک
دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں چنانچہ غزل گوئی میں میر تقی علیہ الرحمۃ بہ نسبت سودا کے
فصاحت زیادہ رکھتا ہو گو سودا بھی شاعر ہی میں مسلم الثبوت ہو جب یہ مقدمہ متحقق
ہو چکا اب جانا چاہیے کہ جو اہل زبان ہیں انکو اس امر میں ہایت کی حاجت نہیں لیکن
متبع کو ضرور ہو کہ یہ لحاظ رکھے کہ جو لفظ اہل زبان کے کلام میں مطرحت متعل ہو وہ
اور مطرحت استعمال کرے اور قیاس کو دخل نہ دے ورنہ استعمال اسکا غلط ہو جائیگا مثلاً

اردو میں حقہ پیا بولتے ہیں اور فارسی میں قلیان کشیدن اگر بحفاظت فارسی کے حصہ میں چنانچہ
 کہیں یا بحفاظت اردو کے قلیان نوشیدن اہل نظم سپہ نہیں گئے اور کلام اسکا خالی خط نہ
 نہوگا اور یہی طرح سوا الفاظ مرکب کی اجزا کو ترکیب کے قیاس پر علیحدہ استعمال کرنا بتیک
 کہ ضرور برابرہ مستعمل ہوا ہو اگر غلط نہوگا فصاحت کے واسطے ضرور ضرر ہوگا مثلاً اولیٰ لفظ
 پہلے مانس کے اجزا کو خصوصاً لفظ مانس کا گواروں کی زبان کے سوا اور کوئی نہیں
 بولتا اور چاہیے کہ استعمال میں بھی اس زبان پر اعتماد کرے جسکو وضعی نے زیادہ استعمال
 کیا ہوا اور وہ زبان ہندوستان میں محقرت شاہجہان آباد صائنہ المد من الآفات
 والفساد کی ہے اور زبان اردو اور دیار کی اسی کی فسخ ہو چنانچہ یہ مشہور ہے کہ اہل
 انقلاب دہری سے لوگوں پر تنگی معاش نے ہجوم کیا یہاں کے رہنے والے علی انصوہر
 شعرا سے بلیغ مثل میر تقی اور سودا کہ انکی اصل بھی خاک پاک ہوا طران کو کھل گئی اور
 انکی بود و باش کے طفیل سے وہاں کی زبان نے ایک تراش نو پیدا کی اور وہاں کے
 لوگوں نے انھیں غضران پناہوں کے کلام کو متبع سے ایک پایہ فصاحت کا حاصل کیا اور
 از بسکہ اہل زبان اور متبع میں باوجود سعی وافر کے فرق اور تفاوت رہتا ہے اب تک
 بھی اس سواد کی زبان باوجود اسطریکی تراش اور اصلاح کی نسبت شاہجہان آباد
 کی زبان کے تکلف سے خالی نہیں معلوم ہوتی پس اگر ایک محاورہ کسی اور شعر کے شعرا کو
 کلام میں ہوا اور اس پر زمرہ اہل شاہجہان آباد کا سعادت نکرے اسکے استعمال میں نہ ہو
 کلام ہے باعتبار فصاحت کے نہ باعتبار غلط و صحت کے جب یہ مقدمہ تمام ہوا اب مقصود
 سے پہلے ایک مقدمہ اور تمیید کیا جاتا ہے کہ اس سے عبارت کا پڑھنا بسہولت و آسانی
 حاصل ہوتا ہے۔ معلوم کیا چاہیے کہ عبارت پڑھنے میں بعض مقام پر اسطریح سے آواز

تفصیل ہو جاتی ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان مقام توقف کا ہے اور مراتب توقف
کی بھی متفاوت ہوتی ہیں بعضی جگہ کم اور بعضی جگہ زیادہ مثلاً میں نے سنا تھا کہ کل آپ سیکرٹری
تشریف لائے تھے از بسکہ مجھ سے ملاقات نمودی بڑی قائل چلے گئے آج تشریف لائے ہیں کہاں
بندہ نوازی ہے سنا تھا پر کچھ توقف کیا آیا ہے۔ اور اس کے تھے پراس سے زیادہ اور سید طرح
نمودی پر بھی گوشتہ توقف ہوا ہے اور چلے گئے پراس سے زیادہ اور بعض مقام میں زمانہ کو
کچھ دخل نہیں بلکہ بغیر آواز اس واسطے ہوتی ہے کہ اس سے امتیاز مضمون کی ہو جاوے مثلاً
یہ عبارت وہ آویگا محفل دو وجہ کو جو اخبار یا استفہام بوقت اخبار کو تغیر آواز کی
اوسط ہے اور بوقت استفہام کے اور طرح چنانچہ روز سزاوردان پر یہ بات غلامبرو پس
بعض عقلمندانے یہ چاہا کہ بعضی علامتیں ایسی مقرر کرنا چاہیں کہ کبھی ہونی عبارت میں سے
بھی امتیاز ان امور کی ہو سکے اور جانا چاہیے کہ موافق تقسیم سابق کے علامتیں تقسیم ہونا
دو قسم پر ایک وہ کہ اسے تغیر آواز مع کیست از منہ کے دریافت ہوتی ہے۔ اور دوسرے
یہ کہ فقط تغیر آواز پر دلالت کرتے ہیں مع امتیاز مضمون کے اور ان علامتوں میں سے اگرچہ
بعض میں کیست از منہ کو بھی دخل ہے جیسے برن تھی سس یعنی خشو کہ کہ اسکا حال آئندہ
معلوم ہو جاوے گا لیکن چونکہ صفت امتیاز مضمون میں علامات اولی سے متنازع ہے اس واسطے
اسکو اس قسم میں داخل کیا علامات قسم اول کی تین ہیں یعنی ایک تھوڑی توقف کی واسطے
حرف واو اور اس سے دو چند توقف کی واسطے و ف لقطہ بال لکیر لکیر۔ اور اس سے دو چند کی واسطے
ایک خط عرضی اول کا نام واو دوسرے کا زوج تیسرے کا تد رکھا گیا چنانچہ

علامتہ

اسامی

و

واو

ا

زوج

اسامی انکی مع نشانوں کے یہ بین علامت

قسم دوم کی بھی تین ہیں یعنی اگر استفہام

وہ اپنے داد و علامت کی ترک کی جاتی ہو مثلاً علم اور جبل ایک جگہ جمع نہیں ہوتی یا کوئی شخص کمال علم کو نہیں چھوڑتا بغیر محنت اور مشقت کی۔ زوج کا بیان جبکہ ایک عبارت کئی حصص میں منقسم ہوا اور ہر حصہ بھی کئی حصوں میں تقسیم کیا جاوے تو پہلے حصہ میں آیتاں اور اس زوج لکھا جاتا ہو مثلاً جب تم میرے گھر نہ آؤ گے تاکہ کتاب میں ہر علم کی جو ایک جگہ میں مدت سوئد میں علامتہ کردو تو البتہ میں بھی جان تک ہوسکے گا ایک لمحہ کار و باخود سے فراغ ہوگا۔ اس کام میں مصروف رہو گا۔ اگر ایک حصہ تمام مضمون مغموم ہو جاوے اور انتظار لاحق کا باقی نہ رہے اگرچہ دہ حصہ مغموم ہو لیکن نشان زوج کا وہاں بھی کھسکتے ہیں مثال یہ بحث دوم پر مشتمل ہے۔ قسم اول قواعد علم صرف قسم دوم قواعد علم نحو۔ بیان ہر کا جبکہ ایک فقرہ اس طرح سے تمام ہو جاوے کہ دوسرے فقرہ سے اس کا تعلق نہ ہو تو اس کے اخیر میں مد کا نشان کرتے ہیں مثلاً آج اس مدرسہ میں دو تین طالب علم تحصیل علم کے واسطے وارد ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں چند بار عرض کیا کہ اگر آپ عربی کرین تو میرا مطلب سہولت و آسانی حاصل ہو جاوے لیکن آپ نے اس التماس کو قبول نہ کیا۔ اب بعض مطلب ایسا اجدا اور علیحدہ مطلب اول سے ہوتا ہو کہ اول سنہ ثانی ہو کچھ علاقہ نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک مطلب دوسرا شروع ہوتا ہو فقط اس کی نشان پر کفایت نہیں کی جاتی بلکہ سفیدی بہت چھوڑی جاتی ہو تاکہ سبب اسکے توقف بہت کیا جاوے۔ تفصیل علامت قسم ثانی کی ۹ علامت استفہام کی ہو اس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ اس جملہ میں کسی امر سے استفہام کیا گیا ہو اور معلوم کیا چاہیے کہ استفہام تین طرح ہے استخباری (قراری) اور انکاری استفہام استخباری وہ ہو کہ اس سے فقط پوچھنا اور سمجھنا ایک امر کا مطالبہ ہو جیسا کہ ان جاتی ہو جبکہ مخاطب کی جانی کے مقام سے سوال کیا جائے۔ اور

اور اسی فوج کو کہ اس سے اثبات ایک امر کا مطلوب ہو مثلاً تم وہاں نہیں گئے تھے
یعنی مقرر گئی تھی اور انکار ہی وہ کہ اس سے نفی ایک امر کی مطلوب ہو مثلاً تم وہاں
جائے تھے یہ بھی کہ تو یہاں کون جاسکتا ہو یعنی کوئی نہیں جاسکتا پس مصدقہ میں اگر وہ
علامت کو ساتھ کوئی اور علامت زیادہ کی جاتی تو اتنی ازہر قسم تنہا م کی نفی ہی ہو جاتی
علیٰ ہند جن سوقت کسی ایک عبارت میں اخباری اور اقراری یا اخباری اور انکاری دونوں کا
بقیان ہو سکتا ہو مثلاً تم کہاں جاؤ گے یا تم کہاں نہیں گئے تھے اول میں اخباری اور اقراری اور دو
میں اخباری اور انکاری دونوں کا احتمال ہو پس علامت خاص سے مطلب خاص بخوبی
سمجھ میں آتا لیکن چونکہ ہر قسم تنہا م کے واسطے انگریزی میں وہی ایک علامت ہو لہذا
مطابقت کے واسطے یہاں بھی اسی علامت کو برقرار رکھ کر ہر قسم تنہا م کی اتنی ازہر کہ
قرینہ تنہا م پر کفایت کی مثلاً سوقت کہاں جاؤ گے یا تم کہاں نہیں گئے پس اگر مقام مقصدی اخبار
کا جو یہ تنہا م اخباری ہو اور اگر مقصدی نفی کا جو انکاری ہو اور اسی فیاس سے اتنی ازہر اخبار
اور اقراری کی۔ آہ علامت اکس کلی بیش یعنی فاسلہ کی جو اس سے تعجب یا تہدید یا
تھیید یا اظہار سبج جمیعت یا استدراک کسی امر پر معلوم ہوتا ہو مثلاً وہ کیا خوبصورت ہو۔
! کیا کرتا ہو! یا خبردار! ! شرم کی بات ہو! ! سیف ہو! ! دلیر ہو! !۔ (۱)
یہ علامت پیرن تھی اس یعنی خشکی جو اس سے حملہ معترضہ معلوم ہو جاتا ہو اس طرح کہ
یہ جملہ ان دونوں خطوں کی درمیان میں واقع ہوتا ہو مثلاً اگر علم بہتر ہو (اور یہ امر واقعی
ہو کہ کسی ذی عقل کے نزدیک محل شک نہیں) تو تم اس دولت کی تفصیل سے کیوں محروم
رہتی ہو۔ اس فقرہ میں عبارت اور یہ امر واقعی ہو کہ کسی ذی عقل کے نزدیک محل شک نہیں
جملہ معترضہ ہو جبکہ یہ عبارت دونوں خط منحنی کے درمیان واقع ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ

جملہ متصرف ہو۔ علاوہ قواعد مذکورہ الصدر کی معلوم کیا چاہیے کہ کبھی کسی عبارت میں عبارت مذکورہ بالا کو الجوز نقل کے تکرار کرتے ہیں تو اس کے امتیاز کے واسطے بہ مقرر ہوا کہ ڈی معکوس و او او اس عبارت سے پہلے اوڑ و معکوس و او او اس سے پیچھے لکھے ہاؤ میں تاکہ معلوم ہو کہ جو عبارت انکی پیچ میں واقع ہوئی ہو الجوز نقل کے ہٹ مثلاً مثال سابق میں یہ فقہرہ ۱۱ اور یہ اسرواقعی ہو کہ کسی ذی عقل کے نزدیک محل شک نہیں مگر جمہ متصرف ہو معلوم کیا چاہیے کہ اگر کسی جاسے میں افادہ حصر یا تاکید کا مطلوب ہو تو اس لفظ کے نیچے جبر و فائدہ حاصل ہوتا ہو تا ہر ایک خط عرضی کہنیچے ہیں مثلاً وہ آدمی خوب ہو یعنی وہ آدمی خوش ہو یا آدمی سب آئے تھے نشان خط عرضی کا دال ہو اس پر کہ وہ کاتہ تاکید کا ہٹ واسطے لفظ آدمی کو اور اگر کوئی لفظ شتر کہ بشخص اور کسی شتر کے نام میں تو علم شخص کے امتیاز کے واسطے اس لفظ کے اوپر ایک خط عرضی کہنیچے ہیں مثلاً اودم معنی گھوڑے کے ہو اور علم شخص کا بھی ہو پس جب علم شخص کا ہو وہ خط عرضی اوپر کہنیچے ہیں جیسے یدم کو بازار میں دیکھا تھا اور یا بھی گھوڑے کے ہو اس خط کو ترک کرین جیسے میں نے اودم کو طوبیہ میں دیکھا جب یہ مقدمہ تمام ہو اب اصل مقصود کی راہ سلوک ہوئی تھی

باب پہلا علم صرف میں

مقدمہ۔ اس میں چار فصل ہیں۔

پہلی فصل۔ معلوم کیا چاہیے کہ صرف اصل واحد کی پھرنے کا نام ہے بطرف اشکاء مختلفہ کہ تاکہ اول اشکاء سے معانی متفاوتہ حاصل ہو جاوین اور یہ اصل واحد سے مصدر ووا۔ مثلاً سے صیغے اور غیر عبارت ہیں اون کلمات ہو کہ او نہیں واجب عارض ہونے حرکت اور سکون

اور تفعیلیم اور بناخیز حرف کی ایک ہیئت اور حاصل ہو جاوے مثلاً کھانا مصدر ہو جاوے
کھایا یا ماضی اور کھاوے گا مستقبل اور کھاتا ہی حال اور کھا امر اور مت کھانویں اور
کھائیو والا اسم فاعل اور کھا یا گیا اسم مفعول یہ سب چیزیں مصدر سے مشتق ہوئی ہیں
لیکن اس میں ایک شہدہ واقع ہو تا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ الفاظ بعضے صیغوں کے مصدر کی
لفظ کی غیر ہوتی ہیں جیسی جانا مصدر ہے اور کیا ماضی اسکی پس اسکا مصدر سے نکلتا کیونکہ
مشتق ہو چکا ہے کہ اس میں دو حتمال ہیں ایک یہ کہ شاید ماضی میں بجائے کاف کو
صل لغت میں جیم ہو اور بعد مرور زمانہ اور تغیر انسہ کو جیم کو کاف سے بدل لیا اور
جیم اور کاف کا ابدال پایا جاتا ہے جیسے کمال کاف تازی سے بغنی پوسٹ کے اور
چمال جیم فارسی سے بھی بغنی پوسٹ کو غایت یہ ہے کہ روزمرہ حال میں کمال عام ہے
اور چمال فقط پوسٹ وخت کو کہتے ہیں اور تراون اسکا مرگ چمال کی لفظ سے
معلوم ہوتا ہے کیونکہ مرگ ہرن کو کہتے ہیں اور مرگ چمالا ہرن کی کمال کو کہ اسکو فقرا
بچھا کر بیٹھے ہیں ظاہر اسی قبیل سے ہے چمالا یعنی آبلہ کسو اسطے کہ چمالا پوسٹ ہے کہ
بسبب جمع ہونے مائیت کے باند ہو جاتا ہے اور جیم تازی اور جیم فارسی اور کاف تازی فارسی
بالذات میں اور تفرقہ فقط صفاتی ہے اس ماضی میں بدلنا جیم تازی کا کاف فارسی سے
اسی قبیل سے سمجھا جاوے اور دوسرا یہ کہ اس مصدر کے ماضی اور ہو اور اس ماضی کا
مصدر اور لیکن استعمال میں اس مصدر کے ماضی اور اس ماضی کا مصدر رتروک
ہو گیا پس وہ ماضی بسبب اتحاد یعنی کے اس مصدر کے ساتھ گا دی گئی۔ اور اگر کوئی
کہے کہ جو اس ماضی کے واسطے مصدر اور ہو تا پس چاہیے تھا کہ اس ماضی کے کوئی صیغہ
اُس سے اور بھی متعل ہو تا ہم کہتے ہیں یہ کچھ ضرور نہیں کیونکہ بعضے مصادر ایسے ہوتے ہیں

کہ انوسہ پر چند صیغوں کے اور صیغے مستعمل نہیں ہوتے اور اسکے نظائر زبان فارسی میں اکثر پائے جاتے ہیں جیسے فقہن سے نفقہ کے سوا اور کوئی صیغہ مستعمل نہیں اور خواہ اور مخواب وغیرہا خوابیدن سے مشتق ہیں اور خوابیدن مصدر جعلی ہے کہ خواب کے لفظ میں تصرف کر کے بنایا گیا ہے اور باشد اور باش دو لفظ ہیں اول مضارع اور دوسرا امر کا مصدر مستعمل نہیں بیان تک کہ کوئی اسپر مطلع نہیں اور سوا ان دو لفظ کے کسی اور صیغہ کا استعمال نہیں کیا جاتا اور دیدن سے مضارع اور امر مستعمل نہیں اور بقید اور بین کا مصدر مستعمل نہیں لیکن چونکہ ان میں اتحاد معنی کا ہے اس واسطے کہتے ہیں کہ دیدن کا مضارع اور امر بقید اور بین ہی نہیں معلوم ہوا کہ سب صیغوں کا اشتقاق مصدر سے ہوتا ہے۔ اور مصدر کی تعریف یہ ہے کہ مصدر ایک اسم ہے کہ اس سے افعال اور اسمائے فاعلی علامت ہندی ہیں نون اور الف ہے بشرطیکہ اسکے دور کرنے کے بعد صیغہ امر کا باقی رہے یا جیسے آنا جانا کھانا پینا وغیرہ کہ بدون ناکے آ اور جا وغیرہا صیغے امر کے باقی رہتے ہیں اور اگر امر باقی نہ رہے تو وہ اسم جاہد ہے مصدر نہیں جیسے گنا بمعنی نیشکر کے اور چنا وہ آب کہ جسمین قرینہ ہی ترکی ہو کہ ناکہ دور کرنے سے گن اور چن لفظ بمعنی باقی رہنا ہے نہ امر دوسری فعل بنانا چاہیے کہ مصدر دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے پر فاعل سے یا اس کے قائم ہونے پر فاعل کے ساتھ جیسے کھانا یا کھانا اس بات پر دال ہے کہ یہ فعل ازید سے مثلاً صادر ہوا اور مٹا اور چینا دال ہے اس امر پر کہ موت اور حیات مردہ یا زندہ کے ساتھ قیام رکھتی ہے اور ایک کیفیت نفس الامری اس سے مفہوم ہوتی ہے جو جسم اسپر دلالت کرے اور اسکو حاصل بالمصدر رکھتے ہیں اور اسکی بنائیں لاتعدا ولا تخصی ہیں اور سب سماعی ہیں بعد متبع اور مستفاد کے معلوم ہوا کہ علامت مصدر کی گرائی

باقی رہتا ہے کبھی دو ہی حاصل بالمصدر ہوتا ہے جیسے پکارنے سے چکار اور مارنے سے مار اور بیٹھنے سے بیٹھ اور لوٹنے سے لوٹا اور کاٹنے سے کاٹ اور اوتارنے سے اوتار اور بگاڑنے سے بگاڑ اور سیٹھ سے سیٹھا اور سہارا اور سیٹھ اور لیٹ اور جھیت اور ہار اور کھجی اور کی اخیر میں واو فقط زیادہ کر کے تین جیسے لگانے سے لگاؤ اور چڑھانے سے چڑھاؤ اور باسے سے وباؤ اور بچانے سے بچاؤ اور کھجی الف مع الواو جیسے ٹٹننے یا ٹٹینے سے ٹٹاؤ اور جھیلنے سے جھیلانے اور بننے سے بھاؤ اور اوجھنے سے اوجھاؤ اور الف اور باسے فارسی زیادہ کرنے سے جیسے ملنے سے ملاپ مگر زیادتی ان دو حرف کے ہوا اس لفظ کی اور جاسے نہیں دیکھی گئی اور بعض اسماء جامد کی اخیر میں الف اور باسے فارسی مع الالف بھی لاتی ہیں مثلاً بہننا یا یعنی بہن بنانا ایک عورت کا دوسرے عورت کو لیکن اس لفظ میں ایک احتمال اور بھی ہو اور وہ یہ ہو کہ کیا عجیب ہو کہ بہننا یا مرکب ہو بہن اور آپا سے اور یہ دونوں لفظ بمعنی خواہر کے ہیں چنانچہ شاہجہان آباد کے شرفکے گھر میں عورتیں اپنی بڑی بہن کو آپا ہی کہتی ہیں پس بہننا پلے کے یہ حسنی ہو کہ لفظ بہن آپا کا زبان پر دونوں کے آیا اسے اسکو بہن کہا اور اسے اسکو آپا اور بعد مرد و راز منہ کے ایک لفظ سمجھ کر انعامی شستی سے محاورہ میں استعمال کرنے لگے مثلاً بہننا یا کرنا اور بہننا پا جوڑنا اور بہننا پلے کا ٹوٹنا یعنی آپس سے اوس عمدہ کا زائل ہونا پس اس صورت میں یہ لفظ ناخن فیہ نہوا اور اسی قبیل سے ہو چھا یا یعنی پیرانہ سری اور تننا یا یعنی جوانی لیکن یہ بجا ہر اور اصل میں یعنی تنی کے ہو چو کہ حالت جوانی میں تننا اور اگر ثابت ہو تا ہو اس واسطے بمعنی جوانی کے استعمال کر لیا ہو اور ظاہر ہو جا یا اس قبیل نہیں کہ واسطے کہ ہو جا یا اوس طعام کو کہتے ہیں کہ ہو جا کے وقت سنانے رکھ لیتے ہیں پس جانتے کہ آپا اس لفظ میں کلمہ نسبت ہو اور جائز ہو کہ بڑھایا اور تننا یا میں بھی اسی قبیل سے یعنی سی

حالت کہ منسوب ہوڑھے کے ساتھ اور ایسی حالت کہ منسوب تہی کے ساتھ ہوا اور وہ پیری اور جوانی و لیکھن ان دو لفظوں میں احتمال اولیٰ اقویٰ ہے اور پرجا پاک کے لفظ میں یہ علیٰ احتمال ہو کہ اصل میں حاصل بالمصدر ہوا اور یعنی طعام مذکور کے مجاز والہ اعلم بالصواب اور کبھی یا تو تھنا زیادہ کرتے ہیں میسر و منہنی سے ہستی اور کبھی باوجود یا کے تھنائی کی بسا اہل زمانہ سو جاتی ہے جیسے کہ تھی جو جو معنی بیچ کے ہو یا کبھی تھنائی کی ساتھ تہا سے فوقانی جیسی کہ جسے سے جو باسے سو نہ اور اسے شغلہ کے ساتھ معنی زیادہ ہونے کے ہو جیسی اور بھرنے سے جو غماض بہا اور اس مہملہ مخفیہ کی ساتھ معنی پر کرنے کی ہو جیسی اور لفظ جوئی کا کبھی بنی اور چینے کے بھی متعلق ہوتا ہو جسکو کسی خیر میں بھرنے مثلاً چو کھٹ کی پوشش کے واسطے جو لکڑیاں ڈھانے ہیں اور انکو بھرتی کہتے ہیں اور کبھی اسم جامد کو اخیر میں تھنائی زیادہ کرتے ہیں جیسے تھنہ اور تھنی اور معنی جاروب کی مجاز ہو اور کبھی اسم جامد ہو معنی حاصل یا بعد کے حاصل ہو و زین جیسے جمیل اور ریل اور جب اوکی اخیر میں الف زیادہ ہوتا ہو اس سے معنی نسبت کے حاصل ہوتے ہیں جیسے جمیلا اور ریلکہ یعنی ایسا امیر جمیل اور ریل سے منسوب ہو اور لفظ ریل کا بدون الف کے اکثر پیل کے لفظ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہو اور تنہا کم جیسے ریل پل جہاں کسی چیز کی کثرت ہوتی ہو وہاں یہ لفظ بولتے ہیں اور پیل شاید قسم اول یعنی مارا و پیٹ وغیرہ کے قبیل سے ہو کہ واسطے کہ پلینا مصدر ہے اور اس کے معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو صدمہ سے آگے بڑھانا اور ریلکہ الف کے ساتھ تنہا ہی مستعمل ہوتا ہو ہمراہ پیل کے نہیں دیکھا گیا اور یہ امر استعمال کے خصائص سے جو اسمین قیاس کو کچھ دخل نہیں اور کبھی اسم جامد میں کچھ تصرف کر کے اس کے اخیر میں الف اور سین مہملہ زیادہ کرتے ہیں جیسے میسی سی میساس اور کبھی سی کٹھاس اور کبھی بعد کرانے علامت مصدر کے واو اور الف اور سین بھی زیادہ کر

ہیں جیسے کہ بنی جواب موصد کے ساتھ بمعنی کلام یہودہ اور بہت کلام کرنے کی ہر کو اس
 اور ظاہر یہاں اس قبیل سے نہیں بلکہ مرکب عربی سے کہ بمعنی پینے کو ہے اور اس سے
 کہ بنی امید کی عربی یہاں ہین کی امید ہونی چونکہ تشکی میں طلب آب کی ہوتی ہے یا تر
 بمعنی تشکی کے مستقل ہو گیا اور کبھی ہم جلد کے اخیر میں تاس فوقانی زیادہ کرتے ہیں جیسے
 رنگ سوزنک اور سنگ سے جو بمعنی ہمراہ کو ہے سنگت اور کبھی اوٹ یعنی الف اور واو
 مع تاحی فوقانی مشقلہ کے اور آہٹ یعنی الٹ اور مای ہوز مع تاس فوقانی کے زیادہ کرتے
 ہیں جیسے رکٹے سے رکاوٹ اور چکنو سے چکاہٹ اور کبھی فقط ہٹ یعنی مای ہوز مع تاس
 مشقلہ جیسے بلبلانے سے بلبلاہٹ اور یہاں سے معلوم ہوا کہ آہٹ حاصل بالمصدر ہے
 آنی سے اور بمعنی آواز پاک کے مجازاً مستقل ہو گیا ہے چند الفاظ مثال کے واسطوں کی ہیں
 اور شکل ماضی بھی ہوتا ہے وہ ماضی لازم سے ہر یا تفری سے جب اس پر گیا کا لفظ جو معنی
 ماضی کا ہو جانے سے زیادہ کر دین جیسے آیا گیا اور اٹھا یا گیا مثلاً اور گیا اس صورت میں
 ترجمہ کیا ہے جو فارسی میں افعال ناقصہ سے ہے اور کبھی نامہ بھی ہوتا ہے عربی کیا بھی
 نامہ ہے واسطے کہ اگر کہا جاوے مثلاً کہ مجھے غلافی شے اٹھائی گئی تو مراد اس سے
 یہ ہوگی کہ اٹھانا اس کا مجھے وقوع میں آیا اور کبھی اس کو ہو سکنے کے معنی میں بھی استعمال
 کرتے ہیں مثلاً کہ میں کہ اگر مجھے اٹھا گیا تو اٹھو گا کیونکہ پہلی معنی کی صورت میں تحصیل
 حاصل لازم آتی ہے یعنی اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ اگر مجھے اٹھنا وقوع میں آئے گا تو
 اٹھو گا پس بعد وقوع اٹھنے کے پھر اٹھنا کیونکر صورت پکڑی اور اگر یوں کہ میں کہ اگر
 مجھے اٹھا گیا تو اول کا تو اب البتہ بمعنی واقع ہونی ہی کی ہے اور کبھی صیغہ استقبال کا
 بنانے بھی لگاتے ہیں جیسے اگر مجھے اٹھا جائیگا مثلاً تیسری فصل معلوم کیا جاتے ہے کہ

مصدر دو قسم ہوتا ہے ایک لازم و دوسرا متعدی لازم وہ جو کہ جسکے معنی اور اسکے فاعل یکساں
 ہو جادین اور مفعول بہ کو چاہیں جیسے آنا جانا رہنا اور کھانا پینا اور متعدی وہ جو
 کہ اسکے معنی فاعل سے متبادر ہو کر مفعول بہ تک پہنچے اور جسکی تین قسمیں ہیں اول
 متعدی بیک مفعول جیسے کھانا کھانا نام کا اور پینا پانی کا اور دوسرا متعدی ہر مفعول جیسے
 دینا دینا کا زید کو تیسرا متعدی لبتہ مفعول جیسے دونا دونا یا رکاز زید کو جس سے یا بتلانا یا
 کو عمر کا فاعل ہونا جو تھی فصل متعدی دو قسم ہے ایک یہ کہ اصل میں اسی معنی کو
 موضوع ہو دوسرے یہ کہ حروف تعدیہ کی اوپر داخل کر کے بنایا جاتا قسم اول جیسے کھانا
 اور دینا متعدی بیک مفعول اور دینا متعدی بدو مفعول اور بتلانا متعدی لبتہ مفعول اور
 انکا بیان گذر گیا اور قسم دوسری چار طرح ہے ایک یہ کہ حروف تعدیہ علامت مصدر سے
 پہلے آویں اور حروف تعدیہ بعض جاییں داکر اور سیک پہلے لام ہوا اور کہیں فقط
 داکر اور کہیں لام اور الف اور بعض کلمہ ان سب حالتوں میں ہوتا ہے مگر بعضی ان میں
 سے بعض حالت اختیار کرتے ہیں اور بعض کو تہرک اور بعض مقام میں فقط الف ہوتا
 اور جو حروف کہ علامت مصدر کے ماقبل ہیں ان میں بھی حروف تعدیہ کے داخل ہونے
 بعد کچھ تغیر واقع ہوتی ہے اور اسکا ضبط قاعدہ سے مشکل ہے وہ فقط سماعت پر موقوف ہے
 اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ فعل لازم کا تعدیہ بیک مفعول ہوتا ہے اور متعدی بیک مفعول کا
 بدو مفعول اور متعدی بدو مفعول کا بدو مفعول کہیں اگر لازم کو متعدی بیک مفعول
 بنادیں الف یا لام مع الالف یا وا علامت لے آویں جیسے بیٹھے سے بیٹھانا یا بٹھلانا
 اور روٹنے سے رولانا یا رولانا یہ دونوں متعل ہیں مگر اول فصیح ہے اور اگر متعدی بیک
 مفعول کو متعدی بدو مفعول کریں لام مع الالف یا وا فقط لے آویں جیسے کھانا کھانا

کھانا یا بجوانا اگر کھوانا زبان گواروں کی ہر اور نصیحت کی زبان پر کھلانا جاری ہے اور اگر متعدی بد و مفعول کو متعدی بسبب مفعول کرین کبھی و آمع لام مقدم اور کبھی نقطہ و آ اور کبھی لام الف کے آوین جیسے کھلانے سے کھلوانا اور دکھلانے سے دکھلوانا ہر دکھلوانا اور دکھلانے سے جو بھی غور یا بدن آسب کی ہر پوانا اور دینے سے دلوانا اور وروانا اور دلانا گروانا نقطہ و آ کے ساتھ نصیحت کی زبان پر جاری نہیں ہے طرح ہر متروک کہ مصدر کے اوپر ہر نہ لفظا وین وہ مصدر لازم ہو یا متعدی یک مفعول کم اوس مفعول سے جو مقدم ہو مثلاً آنا جانا ورون لازم ہیں جب اوس کے اول میں لفظ فی کار کا گیا ابنی کے آنا اور چاہا متعدی یک مفعول حاصل ہوا اور اسی قبیل سے لی ہو گیا اور نے چلنا اور لہ ورتنا اور نے بھاگنا اور نے اوڑنا اور نے کھلنا اور طرح دوسری تیا کہ فعل کو فاکر کے بعد حروف علت زیادہ کرین الف جیسے رستہ سے مارنا اور تھنے سے مانا اور دہنہ سے دہنا اور کٹنے سے کاٹنا اور نہہنے سے باندھنا اور و او جیسے گھٹنے سے گھٹنا فارسی مضمر سے ہو کھولنا اور کھلنے سے روکنا اور کھولنے کو ان الفاظ کے قبیل سے قرار دینا ایسی اونہیں سے جنہیں فاکر کے بعد را و ہوا سوا سطرے کو فاکر سے ہائے فلوٹ کے نمبر لہ ایک حرف کے شمار میں آتا ہو اور اسی سبب و عرضی او کو تقطیع میں اگر او نیگہ مثلاً کھولنا فعل کے وزن پر ہو جیسے بولا اسی وزن پر اور یلہ تختانی جیسے پینے سے پینا اور طرح چوتھی یہ کہ کوئی حرف مجہم دوسری بلی یا دوسرے مثلاً بگٹنے سے چوپا اور چھوٹنے سے چھوٹنا اور ٹوٹنے سے ٹوٹنا مثلاً تمام ہوا بیان سے شروع ہوا بیان مفاسد کا پہلی بخش اشفاق کے بیان میں معلوم کیا چاہیے جو پھرین کہ مصدر سے شتی ہوتے ہیں یہ ہر فعل ماضی فعل مضارع امر نہی اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اور اسم تفصیل اور صفتہ شبہ اور شرطہ

سے مشتق نہیں ہوتی ہر کیفیت سب کا حال جدا جدا و نثر انواع میں مذکور ہوتا ہے۔
 نوع پہلی فعل ماضی کے بیان میں ماضی اوس فعل کو کہتے ہیں جو گذرے ہوئے زمانہ سے
 تعلق رکھتا ہو اور فعل ماضی کے بارے میں صیغہ میں اس طرح پر کہ فعل واحد مذکر غائب کا فعل جمع
 مذکر غائب کا فعل واحد مونث حاضر کا فعل جمع مذکر حاضر کا فعل واحد مونث غائب کا فعل جمع
 مونث غائب کا فعل واحد مونث حاضر کا فعل جمع مونث حاضر کا فعل واحد متکلم مذکر کا
 فعل جمع متکلم مذکر کا فعل واحد متکلم مونث کا فعل جمع متکلم مونث کا اگر یہ قیاس مقتضی تھا کہ
 امر کا نہ از بس فاعل یا مذکر ہے یا مونث اور ہر واحد یا غائب ہی یا حاضر یا متکلم اور ہر ایک
 انہیں ایک ہی یا دو یا زیادہ دوسے پس یہ سب اثنائے صیغہ ہوتے لیکن از بسکہ زبان
 اہل ہند میں ماضی و فوق واحد کے حکم جمع میں ہے جو صیغہ تائید کی بالکل ساقط ہو گئی معلوم
 کیا چاہیے کہ ماضی کی پانچ قسمیں ہیں مطلق قریب بعید استمراری اور ہر واحد معروف
 ہی یا مجہول اور ہر واحد معروف اور مجہول سے مثبت ہی یا منفی ہیں سو کہ قسمیں ہوتی ہیں
 ماضی مطلق مثبت معروف ماضی مطلق منفی معروف ماضی مطلق مثبت مجہول ماضی مطلق
 منفی مجہول اور اسی قیاس پر اقسام باقیہ اور ہم اختصار کے واسطے ان سب کو چار صنف میں
 بیان کرتے ہیں صنف پہلی ماضی مطلق کے بیان میں ماضی مطلق سے مراد یہ ہے کہ جہیں
 قید قریب یا بعید یا استمراری کی کچھ نہ ہو اور معروف اوسے کہتے ہیں کہ جبکہ فاعل معلوم ہو
 اور مجہول اوسے کہتے ہیں کہ جبکہ فاعل معلوم نہ ہو اور مثبت وہ ہے جس پر حرف نفی کا آیا نہ ہو
 اور منفی وہ جس پر حرف نفی کا آیا ہو جب یہ معلوم ہو گیا اب جانا چاہیے کہ اشتقاق صیغہ ماضی
 مطلق معروف مثبت کا اس طرح ہے کہ بعد گرانے علامت مصدر کے یعنی تا کے فقط علامت
 واحد مذکر غائب کی یعنی الف اوسکے آخر میں لاحق کرنے سے فعل ماضی واحد مذکر غائب کا

حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ باقی کے اخیر میں حروف مدہ یعنی الف اور واو ساکن ماقبل مضموماً اور یاء ساکن ماقبل کسور نحو جیتے جیتے سے ٹپا اور اونچے سے اونچا اور جلتے سے جلتا اور رہنے سے رہا اور کرنے سے جو کاف تازی مفتوح سے ترجیح ہے کہ دان کا اگرچہ ماضی کر آم لیکن فعلی بسبب کراہت کے اسکو تروک کر کے اسکی جگہ کیا استعمال کرتے ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ یاء تختانے رسی سے بدنی ہوئی چونکہ اس قبیل سے حروف مدہ کے بعد زیادہ کیجاتی ہیں چنانچہ آگے مذکور ہوتا ہے اور اگر آخرین یا جو چیز کہ مکمل اخیر میں ہو حروف مدہ ہوں مابین علامت فاعل اور حرف مدہ کی یاء تختانی احتمال فتح کے واسطے آتے ہیں کس واسطے کہ ماقبل الف کے فتح چاہیے اور حروف مدہ بسبب سکون کے فتح اونٹان نہیں کھتے مثال اسکی جسکے اخیر میں حروف مدہ ہوں ہمیں ملانے سے ملایا اور کھانے سے کھایا اور بلانے سے بلایا اور جاتے سے گیا لیکن یہاں جیم کاف فارسی سے بدل گیا اور الف جو جیم کے بعد تھا کثرت استعمال سے حذف ہو گیا اور شاید یہ لفظ اور مصدر سے مشتق ہو یہ دونوں احتمال مصدر کی تعریف میں مذکور ہو گئے ہیں اور جیسے کھوئی سے کھدیا اور سوئی سے سویا اور جیتو سے جیا اور دینے سے دیا اور پینے سے پیا اور موافق اس قیاس کے حکم کیا جاتا ہے کہ جن لفظوں کے اخیر میں یاء تختانی پہلی ہو دوسرے ی کی زیادہ کر نیکیے بعد وہ تختانی گر پڑتی ہے کیونکہ اجتماع دو یا کا مکروہ ہے والا جیا اور شل اسکے میں چاہیے تھا کہ دو یائے تختانی ہوتیں ایک اصل کا یہ کہ اور دوسرے وہ لی کہ احتمال فتح کی ضرورت سے زیادہ ہوئی ہے چھڑانا چاہیے کہ مصدر اگر متعدی ہو پس وہاں دو حال میں اور وہ یہ کہ ضمیر مفصل مفعول کی پیشہ اوسی اور اسکو یا اسم اشارہ یعنی وہ اور یہ یا اسم ظاہر حرام فعل ماضی کو مذکور کریں یا نا کریں اگر مذکور کریں تو اسمین تفصیل ہے اگر ضمیر مفصل مفعول کی

مذکور کریں پس مفعول اوس فعل کا خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث اور خواہ جمع فعل کے اخیر میں الف زیادہ کر دیں گے جیسے اوسی یا اوسکو کھایا یعنی روٹی یا سالن کو اور اوسکو سنایا یعنی کلام یا بات کو اور اوسکو بلایا یعنی مرویہ یا عورت کو اور اسی قباس پر جمع اور اگر اسم اشارہ یا اسم ظاہر بدون علامت مفعول کے مذکور کریں فعل میں مفعول کے تذکرہ یا تائید کی علامت لاحق کر دینگے واحد ہو مفعول یا مجموع یعنی واحد مذکر کے واسطے الف اور مؤنث کے واسطے یاسے تختانی اور مجموع میں مذکر کے واسطے بے یا بے جھولہ اور مؤنث کے واسطے بین یا معرفہ جیسوہ کھایا یعنی سالن اور وہ کھائی یعنی روٹی اور وہ کھائے یعنی کئی سالن اور وہ کھائیں یعنی کئی روٹیاں اور اگر اسم اشارہ کو ساتھ مشار الیہ بھی بدون علامت مفعول کے ذکر کریں جب بھی یہی حال ہے جیسوہ روٹی کھائی اور وہ سالن کھایا +

قس علی ہذا + اور اگر اسم ہسم ظاہر مع علامت مفعول کے یا اسم اشارہ اور اسم ظاہر اور علامت مفعول اکٹھی مذکور ہوں تو فعل کے اخیر میں ہمیشہ الف رہیگا خواہ مفعول واحد ہو خواہ مجموع مثلاً سالن کو یا سالنوں کو یا روٹی کو یا روٹیوں کو یا روٹیوں کو یا اون روٹیوں کو کھایا اور تفصیل علامت جمع کی معلوم ہو یا ہوگی اور باننا چاہیے کہ علامت مفعول مجموع کے لگنے سے فعل جمع کا نہیں ہو یا تا مادام کہ فاعل مجموع نہیں روٹیاں کھائیں اوسے مثلاً اس عبارت میں کھائیں فعل واحد کا جو اور کھائیں جمع نہیں فعل جمع کا اور اگر مذکور کریں تو اخبار اگر مذکر ہو مقصود ہو علامت تذکرہ کی اور اگر مؤنث سے علامت تائید کی اس کے اخیر میں لاحق کرینگے مثلاً اگر روٹی کے کھانے خبر دینی مقصود ہو تو کہینگے کھائی اور اگر سالن کے کھانے سے تو کہینگے کھایا اور یہ بھی باننا چاہیے کہ جیسے فعل متعدی کے اخیر میں ایسی علامت لاحق ہوتی ہو مفعول کے تذکرہ اور تائید اور صرت

اور جمع پر دال ہو ایسی ہی اوس جگہ اور ایسے لفظ کا ذکر کرنا بھی درست ہے کہ اوس کی مدت
 اور جمع پر دلالت کرے مثلاً ایک سیب کھایا یا کئی سیب کھائے یا ایک سیب کھائی اور
 کئی بھی لکھا میں اور اگر فعل ماضی و احد مونث کا بناوین لازم میں یا سے تثنائی مونث
 لگاویں کہ یہ علامت فاعل مونث کی ہے جیسے بیٹھیں بیٹھی اور اٹھنے سے اٹھی اور سوتے
 سے سوئی اور فعل متعدی میں مذکر اور مونث کی علامت کا حال مثل صیغہ و احد
 مذکر کے ہے جیسا مذکور ہوا مثلاً اوسکو کھلایا یعنی روٹی کو یا وہ روٹی کھلائی اس مرد نے
 یا عورت نے اور اگر صیغہ جمع مذکر غالب کا بناوین پس فعل اگر لازم ہو تو جس فعل میں
 یا سے تثنائی احتمال حرکت کے واسطے زیادہ کی جاتی ہے یا سے تثنائی کے بعد اور جہین زیادہ
 نہیں کی جاتی اوسی لفظ باقی کے بعد جو علامت مصدر کی گرانے سے ہر ہر یا سے تثنائی مجہولہ ذکر
 کے واسطے اور یا سے معرف ذمہ النون مونث کی واسطے زیادہ کر دین جیسے آئی چند مرد اور
 آئیں چند عورتیں اور اگر متعدی ہو فعل جمع کا مثل فعل و احد کہ ہوتا ہے اگر بسبب فاعل کے
 اتیا و حاصل ہو جاتی ہے جیسے سیب کھایا یا بھی کھائی لوگوں نے یا آئے انھوں نے اور ضمیر
 منفصل فاعل کی مشترک ہے مذکر اور مونث میں اور اگر فعل و احد مذکر مخاطب یا مونث
 مخاطب یا جمع مذکر مخاطب یا مونث مخاطب یا شکم و احد یا مع العیر کا بناوین اوسکی تفصیل
 یہ ہے کہ لازم میں جو فعل غالب مذکر یا مونث کا تھا اوسکے بعد مذکر و احد یا مونث و احد لکھا
 ضمیر منفصل مخاطب یا شکم کے لگا دین جیسے آیا تو یا آئی تو اور آیا میں یا آئی میں اور یہ ضمیر
 مذکر اور مونث میں مشترک ہیں اور متعدی میں یہ ضمیر و ن کے لفظ نے کا بھی زیادہ کیا جاوے
 لغات فعیہ میں جیسے کہا تو نے مرد و عورت یا کہا میں نے علی ہذا القیاس اور ترک کرنا لفظ
 کو کا ضمیر مخاطب یعنی لوگوں کو اخیر سے موافق روزمرہ حال کے غلط محض ہے البتہ زبان قدیم میں

کی جگہ تین بولتی تھی اور اس کے اخیر سے لفظ نے کا ترک بھی کرتے تھے جیسے کہ تین اور فی زمانہ
 فقط تین میں یا تین لفظ نے کے ساتھ آتھاں انکا موجب تہ اور تہ کہ کا ہے اور بعد ضمیر
 تکلم واحد کو ترک کرنا ہے کا اگر یہ کہو وہ ہو کر خپان مثل فصاحت بھی نہیں نیکی کہ اس پر
 کی جگہ کہا میں اور فعل جمع مذکور مخاطب اور تکلم میں اگر لازم ہو بعد اسقاط علامت متعدد
 جو باقی رہی اس کے اخیر میں یاے تختانی مہولہ اور ضمیر منفصل مخاطب یا تکلم کے یعنی تم اور ہم
 گا دین جیسے آئی تم اور آئی ہم اور اگر متعدی ہو صیغہ واحد مذکر غائب کو بعد ضمیر جمع غائب
 یا تکلم مع الغیر کے مع ذکرے گا دین جیسے کہا تم نے اور کہا ہیں اور فعل جمع مونث مخاطب
 یا تکلم میں اگر لازم ہو بیجا ہو یاے مہولہ کے یاے معروفہ مع النون اور اس کے بعد ضمیر
 گا دین جیسے آئیں تم اور آئیں ہم اور متعدی میں یعنی وہی صیغہ جمع مخاطب یا تکلم کے
 واسطے گذر یعنی کہا تھے اور کہا تھے اور لفظ کے ترک کا حال مثل سابق کے ہر اوستی تفصیل سے
 اور اس ماضی پر جب فون یا لفظ نہیں کا گا دین ماضی معروف منفی ہو جاوے جیسے نہ آیا اور
 اور نہیں آیا اگر ان دونوں میں فرق اس قدر ہے کہ فقط فون میں مضی تنہا کی نفی ہر اوستی
 کی لفظ میں اس کی نفی و زبان تکلم تک یعنی آنا زید کا مثلاً اب تک واقع نہیں ہوا اور جب ماضی
 معروف سے چاہیں کہ مجہول بنا دین اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو کچھ اسناد فعل مجہول کے مفعول کی طرف
 ہوئی ہر اور عامل مفعول میں فعل متعدی ہو یا نہ لازم اس واسطے چاہیے کہ مجہول بھی فعل متعدی
 سے حاصل کیا جاوے پس فعل متعدی کے اخیر میں گیا کا لفظ کاف فارسی مفتوح ہو کہ وہ بصورت
 ماضی کے ہر چہ جانے سے مشتق ہر چہ دین جیسے مہیا یا گیا اور اوٹھا یا گیا اور بلایا گیا اور گیا
 اور سٹایا گیا اور علیٰ ہذا القیاس اور یہ جو بننے گیا کے لفظ کو کہا ہو کہ وہ بصورت فعل ماضی کے
 ہر نہ فعل ماضی کا اس واسطے کہ اوٹھا یا گیا مثلاً ایک فعل معروف تھا اور گیا دوسرا فعل ماضی

دونوں چونکہ فعل معروف ہیں ان دونوں کی نسبت فاعل کی طرف ہوتی ہے نہ مفعول کی طرف پس فعل مہمل متحقق ہوتا اور قطع نظر اس سے ترکیب دو فعل کی بدولت تقدیر واو کے مہمل پر پس اس صورت میں معنی یہ ہوتا ہے کہ اوٹھا یا اوٹھو اور گیا وہ اوپر سے اٹھا ارادہ کے ہو اور ایک اور قباحت یہ ہے کہ فعل مضارع ہوتا ہے اور یہ مرکب ہو پس گیا اصل میں موضوع ہے علامت مہمل کے واسطے اور وہ ماضی بعد تبدیل جہم کے کافی ہے اس کے ساتھ ملنے ہو گئی ہے اور گیک کا لفظ جو فعل لازم پر آتا ہے جیسے آیا گیا اور بیٹھا گیا مثلاً صنو مہمل کو تحصیل کے واسطے نہیں ہے بلکہ اس کی ترکیب میں آیا اور بیٹھا مثلاً اصل بالمصدر ہو اور گیا ماضی جانے سے اور اسکا حال حاصل بالمصدر کے تحت میں تفصیل گذر اصف دوسری ماضی کے بیان اور اسکا حصول اس طرح ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ کے اخیر میں ہی ماضی متغی ہو اور انوات اور زیادہ کر دین جیسو آیا ہو اور گیا ہو مثلاً اور یہ دلالت کرتا ہے کہ آنا اور جانا کہ فاعل سے زمانہ ماضی میں سرزد ہوا زمانہ تکلم سے قرب تھا ہو اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ واحد کیواسطے ہی مذکر خواہ مونث تھا ہو یا حاضر جیسے آیا ہو اور آئی ہو اور آیا ہو تو اور آئی ہو تو ان جمع کے واسطے مذکر ہو یا مونث میں جن غنہ سے جیسے آئیں اور آئیں ہیں اور جمع مخاطب کے واسطے مذکر ہو یا مونث لفظ ہو جیسے آئی ہو تم یا مہمل سے مذکر اور آئی ہو تم یا معروفہ سے مونث کے واسطے اور مہمل مذکر کا اصل میں نون غنہ کا ساتھ تھا لیکن روزمرہ میں استعمال نون کا کدواہ و بسبب کرات کے متروک ہو اور فعل تکلم واحد کے واسطے خواہ مذکر خواہ مونث ہو ان ہی صورتوں میں اور واو معروفہ سے اور او اسکی اخیر میں نون غنہ جیسے میں آیا تھا اور میں آئی ہوں اور جمع تکلم کے واسطے خواہ مذکر خواہ مونث ہیں جیسے ہم آئے ہیں مذکر اور ہم آئی ہیں مونث اور یہ فعل مونث کا فون غنہ کے ساتھ مستعمل ہے صنف مذکر سے ماضی مہمل کے بیان میں

اور یہ اس طرح ہے کہ لفظ تھا آخر میں زیادہ کر دین جیسے آیا تھا اور گیا تھا لفظ تھا دال ہے اس بات پر کہ زمانہ ماضی میں سرزد ہونا اس فعل کا فاعل سے زمانہ تکلم سے بہت بعد رکھتا ہے اور معلوم کیا جا رہے کہ علامتیں تذکیر اور تانیث کی فعل اور علامت دونوں میں لاحق کرتی ہیں جیسے آیا تھا ایک مرد آئی تھی ایک عورت آئی تھی کئی مرد یا جمہولہ سے آئی تھیں کئی عورتیں یا معروفہ سے مع نون غنہ کے آیا تھا تو ایک مرد آئی تھی تو ایک عورت یا معروفہ سے آئی تھی تم کئی مرد یا جمہولہ سے آئیں تھیں تم کئی عورتیں یا معروفہ سے مع نون غنہ کے آیا تھا میں ایک مرد آئی تھی میں ایک عورت یا معروفہ سے آئی تھی ہم کئی مرد یا جمہولہ سے آئیں تھیں ہم کئی عورتیں یا معروفہ سے مع نون غنہ کے صنف چوتھی ماضی استمراری کے بیان میں اور یہ وہ ہے کہ زمانہ گذشتہ میں فعل فاعل کے استمرار اور پیشگی پر دلالت کرے اور اشتقاق اسکا مصدر سے اس طرح ہے کہ بعد ہٹا علامت بعد رک جو کچھ باقی رہے اس کے اخیر میں تاسے فوقانی مع اللاف کو ہمراہ لفظ تھا کو زیادہ کر دین اور علامت تذکیر یا تانیث واحد یا جمع کی تا اور تھا دونوں کے اخیر میں لاحق کرین اسکی تفصیل یہ ہے کہ واحد مذکر غائب کا صیغہ مثلاً آتا تھا اور جاتا تھا الف کے ساتھ اور مونث غائب واحد کا فعل مثلاً آتے تھے اور جاتے تھے یا معروفہ سے اور مذکر جمع غائب کا فعل مثلاً آتے تھے یا جمہولہ سے اور مونث مجموع کا فعل آئیں تھیں یا معروفہ سے مع نون غنہ کو اور ضمائر فصلہ ان کے اخیر میں لگنے سے متکلم اور مخاطب واحد اور جمع کا فعل حاصل ہو جاتا ہے واحد کو ساتھ ضمیر واحد کی جمع کے ساتھ جمع کے مذکر کے ساتھ مذکر کی مونث کے ساتھ مونث کی جیسے آتا تھا تو آتی تھی تو آتے تھے تم آئیں تھیں تم آتا تھا میں آئی تھی میں آتے تھے ہم آئیں تھیں ہم اور استمراری کو جب حالت شرط میں استعمال کرتے ہیں

لفظ تھا کا مخدوع کر دیتی ہیں اور احواق علامتون کا فقط تاکہ اخیر میں ہوتا ہے مثلاً
 اگر وہ آیا اگر وہ آئی اور علیٰ ہذا القیاس اور ضمائر خواہ شرطیں یا غیر شرطیں فعل کی اول بھی مذکور ہو سکتے
 ہیں جیسے کہتا تھا میں یا اگر کہتا میں اور بالعکس جیسے میں کہتا تھا اور میں اگر کہتا یا اگر میں کہتا
 حرف شرط اور فعل کے بیچ میں اور نفی ان سبکی بھی اسی طرح سے جیسے ماضی مطلق کی بحث
 میں مذکور ہوئی اور ماضی استمراری اس طرح سے بھی حاصل ہوتی ہے کہ لفظ کرتا تھا اخیر میں
 ماضی مطلق کے کسی مصدر سے ہمزادہ کر دین جیسے وہ آیا کرتا تھا اور جایا کرتا تھا اور اٹھاتا تھا
 اور بیٹھا کرتا تھا اور کہی جاتا تھا کا لفظ زیادہ کرتے ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ جب لفظ کرتا تھا کا
 زیادہ کرتے ہیں صیغہ ماضی مذکور ہمیشہ الف کے ساتھ رہتا ہے اور علامتین وحدت اور جمع اور
 مذکر اور مؤنث کی کڑا اور تھاد و نون کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں جیسے آیا کرتا تھا وہ مرد
 اور آیا کرتی تھی وہ عورت اور جب جاتا تھا زیادہ کرتے ہیں وہ ماضی کا صیغہ ہمیشہ یا جو بھولہ
 کے ساتھ رہتا ہے اور علامتین بستور جاتا اور تھاد و نون کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں مثلاً
 آئی جاتا تھا اور آئی جاتی تھی اور کبھی قسم اول ماضی استمراری کے اخیر میں لفظ رہتا تھا زیادہ کرتے
 ہیں اور علامتین ماضی استمراری اور رہتا اور تھاد و نون کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں
 جیسے آتا رہتا تھا وہ ایک مرد اتنی رہتی تھی وہ ایک عورت اتنی رہتی تھی وہ کئی مرد تھیں
 رہتیں تھیں وہ کئی عورتیں اور علیٰ ہذا القیاس اور جمع مؤنث کا نون لفظ اول سے گرجی
 پڑتا ہے یعنی آتی رہتیں تھیں وہ کئی عورتیں بھی مستقل ہے اور پہلی صورت کی نسبت ان
 صورتوں میں مضی استمرار کی زیادہ تر واضح ہیں مگر بعد ازاں کے معلوم ہوا کہ ان صیغہ تلوین
 سے کرتا تھا اور جاتا تھا فقط ماضی استمراری ہے اسی واسطے علامتین تدکیر اور تانیث
 فاعل کی انہیں میں لاحق ہوتی ہیں اور وہ الفاظ جو بصورت ماضی مطلق کے انوکھ

آئی ہیں وہ حاصل بالمصدر ہیں صیغہ ماضی کی صورت میں سے واسطے وہ ایک صورت پر
 رہتے ہیں جیسے جایا کرتا تھا وہ ایک مرد اور جایا کرتی تھی وہ ایک عورت اور آئے جاتا تھا
 وہ ایک مرد اور آئی جاتی تھی وہ ایک عورت انکا حال خواہر آمد اور خواہر رفت کا سا ہے
 مثلاً فارسی میں جو بالفعل ناواقفوں کے نزدیک صیغہ استقبال کا مشہور ہے کہ آئی ہے
 مضارع کا خواہر ہوا اور اس کے اخیر میں آید یا رفت یا اور کچھ سوا اس کے حاصل البصیر رہتا
 کہ ترکیب نخوی میں اسکا مفعول واقع ہوا ہے پس ترجمہ خواہر رفت کا اردو میں یہ ہو
 چاہتا ہے جانی کو اس صورت میں حاصل ان دونوں صورتوں کا یہ ہوا کہ زیر سے مثلاً آئی
 یا جانا ہیئتہ وقوع میں آتا تھا زمانہ گذشتہ میں جب ماضی کے چاروں قسموں کے متعلق
 کا حال تب تفصیل معلوم ہو چکا تو اب زیادتی توضیح اور آسانی فہم کی واسطے مناسب معلوم کیا کہ
 ایک کی گردان بیان کئے دینی چاہیے اسواسطے لکھی جاتی ہے گردان ماضی مطاق کی فعل
 لازم سے آیا وہ ایک مرد آئے وہ کئی مرد آئی وہ ایک عورت آئیں وہ کئی عورتیں
 آیا تو ایک مرد آئی تم کئی مرد آئی تو ایک عورت آئیں تم کئی عورتیں آیا میں ایک
 آئے ہم کئی مرد آئی میں ایک عورت آئیں ہم کئی عورتیں گردان فعل ماضی ملحق
 کی فعل متعدی سے موافق تفصیل سابقہ مفعول کی ضمیر مفعول کے ساتھ سطح اور کھایا
 اور اسکو کھایا اور اسکو سنایا الخ مفعول منظر کی ساتھ مع علامت مفعول کے +
 روٹی یا سالن کو کھایا کلام یا بات کو سنایا معلوم کرنا چاہیے کہ افعال بلند میں
 ضمائر متصلہ ہمیشہ مستتر ہوتی ہیں اور ضمائر منفصلہ جو بعد بعض افعال مثل فعل من طلب
 یا تبکلم کے واقع ہوتی ہیں انکی تاکید کیواسطے ہیں کیونکہ اگر الف یا یا سے تختائی مثلاً جو تکبر
 یا تائیت فاعل کی علامت کے واسطے اخیر میں زیادہ کی جاتی ہیں ضمیر میں ہوتیں پس

چاہیے تھا کہ افعال کے فاعل ہوتین اور باوجود انکے فاعل منظر کا مذکور کرنا درست نہوا
جیسو یا زید اور گیماعہ والا لازم آتا ہے کہ ایک فعل کے واسطے دو فاعل ہوں اور
بات او نہ چو صرف و نحو سے واقف نہیں مخفی نہیں ہو مگر یہ کہ اضماع قبل الذکر کے
فاعل ہوں۔ نوع دوسری مضاع کی بحث میں مضاع سے وہ صیغہ مراد ہے جو
صیغہ استقبال اور صیغہ حال دونوں کے معنی میں مشترک ہوا اور اسکا اشتقاق مصدر کے
اس طرح ہوتا ہے کہ علامت مصدر کی گرانے کے بعد جو کچھ باقی رہے اگر اسکا حرف اخیر
صرف مذہ ہو تو سی یعنی یا سی ساکن اور سی یعنی ہمزہ مکسوریم یا ساکن کے اور و سے یعنی
واو مکسور مع یا ہو مہولہ علامت واحد غائب یا مخاطب کی مذکر ہو یا مونث اور ین
یعنی یا سے تختانی ساکن مع نون غنہ کو اور ین ہمزہ اور و ین واو اور یا سے مہولہ سے
علامت جمع غائب یا جمع مکلم مع الغیر کی مذکر ہو یا مونث اور و یعنی واو ساکن
اور و ہمزہ مضمومہ مع واو ساکن کے علامت جمع مخاطب کے مذکر ہو یا مونث
اور و ن واو ساکن مع نون غنہ کے اور و ن ہمزہ مضمومہ مع واو کے علامت
واحد مکلم کے مذکر ہو یا مونث لاحق کر دین اور مضارع کے بھی بارہ صیغہ ہوتے
ہیں اس تفصیل سے + اسی آئی آو سے فعل واحد غائب یا غایہ کا۔ آین آین
آوین فعل جمع غائب یا غایہ کا + آئی تو آئی تو آو سے تو + واحد مخاطب یا مخاطبہ
آو تم آو تم + جمع مخاطب یا مخاطبہ + آون ین آون ین + واحد مکلم
مذکر یا مونث + آین ہم آین ہم آوین ہم + مکلم مع الغیر مذکر یا مونث اور اگر
حرف صحیح ہو مصدر غائب یا مخاطب کے واسطے مذکر ہو یا مونث یا سے مہولہ قطعی ہے
بیٹھی وہ یا تو اور جمع غائب یا مکلم مع الغیر کے واسطے مع النون بیٹھیں وہ یا ہم

نذر کہ ہو یا مونث اور جمع مخاطب کو واسطے واو جسیں بھیجیو تم نذر کہ یا مونث اور مذکر واحد کے واسطے واو ماقبل مضموم اور نون غنہ بعد واو کے جسیں بھیجیوں نذر کہ یا مونث لیکن استقریبہ کہ بعینہ ان الفاظ کا استعمال بمعنی حال یا استقبال کے متروک ہو گیا ہے اور جب انکے ساتھ علامت استقبال یا حال کے جو ان دونوں زبانوں سے ایک کو خاص کر دے نہ لگائینگے استعمال نہیں کرینگے علامت استقبال کی گاء اور حال کی ہیر اور علامتیں تذکرہ اور تانیث کی انہیں بھی لاحق ہوتی ہیں صیغہ استقبال کا + آئی آئی گائی گائیں تینوں صورتوں کے ساتھ فعل واحد غالب مذکر کا + آئی آئی گائی گائیں صلی صلی ہر مونث غالب کا۔ آئیں گے آئیں گے آویں گے + کان فارسی سے مع یا سے مجہولہ کو جمع نذر کہ غالب کی + اور گی کے لیے معروفہ ہو دی تو یہ جمع مونث غایہ کی ہے + اور انہیں صیغوں کے بعد اگر تہم کا لفظ لگا دیں شکلم مع الغیر ملو جاوب + ہر چند یہ سب صورتیں فصیح اور غیر فصیح سب کی کلام میں مستعمل ہیں لیکن بعضی فعلوں میں کوئی صورت زیادہ تر فصیح ہے اور کوئی کم مثلاً ہوگا + اور ہووے گا زیادہ تر فصاحت رکھتا ہے اور ہوے گا + کم اگرچہ شعر میں شیخ ابراہیم فوق سلمہ اللہ تعالیٰ کے جو راقم کے الفاظ کے ان

شفیق میں سے ہو بندھا ہوا ہے +	ہو گیا کشتی طوفان زدہ تابوت اپنا
آگیا اپنے اگر مرنے پہ رونا ہم کو	اور یہی صورت بعض کلموں کو فصاحت

سے نہیں کراتی جیسے کہ کوئے کا کہنے سے + اور رویگا + تر ونے سے + اور مجھنا اس کا وجدان میچم اور ذوق سلیم پر موقوف ہے اسکے واسطے کوئی قاعدہ نہیں اور معلوم کیا جاسکتا ہے کہ بعض کلموں میں سے جیسے اخیر میں یا سے تنہا ہی مجہولہ اصلی ہووے یا تو تنہا ہی ساکن جو علامت واحد غالب کی ہے حذف کر دیو جن جسیں دیگا اور لے گا اس واسطے

کہ اجتماع دوی کا ثقیل ہے اور یای اول اصلی ہو اور دوسری زائد پس باوجود زیادہ کے اصلی
 کا گرا نامناسب نہیں اور بعد فعل کے لفظ گا کا علامت دوسری بھی موجود ہو اور دلیل اس
 حذف پر وجود نون غنہ کا ہر جمع میں جو یا سے تختانی کے ساتھ ہوتا ہو جیسے دینگے اور گنگے
 اور اگر اس قاعدہ پر نظر کریں کہ علامت نہیں مخدوف ہوتی تو یہ کہیں گے کہ حرف
 اصلی کو گرایا ہے مگر اول بہتر ہو کسواسطے کہ دوسری علامت کی ہونے میں اس امر کا کچھ
 اندیشہ نہیں اور اگر بعد اون کیوں کے یا تختانی معروف ہوا دس اصلی تے کو کسرہ
 کی حرکت دیتی ہیں جیسے پے گا اور جے گا اور سے گا اور صنفہ حال کا اسطرح کہ انہیں
 الفاظ مذکورہ کے بعد خواہ صنفہ مفرد ہو خواہ صنفہ جمع مفرد کے بعد ہے اور جمع کے بعد
 ہین لگا دیں مگر جمع مذکر یا مونث مخاطب میں بجائے ہین کے لفظ ہو اور شکم واحد
 میں ہوں زیادہ کیا جائیگا تصریف اون صنفوں کے جنکی اخیر میں الف ہی آئے ہے
 آئی ہو آوی ہو + مفرد مذکر یا مونث غائب + + آہن ہین آہین ہین
 اوہن ہین جمع مذکر یا مونث غائب آئی ہے تو اسی ہو تو آوے ہو تو مونث
 یا مذکر مفرد مخاطب + آوہو تم + جمع مذکر مخاطب یا مونث مخاطب + آوہون میں +
 اؤن ہون میں شکم واحد مذکر یا مونث + آہن ہین ہم آہین ہین ہم آوہن ہین ہم
 شکم مع الغیر مذکر یا مونث معلوم کیا چاہیے کہ اگرچہ عوام شاہجہان آباد کی ان الفاظ
 کو اکثر محاورے میں بھی استعمال کرتی ہیں لیکن فصحا یہاں تک کہ بولتی ہیں اور اگر ان کے
 کلام میں پایا جاتا ہے تو برسبیل شاذ جیسی اس شعر میں شیخ ابراہیم ذوق سلمہ اللہ تعالیٰ
 بیست واہ روی شور محبت خوب ہی چھڑکا نکمہ استخوان میری ہان کس کس نہ ہو کھڑا
 اور صنفہ حال کا جو اکثر استعمال اور مختار فصحا کا ہے اسطرح ہے کہ بعد اسقاط علامت

مصدر کی جو کچھ باقی رہی اس کے اخیر میں تالی مشناتہ فوقانی زیادہ کر دین مع اور حروف کے مثلاً واحد غائب یا مخاطب مذکر کے واسطی الف اور واحد مونث کے واسطی غائب ہو یا مخاطب یا ملی مشناتہ تحتانی معروفہ اور جمع مذکر غائب یا تنکلم مع الغیر کیواسطی جو مذکر ہو یا کے مجہولہ بے نون یا مع نون غنہ کے مگر تنکلم ضمیر منفصل سے ممتاز ہو جائگا اور جمع مونث غائب یا تنکلم مع الغیر کے واسطی یا سے معروفہ مع نون غنہ کے اور امتیاز ان دونوں کے بھی بواسطی ضمیر منفصل کے حاصل ہوتی ہے اور واحد مذکر یا مونث مخاطب کے واسطی وہ ہی صیغہ غائب کا ہو اور امتیاز کے واسطی ضمیر مخاطب اس کے اخیر میں کو میں اور جمع مذکر مخاطب کے واسطی یا سے مجہولہ ہوتے کے اور بعد تحتانی کے لفظ ہو بجائے میں کے اور جمع مونث کے واسطی یا سے معروفہ مع کلمہ ہو کے اور واحد تنکلم کے واسطی الف مع لفظ ہوں کے اور واحد تنکلم مونث کے واسطی بجائے الف کے یا سے معروفہ اور اس کے اخیر میں ہوں تفسیر آتا ہے مذکر غائب یا مخاطب آتی ہی مونث مخاطب یا غائب آتی ہیں بے نون غنہ یا آتین ہیں مع نون غنہ کے جمع مذکر غائب آتین ہیں جمع مونث غائب آتے ہو تم جمع مذکر مخاطب آتی ہو تم جمع مونث مخاطب آتا ہوں میں تنکلم واحد مذکر آتی ہوں میں تنکلم واحد مونث آتی ہیں ہم یا آتین ہیں تنکلم مع الغیر پہلا مذکر اور دوسرا مونث کا ان الفاظ میں جمع مذکر غائب اور تنکلم مذکر مع الغیر اور جمع مونث غائب اور تنکلم مونث مع الغیر کے امتیاز کے واسطی اخیر میں ضمائر منفصلہ یعنی وہ اور ہم کا لانا واجب ہے جیسے آتی ہیں وہ اور آتے ہیں ہم آتین ہیں وہ آتین ہیں ہم اور باقی صیغوں میں چاہیں لائیں چاہیں نہ لائیں اور ضمائر میں یہ بھی اختیار ہے چاہیں صیغہ کے اول لائیں چاہیں اخیر میں جیسو آتی ہیں وہ یا وہ آتی ہیں

علیٰ ہذا القیاس تصریف اُن صیغوں کی جنکے اخیر میں واو ہو پہلی صورت رومی رومی ہو
 رومی ہو وہ شخص یا تو مذکر یا مونث رومین ہیں بے ہمزہ یا واو رومین ہیں مع الواو
 جمع غائب یا متکلم مع الغیر مذکر یا مونث رومیت تم مذکر یا مونث رومین ہوں بے ہمزہ یا واو
 مع النمرہ مفرد متکلم مذکر یا مونث صورت دوسری رومیت وہ یا تو مذکر یا مونث غائب یا
 مخاطب رومی ہو تو مونث مخاطب رومتی ہیں وہ سب مرد یا ہم سب مرد یا یہ مجھو جمع
 مذکر غائب یا متکلم مع الغیر مذکر رومی ہیں وہ سب عورتیں یا ہم سب عورتیں یا یہ مجھو
 نون غنہ جمع مونث غائب یا متکلم مع الغیر و تاء ہوں مفرد متکلم مذکر رومی ہوں یا یہ مجھو
 مفرد متکلم مونث تصریف اُن صیغوں کی جنکے اخیر میں یا تہ تختانی ہو صورت پہلی دومی دیوٹی
 وہ ایک یا تو مذکر یا مونث دین ہیں دیوین ہیں وہ کئی یا ہم جمع مذکر یا مونث غائب یا متکلم مع الغیر
 وہ ہوتم جمع مذکر یا مونث مخاطب ہوں ہوں میں مفرد متکلم مذکر یا مونث صورت دوسری دیتا
 تو ایک مرد دیتی ہو تو ایک عورت دیتین ہیں وہ کئی مرد یا ہم کئی مرد یا یہ مجھو
 دیتین ہیں وہ کئی عورتیں یا ہم کئی عورتیں یا یہ مجھو دیتی ہوتم کئی مرد یا
 مجھو دیتی ہوتم کئی عورتیں یا یہ مجھو دیتا ہوں میں ایک مرد دیتی ہوں
 ایک عورت یا یہ مجھو دیتا ہوں صیغوں کی جنکے اخیر میں حرف مجھ ہو صورت پہلی بیچتی
 وہ یا تو ایک مرد یا عورت بیچتین ہیں وہ کئی مرد یا عورت یا ہم کئی مرد یا عورت سب
 صیغہ یا یہ مجھو ہوتم کئی مرد یا عورتیں بیچتین ہوں میں ایک مرد یا عورت
 دوسری بیچتا ہو وہ ایک مرد یا تو ایک مرد بیچتی ہے وہ ایک عورت یا تو ایک عورت
 بیچتین ہیں وہ کئی مرد یا ہم کئی مرد یا یہ مجھو دیتین ہیں وہ یا ہم یا یہ مجھو
 بیچتے ہوتم یا یہ مجھو دیتی ہوتم یا یہ مجھو دیتا ہوں میں بیچتی ہوں میں یا یہ مجھو

سے تیسری نوع امر کی بحث میں ہم چند مضمر سے بلا واسطہ اشتقاق صیغہ امر کا محکم
 ہے لیکن چونکہ فارسی اور عربی میں اشتقاق اسکا بواسطہ مضارع کے ہوتا ہے اور اردو گو
 اکثر امور میں متفقہ فارسی اور عربی کے ہیں لہذا اسباب کو ہم ہوا کہ صیغہ امر کا اردو زبان
 کے مضمر سے بھی بواسطہ مضارع کے حاصل کیا جاوے جانا چاہیے کہ صیغہ استقبال سے
 جمع زوایا کے دور کرنے سے صیغہ امر حاضر واحد کا باقی رہتا ہے اور ہوائی سے فقط علت
 استقبال یعنی تھما لگائی سے جو باقی رہا ہے صیغہ جمع امر حاضر اور واحد اور جمع امر غائب
 کا حاصل ہوتا ہے مثال آ تو کو تو دے تو بیٹھ تو واحد امر حاضر مذکر یا مؤنث آنی اور
 کھوئی اور دینی اور بیٹھنے سے بواسطہ آگیا یا آگیا یا آگیا اور کھوے گا یا کھوے گا
 اور دیکھا اور بیٹھ گیا جو صیغہ مضارع کے ہیں آؤ تم بی ہمزہ آؤ تم مع النحر کو تم
 مع واو علامت کے بعد واو اصلی کے دو تم بیٹھو تم جمع امر حاضر کے مذکر یا مؤنث اور
 دو کی اصل دیو یعنی واو ہر بعد یا تھما کی اصلی مسورہ کو بیس تھما کی کو بسبب است
 کے ساتھ کر دیا اور ال کو واو کی موافقت سے ضمہ دیدیا اور صیغہ امر غائب کا فقط علت
 استقبال کے گرانے سے مثلاً آؤس کھو یا کھوے دیوے بیٹھے صیغہ واحد امر غائب کا
 مذکر یا مؤنث آدیکھا وغیرہ کو واسطے سے آوین کھو دین دیوین بیٹھین اور جمع امر غائب
 مذکر آدیکھی وغیرہ کی واسطے سے جسکی علامت استقبال کی یا مہجول کو ساتھ ہی اور مؤنث
 آدیکھی وغیرہ کے واسطے سے جسکی علامت میں یا معروفہ ہو جو تھی نوع نئی کی بحث
 میں امر حاضر ہوا غائب امر کی اول میں لفظ مت یا تون کے کانے سے نئی حاصل ہوتی ہے لیکن قدر
 ہے کہ تون مشترک ہے حاضر و غائب و تون میں اور مت مختص ہے نئی حاضر کو ساتھ علامت آ
 نہ است کہو نہ کو وغیرہ جانی واحد حاضر مت آو نہ آؤ مت کہو نہ کو واو علامت کے ساتھ بعد واو کی

جسم مع نہی حاضر کی ذات سے نہ کہنوی نہی واحد غالب کو نہ کر یا مونث نہ آوین نہ کہوین
 مع نہی غالب کے مذکر یا مونث اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے باقی صیغوں کے حال کو
 پانچویں نوع اسم فاعل کی بحث میں یعنی نام اور اس کا جس سے فعل صادر ہوتا ہے مثلاً جبر
 آیت کا فعل صادر ہوا اس کو آیتوا کہتے ہیں اور جس سے کھانا کا فعل صادر ہوا اس کو کھانا
 اور علی ہذا القیاس اس کا اشتقاق اس طرح پر ہے کہ علامت مصدر کی الف کو یا پر مہملہ سے بدل کر
 اس کے اخیر میں لفظ والا کا واحد کی واسطے اور والی یا معروفہ سے مونث کی واسطے اور والی یا سے مہملہ سے
 جمع مذکر اور والین یا معروفہ سے نون سے جمع مونث کے واسطے لگا دیتے ہیں مثلاً آیتوا
 واحد مذکر آنے والی واحد مونث آنے والے جمع مذکر آنے والین جمع مونث اور والین
 لفظ یا ان کے ساتھ ہتیر مستعمل ہے اور کبھی فعل لازم کی اخیر میں لفظ ہوا مع علامتوں
 مذکر اور مونث کی بدستور مذکور کو لاکر اسم فاعل بناتے ہیں جیسے آیا ہوا مذکر واحد
 آئی ہوئی مونث واحد والی ہوئی جمع مذکر آئیں ہوئیں جمع مونث چھٹی نوع اسم مفعول
 کی بحث میں اسم مفعول اس کو کہتے ہیں کہ دلالت کرے اس شخص پر جس پر فعل واقع ہوا
 اور جانا چاہیے کہ اسم مفعول شتق ہوتا ہے مصدر متعہ ہی سے کیونکہ فعل متعدی مفعول تک
 پہونچتا ہے نہ فعل لازم اور اس کا اشتقاق اس طرح پر ہے کہ بعد گرانے علامت مصدر کے جو
 باقی ہے اس کو بعد لفظ یا لیا مذکر واحد یہی لگی دونوں یا معروفہ کے ساتھ مونث واحد
 اور یہی گئے دونوں یا سے مہملہ کے ساتھ جمع مذکر اور یئیں لکین دونوں یا معروفہ کے ساتھ
 مع نون غنہ کو جمع مونث کے واسطے آوین جیسے بٹھا یا لیا واحد مذکر بٹھائی لگی واحد
 بٹھائی گو جمع مذکر بٹھائیں لکین جمع مونث اور اصل ان الفاظ کی یہ ہے کہ واحد مذکر
 کے واسطے الف اور واحد مونث کے واسطے یا سے تختانی معروفہ اور جمع مذکر کے واسطے

یہ مجموعہ نقطہ اور جمع مونث کو واسطے یا معرفہ مع النون بعد فعل متعدی کو لاتے ہیں اور چونکہ اخیر میں فعل متعدی کے غالباً الف ہوتا ہے لہذا یا بین الف اور علامت کے ایک تختانی اورے آتے ہیں تاکہ اجتماع ساکنین لازم نہ آوے اور اسکے بعد لفظ گیا کا کاف فارسی سے بعینہ تصحیف علامتوں کے ساتھ جو فعل متعدی میں لاحق کی گئی تھیں آتی ہیں اور حسی ہوا گیا کی ہوا لایا کرتے انھیں علامتوں کے ساتھ حسی ہوا لایا ہوا ذکر واجبہ بنجانی ہونی مونث اور بھائی ہونی جمع نہ کہ بھائی بن ہونی جمع مونث اور یہ جو صیغہ عالیہ کے اور کمین کم متعل متوہا ہے اسم فاعل کی بحث میں بھی ہوا عالیہ میں متعل ہے سالتوں نوع اسم الہ کی بحث میں یعنی نام و چیز کا جو فعل کا واسطہ ہو زبان اردو میں یہ اسما اکثر جامد ہوتی ہیں جیسے موسیٰ بسوا لچکی عسا علی ہذا القیاس اور بعض جاسمہ کے لفظ سے کسی کی طرح کی اخیر ذی سو حاصل ہوتا ہے اور اس کی تخریج سے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہو مگر اغلب یہ ہے کہ یا تختانی مونث کی واسطے اور الف مذکر کی واسطے مصدر کے اخیر میں کاف بین جیسے بتلنا وہ چیز جس کوئی شے ملیں اور کثرتی فنی جو واسطہ ہر کثرت کا اور کریدنی وہ چیز جس سے کچھ کریدیں اور کثرتی جس سے عمار کارا بھیلاتی ہیں مشتق کرنے سے اور کبھی سبب بدو الف کو بھی آتا ہے اور اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہے چھلنا یا چھلنے ظاہر اسکی اصل چھانا اور چھاننی و دونوں سے کیونکہ وہ واسطہ ہے چھاننے کا اور پہلا نون رفرہ میں لام سے بدل گیا واللہ اعلم بصواب اور شتقاق الہ کا قیاسی نہیں ہو بلکہ سماعی ہے اور باین ہمہ اسکی صیغہ بہت تحلیل ہیں شاید باوجود تلاش کے سبب الفاظ متعارف کو زیادہ نہ نکلیں ۔

آٹھویں نوع اسم تفصیل میں یعنی وہ اسم جو دلالت کہے اس بات پر کہ اسکے مدلول کو اپنی غیر زیادتی ہے اور اسکے واسطے کوئی لفظ خاص موضوع نہیں مگر حسب جامی میں معنی زیادتی کے مقصود ہوتے ہیں لفظ سی یا مین اسکا قرینہ ہوتا ہے مثلاً وہ اس سے

اچھا ہی یا اچھی ہو یا بھلا ہو یا بھلی ہو یا بدہ او نہیں اچھا ہی علیٰ ہذا القیاس اور جن الفاظ کو فارسی میں تفصیل کے وقت ترکی لفظ سے استعمال کرتے ہیں اردو میں اسی معنی میں بدہ اور شرک استعمال کرتے ہیں مثلاً زید عمر زید نیک یا قابل ہے یعنی نیک تر یا قابل تر مگر ایسی جگہ کہ وہاں لفظ ترکا بسبب کثرت استعمال کے کانچر ہو گیا ہو جیسے وہاں سہ بہتر ہے اور اکثر اسٹم تفصیل عربی کی بغیر اردو میں متعل میں جیسے وہ افضل ہے یا احسن ہے تو میں نوع صفت مشبہ میں اور صفت مشبہ وہ اہم ہے کہ دلالت کرے اس پر کہ فعل اس کے ساتھ کیا ہے بمعنی ثبوت کے اور یہ اسم زبان فارسی اور اردو میں مصدر سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اسماء جامدہ ہی اس معنی پر دلالت کرتی ہیں جیسے فارسی میں ست اور نیک اور بد اور خوب اور زشت علیٰ ہذا القیاس اور نہ یہ میں بھلا اور بُرا اور اچھا اور علیٰ ہذا القیاس یعنی برا وہ ہے کہ جمیں بُرائی ہو اور بھلا وہ جمیں بھلائی ہو بطریق دوام کے نہ یہ کہ ہمیں بُرائی یا بھلائی بالفعل حادث ہو گئی ہو خلاص اسم فاعل کے جیسے کھانے والا مثلاً اوستے کیلئے جس سے فعل کھانے کا حادث ہوا ہو یا بطریق نقل کے بعض الفاظ زبان عرب کی مستعمل ہیں جیسے حسین اور زہرا اور نسیم وغیرہ دسویں نوع ظرف کے بیان میں ظرف اردو زبان میں اکثر لفظ دان کے لگانے سے حاصل ہوتا ہے اور یہ لفظ اغلب الفاظ فارسی و عربی سے لاحق ہوتا ہے مثل بلدان اور قلعہ دان اور شمع دان اور عطر دان اور بعض جانا لفظ ہندی میں بھی لگاتے ہیں جیسے آگہا دان جمیں پان کا اگال ڈالیں اور پیک دان مثلاً اوسکا اور گھونسا دان جمیں گھونس یا موش کلاں گرفتار کریں اور چوہہ دان مترادف اُسکا اور چوہہ دان یا باز یا دتی یا سے تھانی جمیں چوہہ رکھتے ہیں اور چونکہ بگ پان مخصوص ہند کے ساتھ ہے پانہ ان بھی اسی قبیل سے ہے دوسری منس مصدر کی اقسام کے بیان میں

ہندی میں مصدر دو قسم ہے ایک وضعی یعنی وضع کیا ہوا اور اسکو مصدر
اصلی بھی کہہ سکتے ہیں جیسے آنا جانا کھانا پینا اور علیٰ ہذا القیاس اور دوسری غیر وضعی
یعنی وضع کرنے اور اسکو معنی مصدر کی واسطے وضع نہیں کیا بلکہ وہ لفظ یا غیر زبان میں مندرج
ہو خواہ معنی مصدر کے واسطے خواہ غیر معنی مصدر کے اپنی زبان کے موافق حرف تاء
آخر میں لگا کر اس سے مصدر بنا لیں لازم میں فقط تاء اور متعدی میں کبھی الف اور کبھی واو
مع الالف اول تاء کے زیادہ کرتے ہیں جیسے عربی میں قبول خود مصدر ہے اور ہندی میں
اسکو قبول تاء لازم اور قبول تاء متعدی بنایا اور بدل سے بدلتا یا بدلتا اور بخش تاء
میں امر یا حال یا مصدر ہے اور ہندی میں بخش تاء یا بخشوانا اور خرید تاء یا خریدوانا
اور اسی قبیل سے یہ اسماء شرم اور گرم اور داغ جیسے شرمنا اور گرمنا اور داغنا اور غوا
شیرم سے مصدر لازم اور متعدی دونوں طرح سے آتا ہے جیسے وہ شرم لایا اسکو شرمادیا اور گرم
سے مصدر لازم متعل نہیں ہے اور یا اپنے زبان کی لفظ کو جو حاصل میں مصدر نہوا اسکو اخیر میں
تاء لگا کر مصدر کر لیں مثلاً لگنی سے گھمانا اور ٹھکی سی ٹھیانا اور جھکڑے سے جھکڑنا اور جھکی
اچھوانا گھمانا اور جاسے میں متعل ہے اول کسی شخص کو ملنی سے بارنا دوسری آئی کو کوند
کیونکہ ملنی لگانی اور ٹھیانا بھی دو جاسے میں متعل ہے اول پانودبانا اور دوسرے کسی
دراز اور مدور شی کو جو بمقدار مٹی میں آئینکی ہوا اسکو مٹی بھر کر پکڑنا اور حقیقت میں
ماخذ دونوں معنی کا ایک ہی یعنی پانودبانے میں بھی اکثر پکڑ لیا مٹی میں پکڑتے ہیں اور
وہ بھی دراز اور مدور ہیں اور جو شی دراز اور مدور نہوا سکے ہاتھ میں لینی کو مٹی میں
پکڑنا ہوتے ہیں اور ٹھیانانہیں ہوتے ایسے امور کی تحقیق زبان اردو میں بہت متبع ہے
موقوف ہے اور اچھوانا بہت سی چیزوں سے جو اچھی مٹی میں ملتی ہوئی ہوں اچھی

چیز کے جدا کرنے کو کہتے ہیں اور یہ لفظ شاہجہان آباد کی خواص استعمال نہیں کرتے بلکہ عوام
 میں سے بھی قوم کھار کی جوائنٹین ڈھوتی میں جپانچہ جراحی اینٹین کہ اس میں روڑی کم ہون لگو
 اچھوئی کہتے ہیں اور اس قوم کے سوا جو کوئی اور بھی عوام میں سے استعمال کرتا ہو تو ایسی
 چیز کی معنی میں استعمال کرتا ہو کہ اس کو کسی کا ہاتھ نہ لگا ہو جس کو اچھو تا کہتے ہیں اس لفظ کی اصل
 میں تین احتمال ہیں ایک یہ کہ واقع میں اچھی کی لفظ سے مشتق ہو پس اون اینٹون کے معنی
 میں جو اور ونکی نسبت اچھی ہوں حقیقت ہوا اور اچھو تے کے معنی میں مجاز کس واسطے کہ عوام
 مستعمل چیز کو اپنے گمان میں برا سمجھتے ہیں اور دوسرا یہ کہ اچھو تے سے مشتق ہو پس اس
 معنی میں حقیقت ہوا اور اول معنی میں مجاز کس واسطے کہ اکثر اس چیز کو جو سب سے اچھی
 ہوتی ہو کسی اور وقت کے واسطے علیحدہ اٹھا رکھتے ہیں اور ہر کس و ناکس اس کو ہاتھ نہ نہز
 لگاتا اور تیسرا یہ کہ اول معنی کے واسطے اچھے سے اور دوسرے معنی کے واسطے اچھو تے سے
 مشتق ہو پس اصل میں دو لغت ہوے اور دونوں معنی میں حقیقت اور اس میں مجاز کو کچھ
 دخل نہوا اور حقیقت اچھی اور اچھوتی کے لفظ کی یہ کہ یہ دونوں مرکب ہیں چھو اور چھوت
 اور الف سے جو ہندی میں نفی کا فائدہ دیتا ہے اور چھو جیم فارسی کسور غلط بہا سے بری چیز کو کہتے
 ہیں پس اچھی وہ چیز جو بری نہوا اور جو بری نہوگی وہ خوب ہوگی اور اس تحقیق سے معلوم ہوا
 کہ اچھی اصل میں بغیر تشدید کے ہے اور تشدید فقط شمرہ استعمال کا ہے اور چھوت کسی چیز کی بات
 لگ جانے کو کہتے ہیں پس اچھوت ہاتھ نہ لگایا وہ چیز جس کو ہاتھ نہ لگا ہو پس اچھو تا میں الف
 اور اچھوتی میں یا سے معروفہ اول صورت میں فائدہ نسبت کا دیتی ہیں اور چونکہ اکثر اس لفظ
 کو جس کو اخیر میں الف ہونڈ کر اور اس لفظ کو جس کے اخیر میں تی ہو مونث استعمال کرتے ہیں
 اس کو بھی اسی قیاس پر مذکر اور مونث استعمال کرتے ہیں اور دوسری صورت میں فقط

علامت تذکرہ اور تانیث کی ہیں جیسے اچھی اور اچھا میں اور الف اور یای تثنائی نہیں ہیں
 بھی نسبت کو واسطے مستقل میں چنانچہ وہ الف جسکو الہ کے صیغہ میں بعد مصدر کے لگاتے ہیں
 فی الحقیقت حرف نسبت کا ہے جیسے بنیانا اور گھوٹنا بیلین اور گھوٹنی کی خبر اور سکی اشلہ باتو
 مذکور ہو گئیں اور یہاں تثنائی جیسے وہنی یعنی والدہ کی اور کنچنی یعنی مطرب خصوصاً عورتیں
 جو گاؤں بیچ کر معاش پیدا کرتی ہیں اور وہن مال کو اور کنچن زر کو کہتے ہیں چونکہ مطرب خصوصاً
 طائفہ خاص زر کو بہت طالب ہوتے ہیں اس واسطے اس نام سے سہمی ہو گئی ہیں ظاہر اسی
 قبیل سے ہے جو موسیٰ باعتبار تشابہت تمسک کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ تمسک اپنی اصل میں وہ
 کے ساتھ تر اور وہاں بسبب کثرت استعمال کے مخدوف ہو گئی اور مہندیسین الف نفی کی مثال ہے
 اچھی یعنی وہ جسکو حرف نہ کو واسطے کہ بھی باے مودہ مفتوحہ مخلوط الہا اور یای تثنائی
 ساکن سے خوف کو کہتے ہیں اور اجیت جب کہ کیو جیت نہ ہو سکے بہر کیف اچھوانی کے لفظ سے
 استدلال جب ہوتا ہے کہ اچھی یا چھوت سے حاصل ہوا ہو اور جائز ہے کہ اچھی یا چھوت
 سے مشتق نہ ہو بلکہ اچھوانا منفی چھوانی کا ہو جو متعدی ہے چھوانی کا اپنے گمان میں یہ نسبت
 تحقیق کا ہے واللہ اعلم بالصواب اور اسی قبیل سے ہوتین ہیں وہ مصداق بھی جو دو یا تیز
 جزو سے مرکب ہوں صنف پہلی یعنی وہ مصداق جو دو چیزوں سے مرکب ہوں تین طرح پر ہے
 طرح اول یہ کہ جزو اول صیغہ امر کی صورت ہو اور اسکی دو طرز ہیں طرز اول یہ کہ چاروں
 دوسری جزو کا غیر ہو اور یہ بھی دو قسم پر ہے قسم پہلی یہ کہ پہلے جزو کا مفہوم مقصود بالذات
 ہو عام ہو کہ معنی حقیقی میں مستعمل ہو یا غیر حقیقی میں اور دوسری جزو کا مفہوم مقصود بالذات
 نہ ہو بلکہ کسی فائدہ نامہ کے واسطے آئے ہوں اور غالباً معنی مجازی رکھتا ہو اور ان کو
 کا ضبط کرنا محیط قدرت سے باہر ہے اسکا سمجھنا زور مردان پر موقوف ہے اور ایسے مقام میں

اکثر جانا چلنا اور ڈالنا اور لینا اور دینا اور رہنا اور چکنا مستعمل ہوتے ہیں جیسے
کھا جانا اور گھبرا جانا اور کہہ جانا اور بھول جانا اور چلنے کا لفظ جو مصدر ہے جزو ترکیب
پایا نہیں گیا۔ مگر فعل ماضی کے مثلاً گھبرا چلا اور دیا آنا اور مار ڈالنا اور کاٹ ڈالنا
اور لوٹ لینا اور پھر لینا اور پڑھ لینا اور بڑھ لینا اور جا لینا اور دیکھ لینا اور سن لینا اور
کہنا اور بودینا اور چھینک دینا اور سو رہنا اور جا چکنا اور دی چکنا بیٹھ چکنا اور
علیٰ ہذا القیاس مثلاً زید بیٹھا بیٹھا سب کھانا کھا گیا اور بات کرنے میں گھبرا گیا اور باتوں
باتوں میں یہ بھی کہہ گیا اور میں یہ بات بھول گیا اور وہ اب گھبرا چلا اور بہک چلا اور
تھک چلا اور وہ چیراوسی دے ڈالی اور اسے مار ڈالا اور درخت کاٹ ڈالا اور
اوسے لوٹ لیا اور وہ خوب پھر لیا یا قاصد کبھی کا پھر گیا اور آگ بڑھ گیا اور سبق پڑھ لیا
اور جب وہ جالیات تب تم آئے اور اسی دیکھ لیا اور یہ بات سن لی اور میں نے کہہ دیا اور درخت
بودیا اور تبھر ہاتھ سے پھینک دیا اور وہ سو رہا اور وہ کہو کا جا چکا اور کبھی کا میٹھ چکا
اور وہ مجھ کو یہ کتاب پہلے سے دے چکے تھے حاصل یہ ہے کہ ان مصادر میں جزو اول یعنی
کھا جانے میں کھانیکا اور گھبرا جانے میں گھبرانے کا مفہوم مثلاً مقصود بالذات ہے اور جانا
نہ مقصود بالذات ہے اور نہ اپنی معنی حقیقی میں متعل ہو اس کو واسطے کہ اگر کھا جاوے مثلاً کہ
زید میٹھ چکے اس کھانیکو کھا گیا تو قائل کا مقصود پہلی کھانا ہے اور لفظ جانیکا مجازی نہ یکساں
مکان سے چلا گیا کیونکہ معنی بالکل فانی ہوئی کی ہے اور علامہ معنی حقیقی اور مجازی میں یہ
کہ ایک کام کو کر چلے جانا دال ہے اور اس سے فانی ہونے پر اور قسم دوسری یہ کہ مفہوم دونوں
جزو کا مقصود بالذات ہو جیسے بار رہنا اور جا بیٹھا اور کہہ جانا اور اٹھ بیٹھنا اور جا لینا اور
کھا جانا اور ہو سکنا مثلاً اگر کھا جاوے کہ زید اس مکان میں جا رہا پس مراد اس سے یہ ہے کہ

اوس مکان میں گیا اور وہاں بود باش کی اور کھا جانے سے مراد یہ ہے کہ کھانا کھا کر چلا
 نہ وہ کہ قسم اول میں مکور ہوا اور الفاظ باقی ظاہر ہیں۔ طرز دوسری یہ کہ لفظ دونوں
 جزو کو متحد ہوں جیسے دیدینا اور لے لینا اور اسی طرز میں ان دونوں کے سوا کچھ
 طرح دوسری یہ کہ پہلا جزو صیغہ ماضی کی صورت پر ہو مثلاً چلا جانا اور مارا جانا اور
 مایا کرنا اور پچا کرنا طرح تیسری یہ ہے کہ جزو اول صیغہ حالیہ ہو مثلاً لوتے جانا اور کتے جانا
 اور کتہ رہنا اور کتہ رہنا اور چلتے رہنا صنف دوسری ایسے مصادر کہ تین جزو سے مرکب ہوں اور ان کا
 دو جزو اول صیغہ امر کی صورت پر اور یہ ہی دونوں مقصود بالذات ہوتی ہیں اور جزو ثالث
 کسی فائدہ کو واسطے زیادہ کر دیا جاتا ہے مثلاً کہ سن لیا مثلاً تو مراد اوس سے یہ ہے کہ اپنی بات کہہ لی اور مٹا
 کی بات سن لی اور لیا کا لفظ حصول فرغ کی فائدہ کے واسطے زیادہ کیا گیا ہے فائدہ
 ہندی میں بعض افعال ایسے ہیں کہ تصریف میں اپنی اصل پر رہتے ہیں باعتبار حرف
 اور حرکات سوائے تبدیل علامات کے مثلاً مار مارے مار گیا مار گئی مار مارو
 اور بعض ایسی ہیں کہ تصریف میں تغیر اور تبدیل ہو جاتے ہیں بعض باعتبار حرفوں کے
 جیسے جانے سو گیا اور اسکا حال پہلے مفصل معلوم ہو گیا اور مرتے سے مٹا اور مٹنے سے مٹا
 والا موافق قاعدہ کے ہونا چاہیے اور بعض باعتبار حرکات کے جیسے دینے اور لینے سے کہ
 دونوں کے حرف اول کا کسرہ مجہول ہو دیا اور لیا کسرہ معروض سے پڑے ہیں۔

والد اعلم بالصواب تمام ہوا باب صرف کا

باب دوسرا علم نحو کے بیان میں

معلوم کیا چاہیے کہ اردو کی نحو ایک علم ہے جس سے معلوم ہوتا ہے احوال ترکیب کلمات کا

یعنی الفاظ مرکب میں ایک کو دوسرے سے کیا علاقہ ہے اور چونکہ مرکب کو اجزاء مفرد کہتے ہیں تو لازم آیا کہ پہلے مفرد کا بیان کیا جائے جانا چاہیے کہ کلمہ نحو کی اصطلاح میں ایسی لفظ کو کہتے ہیں کہ اسکو معنی مفرد کے لیے وضع کیا ہو اب جانا چاہیے کہ لفظ لغت میں کھینکے کو کہتے ہیں اور نحو کی اصطلاح میں ایسی صورت کو کہتے ہیں کہ مؤخر سے بواسطہ مخارج کے نکلے خواہ ایک حرف ہو خواہ زیادہ بی معنی ہو یا با معنی اور وضع لغت میں رکھنے کو کہتے ہیں اور اصلاح میں کسی چیز کا رکھنا کسی اور چیز کے مقابل میں اس طرح کہ اول سے دوسری چیز سمجھ لی جاوے مثلاً اگر شیر کہا جاوے تو جانور درندہ مخصوص سمجھ میں آتا ہو گا اور اردو میں وضع کی جگہ بنا بلاولتے ہیں جیسے کہ تین کہ شیر کا لفظ جانور درندہ مخصوص کیو بہ لے اور سنار کو س پر دلالت کرنے کے واسطے بنایا گیا پس جس چیز سے کوئی اور چیز سمجھی جاوے اس چیز کو ذال کہیں گے یعنی دلالت کرنے والا اور جو چیز سمجھ میں آوے اسکو مایل یعنی مایل کیا گیا اور جو چیز میں کہ باعتبار وضع کے معنی پر دلالت کرتی ہیں وہ پانچ ہیں الفاظ عطف اشارہ عقود نفی سواے الفاظ کے چار باقی کو دو ال اربع کہتے ہیں یعنی چار چیزیں دلالت کرنے والی اور سنی اس صورت ذہنی کو کہتے ہیں جو کسی چیز سے قصد کیا جاوے اور معنی مفرد وہ ہو کہ اس کے جزو چیز و لفظ کی دلالت قصد کیا و سبب یہ امور معلوم ہو چکے تو اب جانا چاہیے کہ لفظ تین طرح کے ہوتے ہیں اول وہ الفاظ جو بمعنی ہیں دوسرے وہ الفاظ جو معنی رکھتے ہیں اور مفرد تیسرے وہ الفاظ جو معنی رکھتے ہیں اور مرکب میں جب کلمہ کی تعریف میں لفظ کہا گیا اس میں تینوں چیزیں داخل تھیں وضع کی قید لگانے سے الفاظ بمعنی نکل گئے اور مفرد کی قید سے مرکب نکل گئی باقی رہے وہ الفاظ جو با معنی اور مفرد ہیں اسکو کلمہ کہتے ہیں اب جانا چاہیے کہ کلمہ کی تین قسم ہیں اسم اور فعل اور حرف کو واسطے کہ کلمہ بنایا جاتا ہے مفرد کے واسطے پس ضرور اس معنی پر

دلالت کرے گا اور وہ معنی دو حال سے خالی نہیں یا کلمہ بذات خود اس پر دلالت کرتا ہو یا
 دلالت کرے نہیں اور پہلے ایک اور کلمہ کا محتاج ہو تاکہ اس سے ملکر معنی پر دلالت کرے اور
 قسم اول بھی دو حال سے خالی نہیں یا تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ اس کے ساتھ
 سمجھا جاتا یا نہیں اگر زمانہ نہیں ہے اس کو اسم کہتے ہیں اور اگر ہے اس کو فعل اور قسم دوسری
 جو دوسرے لفظ سے ملکر معنی پر دلالت کرتی ہے اس کو حرف کہتے ہیں مثال اسم کی گھوڑا
 ہاتھی دیوار قلم دوات وغیرہ جب یہ الفاظ بولے جاویں سننے والا انہیں الفاظ
 سے الگ معنی سمجھ لے گا اور کوئی زمانہ بھی اسے مفہوم نہیں ہوتا اور مثال فعل کی آیا آویگا
 آتا ہے پہلے فعل سے زمانہ ماضی کا اور دوسرے سے مستقبل کا اور تیسرے سے زمانہ حال کا سمجھا جائے گا
 اور مثال حرف کی سے ابتدا کی واسطے اور تاک انتہا کی ان لفظوں کو جب علیحدہ علیحدہ بولیں
 مثلاً انتہا سی یا تاک ان سے کچھ حاصل نہ ہو گا مگر جب یوں کہو تو میں گھر سے نکل کر بازار تک گیا
 اب یہ معنی حاصل ہو گا کہ قابل کے جانے کی ابتدا گھر اور انتہا بازار سی معلوم کیا چاہیے کہ علامت
 اسم کی زبان اردو میں یہ ہے کہ کوئی حرف معانی یعنی اول حرف فوین سے جو معنی کا فائدہ پہنچتا ہے
 اس کے اول یا آخر میں ہو مثلاً اوپر کوٹھی کے یا کوٹھی پر برج گھر کے یا گھر میں یا کسی فعل کا فاعل
 ہو جیسے کما زیدنی یا مبتدأ ہو جیسے گھر آباد ہو گھر متدہی اور آبادی خبر یا خبر موصیے لفظ
 آباد کا کسی مثال میں یا کسی کے طرف اس کی اضافت ہو خواہ مظهر کی طرف ہو جیسے گھر زید کا خواہ
 ضمیر کی طرف ہو جیسے گھر اس کا گھر تیرا گھر میرا یا اس کی طرف کی کسی اضافت ہو جیسے مضاف الیہ
 پہلی مثال کا یا اس کی تصنیف کریں یعنی کوئی کلمہ او میں ایسا لگا دیں کہ اس سے معنی چھوٹے
 کے حاصل ہو جیسا کہ جیسے بانچہ اور خواجہ یعنی چھوٹا بانچہ اور چھوٹا خواجہ اور لفظ چہ بانچہ
 الفاظ فارسی کو اور لفظ سنہین گستا اور فارسی میں تصنیف کے واسطے اگر چہ کان بھی آتا ہے

مثل دخترک و شیرک لیکن ایسے الفاظ اردو میں کم استعمال ہیں بلکہ غیر بخیلان چہ کو سہوکار
 اویسی مثال کہی گئی اور عوام بانچہ کو بانچہ پائی تختانی غین مجھے کے بعد زیادہ کر کرکتے ہیں
 یہ لفظ باعتبار اصل فارسی کے غلط ہے اور اصل ہندی خواص بھی بدون تختانی کی استعمال
 کرتے ہیں اور ہندی میں تصغیر کے واسطے کوئی قاعدہ قیاسی نہیں کبھی الف جبکہ اقبل یا
 تختانی ہوزیادہ کرتے ہیں مثلاً بیٹا پہلی باسی موصدہ اور بعد اوسکی تاسی مشغلہ ہندی چھوٹی راہ
 کو کہتے ہیں جو بطور ایک لکیر کے جنگل میں معلوم ہوتی ہے اور یہ تصغیر جواب کی جو ہندی میں
 مطلق راہ کی ہے اور گھٹیا چھوٹی چار پائی اور چونکہ تصغیر تھخیر کی محل میں بھی استعمال ہوتی ہے
 جو چار پائی کہ پرائی اور ٹوٹی ہوئی ہو اکثر اسپر اطلاق کرتے ہیں اور کبھی ولہ یعنی واساکن
 اور بعد اوسکے لام اور ہاس ہوز جیسے کھٹولہ تصغیر کھاٹ یعنی چار پائی کی اور اس لفظ میں
 تھخیر کے معنی کو دخل نہیں بلکہ مطلق چھوٹی چار پائی کو کہتے ہیں اور کبھی الف زیادہ کر کے
 ہیں جیسے ٹوٹا تصغیر ٹوٹی اور کبھی دندہ یعنی واوا اور نون اور وال اور ہا ہی ہوز تھخیر جیسے
 کھر دندہ تصغیر گھر کی یا اوسکے اخیر میں حرف نسبت کا لگا دیا ہو جیسو دیکھوئی اور گھنوی اور یہ
 بطور فارسی کے ہے اور کبھی الفاظ ہندی میں بھی جیسو کچنی مرکب کچن بمعنی ذرا اور یا نسبت
 سے چونکہ مطرب خصوصاً زمان مطرب طالب زربہت ہیں اس واسطے انکو کچنی کہتے ہیں اور
 اطلاق اس لفظ کا باعتبار اصل کے مرد اور عورت دونوں پر درست ہے لیکن عرف
 حال میں فقط عورت کو کہتے ہیں اور وہ مرد کہ اوس سے قربت یا علاقہ بہت قریب کھتا ہے
 انکو کچن بدون یا کہتے ہیں اور ہندی الفاظ میں اکثر والہ کا لفظ اخیر میں آتے
 ہیں جیسے دتی والہ اور لکھنؤ والہ اور علامت فعل کی یہ ہے کہ معنی ماضی کے رکھتا ہو
 اور اوسکے اخیر میں فقط الف یا لفظ یا کا یا تختانی سے یا تاکا تاسی مشغلہ فوقانی سے

تھا یا ہر کے لفظ کے ساتھ یا بدون اور کے ہوتا ہو مثلاً گنا اور سنا اور کھایا اور پلایا اور
گنا اور سنا اور کھاتا اور پلاتا گنا تھا اور سنا تھا اور کھا ہوا اور سنا ہوا اور علیٰ ہذا القیاس
یا معنی استقبال کے رکھتا ہو اور اسکے بعد لفظ کا ہوتا ہو کاف فارسی سے اور وہ لفظ ماضی
کے لفظ سے بعد کسی تصرف کے حاصل ہوتا ہو مثلاً آو گیا اور جاو گیا اور سنے گا اور بلو گیا
اور علیٰ ہذا القیاس یا معنی حال کے رکھتا ہو اور اسکے بعد لفظ تاء سے فوقانی سے یا ہی
اور وحی سے لفظ ہی کے ہوتا ہو جیسے آتا ہے اور جاتا ہے اور کتا ہے اور سنا ہے یا آئی ہے
اور آوے ہے اور جاوے ہے اور جاوے ہے اور باقی اسی قیاس پر اور لانا علامات مذکر
اور تانیث کا ان الفاظ کے اخیر میں پہلے صرف کی باب میں مذکور ہو چکا اور جانا چاہے
کہ ہی اور وحی اور تاء یا فوقانی سے ماضی اور حال کے صیغہ میں والا ہے دونوں
میں مشترک ہے کس واسطے کہ آئی ہے اور آوے ہے اور آتا ہے تاء سے فوقانی سے حال ہے
اور تاء یا ہی یا سنا ہے یا کتا ہے یا کھا ہے یا ماضی ہے یا امر ہو مثلاً کہ اور سن یا نہی ہو مثلاً
مت کہ اور مت سن اور علامت حرف کی یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامتوں میں سے
کچھ نہ رکھتا ہو جب علامتوں کے بیان وراغت حاصل ہوئی اب بیان اسم اور فعل
اور حروف کا جدا جدا تین باب میں کیا جاتا ہے

باب پہلا اسم کی بحث میں

اس میں کئی فصل ہیں فصل پہلی اسم کئی قسم پر تقسیم اول علم اور علم وہ اسم ہے کہ نام
کسی شخص یا کسی شے میں کا ہو جیسے زید اور محمد کہ نام ہیں دو آدمیوں میں کے اور
شہا بہمان آباد اور اگرہ مثلاً کہ نام ہیں دو شہر میں کے اور سوانکے اور کسی شخص پر

دلالت نہیں کرتی اور لقب اور خطاب اگرچہ شتمل ایک وصف پر ہوتے ہیں لیکن چونکہ وہ بھی دلالت ایک شخص معین پر کرتے ہیں علم ہی میں داخل ہیں مثلاً خان بہادر و قلم خاں و جمہور و الدولہ و شیر افکن اور ان الفاظ پر لقب اور خطاب کا اطلاق تب کیا جاتا ہے جب امرا یا سلاطین کی طرف سے ان ناموں کے ساتھ سرفراز ہوں والا اگر والدین اطفال کے وہ اسما جو اوصاف ہر شتمل میں بدون لحاظ وصف کے اپنی لڑکوں کا نام رکھ دین وہ صرف علم ہیں مثلاً امین الدین اور شیر خان اور ان مست خان وغیرہ قسم دوسری ضمیمہ اور جانا چاہیے کہ ضمیر کی دو قسم ہیں متصل اور منفصل متصل وہ ہے کہ لفظ کسی کلمہ کے بعد نہ ہو سکے اور منفصل وہ ہے کہ نہ اس کے بعد نہ ہو سکے یہ صرف کے باب میں مذکور کر دیا ہے کہ زبان ہندی کے افعال میں ضمیر متصل ہمیشہ ستر ہوتی ہے اور کبھی باز نہیں ہوتی اور حرف الف یا و یا اے تختانی جو افعال کے اخیر میں لاحق ہوتے ہیں مثلاً آیا اور گیا یا آؤ اور جاؤ یا آئی اور گئی یہ فقط علامتیں مذکور اور تانیث کی ہیں اب جانا چاہیے کہ ضمیر تین قسم ہے غائب اور مخاطب اور متکلم بیان ضمیر غائب کا وہ واحد اور جمع کے واسطے یہ زبان شاہجہان آباد کی ہے اور شہر و زمین جنگی زبان پانچ فصاحت و گریبی ہے ضمیر جمع غائب میں وئی و او مفتوحہ مع یا و تختانی ساکن کے استعمال کرتے ہیں یعنی بیان کے لوگ جمع میں بھی بولتے ہیں وہ آئیں گی اور باہر کے لوگ بولتے ہیں و آئیں گی اس اور اس فقط واحد کے واسطے اور ان اور ان مشترک کے واحد اور جمع میں مثلاً واحد میں ان نے کہا اور ان نے کہا اور جمع میں انگو اور انگو اور شاید کہ ان نے کہا اور ان نے کہا میں نون مبدل ہوا ہے اسنے اسنے کی سین مہملہ سے اور انگو اور انگو میں لفظ علیحدہ ہو و اللہ اعلم بالصواب اور انھیں قہ طبع کے واسطے

بیان ضمیر خطاب کا تو واحد کے واسطے اور باہر کے لوگوں کی زبان میں تین متصل ہے
 تم جمع کو واسطے تیر یا تیری یا انتہائی معروفہ سے اور تیری یاے تختانی مجبولہ سے وہ
 کے واسطے تمہارا تمہاری یا مجبولہ اور تمہاری یاے معروفہ تینوں صورت سے جمع
 کے واسطے تجھ اور تجھے یا مجبولہ سے واحد کے واسطے تم جمع کیواسطے تیرا میری میرے
 بھی تینوں صورت سے واحد کیواسطے تین تمہارا ہماری ہمارے بھی جمع کے واسطے اور
 ضمیر ون میں تائیت اور تذکیر کیساں لیکن علامتیں تائیت اور تذکیر کی جو فعال
 میں لاحق ہوتی ہیں اول سے یا کسی اور قرینہ سے فرق درمیان مذکر اور مونث کے
 معلوم ہو جاتا ہے مثلاً میں آتا تو کہتا ہے اور میں کہتی ہوں اور تو کہتی ہے اور
 تیرا لکھو اور تیری پاکی میں اور تو میں تمیز تذکیر اور تائیت کی بسبب علامات افعال
 کے حاصل ہوتی اور مجھ اور میرا اور میری کسی قرینہ سے معلوم ہو جاوے گا کہ منکلم مذکر ہے
 یا مونث اور الف اور یا و تختانی جو میرا اور میری میں ہے علامت تذکیر اور تائیت
 مضاف الیہ کی ہے نہ منکلم کی اور تفصیل اسکی اپنے موقع میں مذکور ہوگی جب یہ معلوم
 ہو چکا اب سمجھنا چاہیے کہ ضمائر اربع ہوتی ہیں فاعل کی طرف یا مفعول کے یا مضاف
 واقع ہوتی ہیں قسم اول کو ضمیر مرفوع کہتے ہیں قسم دوسری کو منصوب اور قسم تیسری
 کو مجرور ہم ان تینوں قسموں کو تین جنسوں میں بیان کرتے ہیں جنس اول ضمیر مرفوع
 یعنی فاعل کی ضمیر کے بیان میں معلوم کیا چاہیے کہ ضمیرین فعل سے پہلے اور فعل کے بعد
 دونوں جگہ واقع ہو سکتی ہیں مثلاً وہ گیا یا گیا وہ پس فعل اگر لازم ہو تو ضمیرین
 غائب یا خطاب یا منکلم سے وہ تو میں واحد کے واسطے اور وہ تم ہم تثنیہ اور جمع
 کے واسطے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً وہ آیا تو آیا میں آیا مفرد مذکر کے لیے وہ اکی

تو آئی میں آئی تینوں یا بے معروفہ سے مفرد مونث کو لیے وہ آئے تم آئے ہم آئے
تینوں یا مجہولہ سے جمع اور تثنیہ مذکر کے لیے وہ آئیں تم آئیں ہم آئیں تینوں یا
معروفہ سے نون غنہ کو ساتھ جمع اور تثنیہ مونث کے لیے اور اگر متعدی ہو تو اس میں
تفصیل ہے یعنی اگر ماضی قریب ہو یا بعید تو اس اور اوں اور تو اور میں مع لفظ
نے کے واحد کو واسطے اور انھوں اور تم اور ہم مع لفظ نے کے جمع کو واسطے مثلاً و نسح
یا اوں نے کہا تو نے کہا میں نے کہا واحد مذکر یا مونث اوںہوں نے کہا تم نے کہا ہم نے
کہا جمع اور تثنیہ مذکر یا مونث اور ماضی بعید اسی قیاس پر اور اگر ماضی استمراری ہو یا
معنازع وغیرہ پس وہ اور تو اور میں واحد اور وہ تم ہم جمع کے واسطے بدون لفظ نو کے
مستعمل ہوتے ہیں استمراری میں مثلاً وہ کہتا تھا تو کہتا تھا میں کہتا تھا واحد مذکر
وہ کہتی تھی تو کہتی تھی میں کہتی تھی واحد مونث وہ کہتے تھے تم کہتے تھے ہم کہتے تھے تثنیہ
اور جمع مذکر وہ کہتیں تھیں تم کہتیں تھیں ہم کہتیں تھیں تثنیہ اور جمع مونث اور مضارع
میں وہ کہے گا تو کہے گا میں کہوں گا واحد مذکر وہ کہو گی تو کہو گی میں کہوں گی واحد
وہ کہیں گے تم کہو گے ہم کہیں گے یا مجہولہ سے تثنیہ اور جمع مذکر وہ کہیں گی تم کہیں گی ہم کہیں گی
یا بے معروفہ سے جمع اور تثنیہ مونث اور ماضی قریب متعدی میں لفظ نے کا فصیح بل عموم
شاہجہان آباد کی سبھی واجب التلخیص جانتے ہیں اور باہر کے لوگ اکثر مخدوف کرتے ہیں
مثلاً میں نے کہا کی بلکہ میں کہا بولتی ہیں جزو دوسرا ضمیر منصوب یعنی مفعول کی ضمیر
کے بیان میں اور مفعول کی ضمیر میں یہ ہیں اسکو اوکو تین اوسے واحد غائب مذکر
یا مونث انکو اونکی تین اونہیں جمع مذکر یا مونث تجکو تیری تین تجھے واحد مخاطب
مذکر یا مونث تمکو تمہاری تین تمہیں جمع مخاطب مذکر یا مونث ہکو ہمارے تین ہمیں

مثلاً اوسکو مارا اوسکے تین مارا اوسے تین مارا اونکو مارا اونکے تین مارا اونھن مارا
 تیرے تین مارا تجھے مارا اٹھو مارا تمہاری تین مارا اٹھن مارا اٹھو مارا اٹھے تیلے مارا بھین مارا
 جڑو تیسرا ضمیر مجھ پر یعنی اوں ضمیر وں کے بیان میں جو مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں اور و
 ضمیر میں یہ ہیں اوسکا واحد مذکر یا مونث غائب اور مضاف اسکا واحد مذکر مہولہ ہوا اسکے
 یا مہولہ سے واحد مذکر یا مونث غائب اور مضاف اسکا واحد یا جمع مذکر اوسکی یا مہولہ
 سے واحد مذکر یا مونث اور مضاف اسکا واحد یا جمع مونث اور اٹھ کا جمع مذکر یا مونث غائب
 اور مضاف اسکا واحد مذکر اٹھکی یا مہولہ سے جمع مذکر یا مونث غائب اور مضاف اسکا
 واحد یا جمع مذکر اٹھکی یا مہولہ سے جمع مذکر یا مونث غائب اور مضاف اسکا واحد یا جمع
 مونث تیرا واحد مذکر یا مونث مخاطب اور مضاف اسکا واحد مذکر تیری یا مہولہ سے
 واحد مذکر یا مونث مخاطب اور مضاف اسکا واحد یا جمع مذکر تیری یا مہولہ سے واحد
 مذکر یا مونث مخاطب اور مضاف اسکا واحد یا جمع مونث تمہارا جمع مذکر یا مونث مخاطب
 اور مضاف اسکا واحد مذکر تمہاری یا مہولہ سے جمع مذکر یا مونث مخاطب اور مضاف
 اسکا واحد یا جمع مذکر تمہاری یا مہولہ سے جمع مذکر یا مونث مخاطب اور مضاف اسکا
 واحد یا جمع مونث میرا واحد مذکر یا مونث متکلم اور مضاف اسکا واحد مذکر میری یا مہولہ
 سے واحد مذکر یا مونث متکلم اور مضاف اسکا واحد یا جمع مذکر میری یا مہولہ سے
 واحد مذکر یا مونث متکلم اور مضاف اسکا واحد یا جمع مونث ہمارا متکلم مع الغیر مذکر یا مونث
 اور مضاف اسکا واحد مذکر ہماری یا مہولہ سے متکلم مع الغیر مذکر یا مونث اور مضاف اسکا واحد
 یا جمع مذکر ہماری یا مہولہ سے متکلم مع الغیر مذکر یا مونث اور مضاف اسکا واحد یا جمع مونث
 مثلاً اوسکا غلام آیا اوسکی ایک غلام نے مارا اوسکے ایک غلام کو مارا یا اوسکے غلاموں نے

یا غلاموں کو مارا او کی لونڈی نے یا لونڈی کو یا لونڈیوں نے یا لونڈیوں کو مارا انکا غلام
ایا اہم کے ایک غلام نے یا ایک غلام کو یا غلاموں نے یا غلاموں کو مارا او کی لونڈی نے
یا ایک لونڈی کو یا لونڈیوں نے یا لونڈیوں کو مارا تیرے غلام نے یا غلام کو
یا غلاموں نے یا غلاموں کو مارا تیری لونڈی آئی اور تیری لونڈیاں امین اور تیری لونڈی
نے یا لونڈی کو یا لونڈیوں نے یا لونڈیوں کو مارا اور اسی قیاس پر باقی مشا نو تکو بھی لٹا پڑے
قسم تیسری اہم اشارہ میں اور یہ دو قسم کی ایک وہ جسکا مشا الیہ قریب ہو دوسرا وہ جسکا
بعید ہو قریب کی اشارہ کے واسطے یہ اور بعید کے واسطے وہ اور ان دونوں میں واحد اور
جمع یکساں ہیں مگر بعض فرق یہ کرتے ہیں کہ واحد کے واسطے یہ اور وہ ہوتے ہوں گے ساتھ ہی
اور جمع کے واسطے یہ ایسی تہائی سے اور دو دو دسی اور باہر کے لوگ اسکی جاے میں
وہی واو مفتوحہ مع الیہ ہوتے ہیں اور جب ضمیر غائب کے بعد اسم ظاہر واقع ہو تو یہاں
اہم اشارہ کی استعمال کیجاگی جیسے اوس مرد کا مکان یا اون مردوں کا مکان دیکھا تھا ضمیر
اسما موصولہ میں جانا چاہیے کہ اسما موصولہ وہ اسم ہیں کہ جب تک اونکو ساتھ کوئی ایسا جملہ
جس میں ایک ضمیر انھیں اسموں کی طرف راجع ہونہ لگا دین وہ اسم کسی جملہ کی خبر و نام نہیں
ہو سکتی لغوی نہ خبر مبتدا ہو سکتے ہیں نہ خبر نہ کیسکو فعل کو فاعل مگر بعد لگانے اس جملہ کے جس میں ایک
ضمیر ہے جو راجع ہو اون اسموں کی طرف اور اس جابہ کو صلہ کہتے ہیں اور اسما موصولہ
یہ ہیں جو جس تس جن جنون ایسا مثلاً جو آدمی آیا تھا وہ مجھ سے ملا آیا تھا کے اندر ضمیر تیرے
اور راجع ہو چکی طرف اور جب تک آیا تھا اوکے ساتھ نہ لگی وہ مبتدا نہیں ہو سکتا اور
اسی طرح سے جسکو منہ دیکھا تھا وہ آیا تھا یا جسکو نہ دیکھا تھا وہ آئی تھی یا جنھوں کو کہو گے
وہ آئیں گے یا ایسا شخص کہ اس سے کسی امر میں مصلحت کیجیے نہیں ملتا اور کبھی ہمارا اشارہ کہ

بھی اسماء موصولہ میں استعمال کرتے ہیں جیسے وہ شخص کہ کل اوسی تنے دیکھا تھا یہاں کیا
 قسم یا پھرچین اسماء صوات اور یہ وہ اسم ہیں کہ جنکے ساتھ حیوانات کو آواز دین یا انکے
 ساتھ حیوانات کی بولی کو نقل کرین یا دل حبیب و مت و مت اور بری بری دوسری کاین کاین
 کو کی آواز کو اور چین چین اور چون چون و دونوں طرح سے کجشک کی آواز اور غم غم
 کہو تر کی آواز اور لگرون کون مرغ کی آواز اسکو عوام اذان و نیا مرغ کا کہتے ہیں اور چون
 کہو کہو آواز فائدہ مند و نسان میں بعض حیوانات کی بولی کو کبھی عبارت کہ ساتھ بھی اخیر کلمہ میں
 مثلاً فانتہ کی بولی کو ان لفظوں کے ساتھ کوٹون تھی پیسون تھی حکایت کہنے کو وقت کوٹون کو دوسرے
 واو او پیسون کی واو کو قابل فہم کو کھینچا ٹھٹھتے ہیں اور مال کی بولی کو قرآن کی اس آیت کے ساتھ
 صم کہ عمی نعم لای حیون او چیل کی بولی کو اس آیت کے ساتھ طلی اسو اللکتاب و رتیر کی بولی کو اس بات
 کے ساتھ سبحان تیری قدرت اور بعض کی بولی کو اسامی حروف کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں
 جیسے کجشک کی بولی کو جیم کے ساتھ کوکوس کی بولی کو کاف کے ساتھ قسم چچی اسماء ظروف
 میں اور طرف و در قسم ہی طرف زمان اور طرف مکان مثال ظرف زمان کی اب جبا
 تب کب مثلاً اب جاتا ہوں یعنی اسوقت اور جب جاؤ گا یا تب جاؤ گا یعنی اسوقت
 معبودہ میں وہ کب آیا تھا یعنی اسوقت اور لفظ کب کب شہر ہنہام کی محل میں مستعمل ہوتا
 اور کبھی خبر میں بھی مثلاً کسی کی آنے کی خبر دینے کے وقت کہیں کہ وہ کب کا آچکا اور بعضے وقت خبر
 میں ہر کال لفظ بھی زیادہ کر دیتی ہیں مثلاً وہ کبھی کا آگیا ہوا اور لفظ کبھی کا بھی بعضے وقت کی بھی
 آتا ہے مثلاً وہ کبھی یون کہتی ہیں اور کبھی یون اور یہ لفظ یاے تخانی کے ساتھ محاورہ فصحا
 میں مستعمل ہے اور کجکے فصاحت کا لحاظ کم ہے گو کہ اسی شہر کے رہنے والے ہوں لفظ کجکے واو
 کے ساتھ بھی بولتے ہیں اور پہلی زبانوں میں یہ فیضی تھا اسی واسطے میرا اور سودا کے

اشعار میں بہت ہی چنانچہ ناظرین پر ظاہر ہے جو ہیں یعنی جو وقت اور وہیں یعنی اوست وقت
 جرات کا شعر + جو ہیں جان نکلی ہیں آن نکلا + بھلا مژمر کے تو ارمان نکلا + یعنی جو
 جان نکلی اوست وقت معشوق آن نکلا ان دونوں لفظوں سے معنی حصہ کے بھی حاصل ہو سکتے ہیں چنانچہ
 مثال بالاسے واضح ہر مثال ظنون مکان کی ہاں مطلق مکان ہاں یہاں کے دونوں لفظ ہاں کے
 کے ساتھ ہیں اور کبھی ہاں کے ساتھ بھی مستقل ہوتی ہیں جیسے اس شعر میں ہاں کے ساتھ
 سخت ہوا ہوں ناتوان لگتی ہی زندگی گر ان + تن سو بلائی جان ہی میان سر سوداں و شبنم
 اور اس شعر میں حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کی یہ بخت سیہ بربک شب بخت ہی گلیم پوش
 شمع بھی آئی یہاں اگر تو وہ سدا خموش ہی + بہ کثرت پہلا لفظ بعید کے واسطے اور دوسرا قرب
 کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے اور جہاں اور تہاں یہ لفظ اکثر جہاں کے ساتھ مستقل ہوتا ہے جو
 کہیں کہ جہاں تہاں یہ ہی حال ہو لینے ہر جگہ یہاں اور یہیں اور کہاں اور کہیں کہاں کا لفظ
 استفہام کے واسطے موضوع ہی کبھی استفہام استخاری میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً جب زید
 کسی جگہ چلا گیا ہوا اور پوچھیں کہ زید کہاں گیا یہاں فقط یہ ہی پوچھنا مقصود ہے کہ وہ کون سے
 مکان پر گیا اور کبھی استفہام انکاری میں ہو سیکو زید کی جائی کا ظن ہوا اور شیعہ اس کے قطع
 کے واسطے کو کہ وہ کہاں گیا ہی یعنی نہیں گیا اور موجود ہی اور کہیں کا لفظ بھی اکثر استفہام
 میں مستقل ہو کبھی استفہام استخاری میں جیسے زید کہیں گیا جب فقط اس کی جائی کا معلوم کرنا مقصود
 ہوا اور کبھی استفہام انکاری میں مثلاً کیسکو زید کے جائی کا ظن ہوا اور یہ اس کا ظن مثلاً کیسے
 کہ زید کہیں گیا ہی یعنی کہیں نہیں گیا اور موجود ہی اور کبھی استفہام انکاری میں جیسے کیسکو
 کے کسی جا میں جائی کا انکار ہوا اور شیعہ اس کے کہ وہ کہیں نہیں گیا تھا اور یہ ہے کہ کہیں گیا تھا کبھی
 خبر میں بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کہیں کہ ہم آج کہیں جائیں گے اور گنوار کہوں بولتے ہیں ادھر

یعنی اس طرف اور او دھر یعنی او طرف کہ صرف یعنی کونسی طرف بدھ یعنی جس طرف مدھر اور یہ
لفظ اکثر جو صر کے ساتھ متعل ہو تا جو جیسے کہ میں کہ وہ ان لوگ بدھ مدھر کی پیچیدگی یعنی جہاں
جگہ پائی وہاں پیچیدگی، فائدہ۔ بعد تامل کے یہ بات معلوم ہوئی کہ اطراف مکان تھنوں کو برہو
ان سبکی اصل و لفظ ہیں ہاں اور دھراں تنہا بھی اہل شاہجہان آباد کی زبان میں بہت متعل
ہو جیسے ہم تمہارے ہاں گئے تھے یا وہ چارے ہاں آگئے تھے اور دھراں متعل نہیں ہر شاہجہانی زبان
میں متعل ہو گا اور اسکا اشارہ اور موصولہ اور بعض حرف تنہا م سے مرکب ہو کر مختلف معنی
پیدا کی ہیں وہ اسما اور حروف یہ بارہ کلمہ ہیں یہ وہ جس کس کس اس اس کی کون کون
جوان جو اس امر کی تفصیل یہ ہر زبان کے لفظ سے جب یہ اور وہ لگایا ہاں ہوا و نکی
آخر سے مخدوف یہاں اور وہاں کا لفظ حاصل ہو گیا اسی واسطے یہاں مکان قریب اور
وہاں مکان بعید میں متعل ہوتا ہے اور یا تختانی اور وا کا یہاں اور وہاں میں مفتوم
ہو جانا یا بسبب استعمال کے ہر یا یہ اور وہ خود اصل ہیں مفتوح ہونگے اور یہاں کو استعمال میں
کسور اور مفتوم متعل ہوئی اور یہ ہی بات قوی معلوم ہوتی ہے کہ واسطے کہ اکثر دیات ہوئی زبان
یہ اور وہ یا تختانی مفتوحہ اور وا مفتوحہ کے ساتھ جاری ہو بلکہ یہ کہ لفظ کو بیشتر یاہ کو
ہیں اور وہ کو و و اور او کی زبان میں غالباً جو لفظ کہ اصل لغت میں ہوتا ہے ہر وہاں تصرف
اور تغیر کے استعمال پاتا ہے اور شہری اکثر تصرف کر کے صورت او کی بدل دیتے ہیں اور یہیں اور
وہیں کے اصل یہاں ہے اور وہاں ہی ہے اور لفظ ہی کا صر کا فائدہ دیتا ہے بعد کسی تصرف کے
یہیں اور وہیں ہو گیا اسی واسطے یہ دونوں لفظ مکان میں صر کا فائدہ دیتی ہیں جیسے یہیں
آو لگا یا وہیں جاؤنگا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس جاسے اور اس جاسے کے سوا کہیں اور آنے جائیگا
نہیں اور جس یا کس سے بسبب کثرت استعمال کے میں مخدوف ہو کر جہاں تہاں کہاں

ماہل ہو اور از بسکہ تس کا لفظ بغیر جس کے کم مستعمل ہوتا ہے مثلاً جس تس کو دیدیا اور فقط تس کو دیدیا نہیں بولتے تہاں کا لفظ بھی بغیر جہاں کے استعمال کم پاتا ہے اور کہاں کی الف کو یا کو تخفانی سے بدل کر کہیں کر لیا مگر ان دونوں میں جو فرق ہے بسبب کثرت استعمال کے ہے اور فرق یہ ہے کہ کہاں بمعنی کسی جگہ کو ہے اور کہیں بمعنی کسی جگہ کی اور بہتر یہ ہے کہ یوں کہیں کہاں کی اصل فقط کس ہاں اور کہیں کو اصل کس ہی ہاں ہے یعنی لفظ ہی جو صحر کا فائدہ دیتا ہے کس اور ہاں کے چھین ہے اور لفظ کسی بھی اصل میں کس ہی ہے یعنی یہ جو بولتے ہیں کسی جگہ تو اسکی اصل کسی جگہ ہی پس ہاں ہونے مخدوف ہو کر کسی اصل ہوا اور سطح کہیں میں سین کس اور ہاں ہونے ہاں کی مخدوف ہو کر کہیں اصل ہوا یہ ماہل ہاں کا تھا اور دھر کی لفظ کے ساتھ جیسے ہمزہ مکسور سے اور اس ہمزہ مضموم سے اور کس اور جس اور تس لاحق کئی تو سین مخدوف ہو کر ادھر ہمزہ مکسور اور ادھر ہمزہ مضموم ہو اور کہہ اور جہاں اور تہاں حاصل ہوئی اور انہیں اشباع کیا یعنی کسہ اور ضمہ کو کھینچ کر پڑھا ایہ ہاں اور ادھر کہہ اور بدیدہاں اور تہاں ہونگی لیکن اسطرح اہل شاعری ہاں آباد نہیں بولتے باہر کے لوگ استعمال کرتے ہیں بعضے شعر میں بھی کیدہاں اشباع کو ساتھ دیکھا گیا ہے سو وہ شعریا کسی قدیم شاعر کا ہے یا متاخرین میں سے کینہہ بدون لحاظ فصاحت کو استعمال کر لیا ہے اور سکا ایک صرغ بالفعل یاد ہے سو لکھا جاتا ہے طیر خوش سب بولا کئے اب جائیں ہم کیدہاں اور از بسکہ جہاں اور دھر کی ترکیب جس اور تس ہے اور اسطرح تہاں بھی بغیر جہاں کے کم مستعمل ہوتا ہے مثل جس تس کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور شاید لفظ کہہ کی یا کوئی سے اور جہاں جو ان یا جو سے ترکیب پا کر حاصل ہوئی ہوں اور غضبوں تہاں کی ترکیب تو ان سے اپنے رسالوں میں لکھی ہے شاید یہ لفظ بھی مثل لفظ تس جو ان کو مستعمل ہے اور جو ان کلمہ استقام کا ہے لیکن اشباع کی دلیل سے وہی قول اقویٰ ہے جو پہلے مذکور ہوا واللہ اعلم

بالصواب قسم ساتویں اسم کنا یہ بین کی کان مفتوحہ اور یاے تختانی ساکن سے کنا یہ ی
 صادر سے اور یہ کبھی استغناسیہ ہوتا ہے اور کبھی خبریہ لیکن استغناسیہ کی فقط کان مفتوحہ اور یاے
 ساکن سے استعمال کیا جاتا ہے اور خبریہ کئی کان اور یاے تختانی کے پیچ میں ہمزہ مکسورہ اور اصل
 میں کو ہوتا یعنی بعد کے کے لفظ ہی کا جو فائدہ حصر کا دیتا ہے اور بعد تصرف اور تغیر کے کئی
 ہمزہ کے ساتھ ہو گیا مثال استغناسیہ کی وہاں کئی آدمی تھے مثال خبریہ کی بننے اوس جا میں گیا
 کئی آدمی بیٹھے تھے کتنی اور کتنے استغناسیہ میں جیسے وہاں کتنی آدمی تھے اور خبریہ میں جیسے کہ
 بننے وہاں دیکھا کتنے آدمی تھے اور کبھی بعد اس کے لفظ ہی کا بھی لاتے ہیں جیسے کتنی ہی آدمی تھے
 یوں یاے تختانی مضموم اور و اساکن اور نون غنہ کو ساتھ کنا یہ ی حدیث سے اسکو کبھی ایٹا
 اور کبھی مکرر استعمال کرتے ہیں مثلاً زیون کہ گیا یا یون یون کہ گیا فصل دوسری ام
 کبھی یون قسم کیا جاتا ہے کہ یا وہ لکھو یا عرقہ لکھو وہ اسم ہے کہ شی غیر معین پر دلالت کرے
 جیسے ہاتھی لکھو یا بھول کاٹا آدمی مرد وغیرہ اور تصرف وہ اسم ہے کہ شی معین پر دلالت
 کرے مثلاً زیہ کہ ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور اسکی چھ قسمیں ہیں علم اور ضمیر اور اشارہ
 اور اسماء موصولہ جو پہلی تفصیل انکی مذکور ہو چکی ہیں اسماء اشارہ اور اسماء موصولہ کو بہیات
 بھی کہتے ہیں اور قسم پانچویں وہ اسم ہے جسکو ان معنوں مذکورہ میں سے کسی کی طرف رضاء
 کرین مثلاً غلام زید کا یا غلام اوس کا یا غلام اون مروں کا یا یا کام ایسی آدمی
 کا کہ اوس سے عالم کو فائدہ پہونچتا ہو بندہ نہیں رہتا پس غلام بسبب اضافت کی طرف علم اور
 ضمیر اور اسم اشارہ کی اور کام بسبب اضافت کی طرف اسم موصول کے مصدر ہو گیا اور
 مثلاً اسکے بطریق لف و نشر مرکبے واقع ہوئے ہیں قسم چھٹی وہ اسم ہے جسے نداء کا حرف و ضم
 ہوا ہو مثلاً اے شخص میان آ شخص لکھو تمہا جب آئی اوس پر آتا تو از بسکہ مناد ایک شخص

خاص ہوتا ہے وہ معرفہ ہو گیا اور اگر نابینا نہ کرے اور کہے اسی شخص میرا ہاتھ پکڑے نہ کرے
 ہی ہو گیا کس واسطے کہ نابینا بسبب نہ دیکھنے کو کسی تعین نہیں کرتا فصل اسم پانچ کر ہوتا ہے
 یا مونث نہ کر دہ اعم جو حسین علامت تانیث کی نہ ہو اور مونث وہ جہین علامت تانیث کی نہ ہو
 علامت تانیث کا بیان ہو چکا مونث یا حقیقی ہے یا لفظی حقیقی وہ جو جسکی مقابلہ نہ کر حیوان ہو
 جیسے عورت اور انسانی اور گھوڑی کہ انکی مقابلہ مرد اور اونٹ اور گھوڑا اور مونث لفظی
 وہ جو جسکی مقابلہ نہ کر حیوان نہ ہو جیسے روٹی اور لکڑی اور آگ اور امثال انکی اور یہ صاحبیات
 ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ زبان اردو میں اسمی مونث بنانیکے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں لگا
 اس واسطے ضبط کرنا صعوبت سے خالی نہیں پس اسکو چھوڑ کر نہ کر اور مونث کی معرفت کا قاعدہ
 لکھتیا ہوں تاکہ متبع کو اس امر کی واسطے مفید ہو کہ جب اس قاعدہ کے موافق نظر کرے نہ کر اور
 مونث میں تینیز کہے جب یہ معلوم ہو چکا ہے اب شایاں ہے کہ اسمی دو قسم ہیں معرفہ اور نہ معرفہ کی
 تذکرہ اور تانیث اسکو سننے پر موقوف ہے مثلاً اسی شخص آیا اور خدا یا گیا اور زیب آئی اور خدیجہ
 اور اسی طرح تو موتی آیا تھا اگر نام مرد کا ہو اور آئی تھی اگر نام عورت کا ہو تو کہہ چار قسم ہوا ایک
 وہ جسکی واسطے مونث نہیں دوسری وہ جسکی نہ کر نہیں تیسری وہ جسکی واسطے مونث ہے لیکن
 اسکے لفظ سے نہیں جو تھا یہ کہ مونث اسکے لفظ سے جو قسم اول جیسی گیار اور گیار اور گیار اور
 موتی جیسی گوہر کی اور پانی اور گلی اور وہی اور دود اور کمین اور بازار اور بچتر اور چچا
 قسم دوسری مثلاً کھڑا کاہ نہ تازی مخلوط الہ اسے یعنی مفید ٹی کہ جس سے اکثر گھر کو لکھا زن کو
 بطور قلمی کے سفید کرتے ہیں اور پگڑی یعنی دستار اور حلی اور مٹی اور دیوار اور آئینہ
 دو قسمیں بھی عامی ہیں انکی تذکرہ اور تانیث میں قیاس کو دخل نہیں مگر جس صورت میں کہ
 اسکے اخیر میں نون مع الیا یا لفظ آتی ہو اسکی تانیث قیاسی ہے مثلاً سناؤنی اور کمانی اور قسم

جیسے مرد اور عورت اور تپا اور تپا یا خاوند اور جوڑو اور شوہر اور زن انکی تذکیر اور نشانی
انکی مدلول پر موقوف ہر مثلاً مرد یا تھا اور عورت گئی تھی اور علی ہذا فیما س قسم جو خوشی کی
دو شق ہیں ایک شاد اور دوسری مٹھو شادیہ کہ ایک لفظ کے اخیر میں الف یا یاء تھانی
یا نون کچھ نہوا اور ایک میں الف ہو یا ہائی ہونکہ اور وہ میں او سکو مقررہ الف کو جلتے ہیں پس
الف والا کلمہ مونث ہے اور دوسرا مذکر جیسے نامیک مرد اور نا لگا عورت خالو مرد اور خالہ عورت او
اس شق میں سوا ان دونوں کو اور زمین دیکھا گیا مٹھو کی چار قسمیں ہیں اول یہ کہ ایک لفظ
کو اخیر میں الف ہے یا ہائی ہونکہ اور دوسری کو اخیر میں یاء تھانی فطی یا نون فطی یا نون ہم انھما
پس یہ دوسرا مونث ہے اور اول مذکر جیسے کرا اور کبری شاپز کوہ اور شاپزادی اور بیہ اور بی
بیٹا اور بیٹی بندہ اور بندہ بی اور بیہ اور بیہ دو لہما اور دو لہن گویا اور گوان اور گوجر
اور گوجن اور بنیا اور بنی لہا اور لہن دوسری یہ کہ ایک کی اخیر میں یاء تھانی یا قبل کسو
ہو اور دوسرے کو فون فطی یا نون مع الیا یا تھانی مع النون یا لفظ آئی کا پس دوسرا مونث
ہے اور اول مذکر مثلاً بھائی اور بہن اور نائی اور نان اور دھوبی اور دھوبن اور باجی اور باجی
اور کتری اور کترانی اور چودھری اور چودھرن تیسری یہ کہ ایک کے اخیر میں الف یا یاء تھانی
ما قبل کسو نہ بلکہ حروف شمعی میں سے کوئی حرف سوا ان دونوں کو ہو یا یاء تھانی ساکن لیکن
ما قبل اسکا کسو نہوا اور دوسرے میں یاء تھانی یا قبل کسو یا نون فطی یا نون مع الیا
یا تھانی مع النون یا لفظ آئی کا ہو پس دوسرا مونث ہے اور اول مذکر جیسے سارا اور ساری
کھارا اور کھاری پہارا اور پہاری چارا اور چاری برہن اور برہنی بھان اور بھانی مرغ
اور مرغی اور بھنے مرغ اور مرغی کتے ہیں پس یہ اوس قسم میں سے ہو گیا جسکے پہلے لفظ میں
الف ہو یا ہائی ہونکہ اور دوسرے میں تھانی اور سارا اور سارن لہا اور لہان چارا اور چارن او

اور آؤنی اور نڈت اور نڈتائین لیکن یہ لفظ اہل شاہجہان آباد کی زبان میں استعمال
 نہیں بلکہ سبکی جگہ نڈتائی کہتے ہیں اور مہتر اور مہترائی سید اور سیدانی شیخ اور شیخانی
 پیر اور پیرائی نامو اور نامائی اور راسی اور راسائی اور یہ لفظ راجا کامنٹ نہیں ہے جو بھی کہ
 ایک کواقل میں خواہ الف ہو خواہ یا و تھائی خواہ کوئی اور حرف لیکن دوسرے کے اخیر میں
 لفظ یا ہو بشرطیکہ تصغیر کے واسطے لائی ہوں پس یہ دوسرا بلا شک مونث ہے اور تذکرہ اور
 تائیت اول کی موقوف سماعت پر ہے مثلاً گھڑ اور گھڑیا اور کھاٹ اور کھٹیا اور گڑھا اور
 گڑھیا انبہ اور انبیا معلوم کیا چاہیے کہ مونث کے اخیر میں نون فقط یا نون مع الیا یا یا
 تھائی مع النون یا آئی کے ہونے سے مراد یہ ہے کہ انکانون زیادہ ہو علامت تائیت کی وسطی
 نہ صلی پس برہمن اور برہمنی اور چھان اور چھانی کے لفظ میں علامت تائیت کی فقط یا
 تھائی ہوئی نہ ہے اور آئی اور یہ جو بعض نونوں کو لکھا ہے کہ رہ اور خان کی مونث چاہیے تھا
 کہ رائی اور خان ہوتی لیکن خلاف قیاس رائی اور خان کہتے ہیں سمجھا چاہیے کہ رائی کا لفظ
 مخدوف الیا متعلق ہے اور اصل میں ہو جبکہ عدہ کو رائی یا تھائی کی ساتھ نون تائیت کو قبل
 اور خان بطور فارسی کے ہے نہ بطور ہندی کو کس واسطے کہ فارسی میں کبھی ہم بھی تائیت کی وسطی نہ
 کر دیتی ہیں جیسے بگم تائیت بگ کی ہندی میں ہو بلحاظ اسکے مفہوم کو مونث پڑھتے ہیں۔
 فصل چوتھی یہ جو کچھ مذکور ہو بیان سماتا تائیت اسکا اب سنا چاہیے کہ حروف تہجی میں
 اکیس حرف مونث متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں با پ ت ث چ ح خ د ذ ر ز ر ظ
 ع غ ف م و ہ ی اور باقی مذکر مثلاً جیم سین شین صاد ضاد قاف کاف لام نون
 اور وہ حرف مرکب جسکو لام الف کے ساتھ تغیر کرتے ہیں وہ بھی مذکر متعلق ہے اور
 اکثر یہ ہے کہ جو الفاظ تفعیل کے وزن پر ہیں انکا استعمال بطور مونث کو ہے مثلاً تقدیر

تبریر تحصیل تکمیل تقریر تحریر توقیر تبرید تنبیہ تنقیہ تحریف مگر ایک لفظ تعویذ
 کہ وہ مذکور ہو اور لفظ تاثیر کا زمانہ حال کو روزمرہ میں موافق قاعدہ ہی کے مستعمل ہے
 الا اس شعر میں سودا کی مذکور شدہ جاسوسہ سا مانہنے صنم نالہ شبگیر کیا + آہ ایک ذریعہ
 ولین نہ تاثیر کیا + شاید سابقین کو زبان میں مستعمل ہوا اور اگر کہا جاوے کہ ضرورت
 شعری سی ہی یہ بات نہایت مہمل ہے کہ واسطے کہ یہ اموال کی کمال عجز پر اور عاجز کا کلام
 قابل اسناد کو نہیں ہوتا اور اگر کہا جاوے کہ یہاں لفظ کو مقدم ہی یعنی ایک روز نہ تاثیر
 کو کیا تو اس صورت میں لفظ کیا کا لانا درست ہو جاوے گا جیسے روئی کہ بسبب تائید کرکھا
 کہتے ہیں اور اگر لفظ کو زیادہ کر دیں اور کہیں روئی کو کھایا تو لفظ کھایا یا کہ علامت
 تذکر کی رکھتا ہو لانا درست ہو گا پس اس کا جواب یہ ہو کہ روئی کھائی اور روئی کو کھایا
 میں دونوں مستعمل ہیں اور تاثیر کو کیا محاورہ کی رو سے درست نہیں اس واسطے کہ خواجہ
 عوام تک تاثیر کی بولتی ہیں اور تاثیر کو کیا نہیں بولتے اگرچہ قاعدہ کی رو سے درست ہو جاوے
 اور حاصل بالقصہ جب کسی اخیر میں شین مجہودہ سب مونث ہیں مثلاً سوتوں اور شوش
 اور طیش اور کشش اور دانش اور بنش اور خواہش اور کوشش اور ورزش اور اسطرش
 جملہ اخیر میں نامی ساکن ہو جیسوی رت اور موت اور غلقت اور نصرت اور کثرت اور حسرت
 اور عسرت اور عسرت اور شاید اسی قیاس پر لفظ رنگت اور جلکت اور سلکت وغیرہ مونث
 مستعمل ہیں مگر لفظ غلعت مثلاً یون کہینے کے کہ زینے غلعت پہنا اور کہینے کے کہینی فصل
 پانچویں اسم کی تقسیم میں باعتبار دلالت کی معنی اعمی اور صفتی پر معلوم کیا جاوے کہ اسم
 اگر دلالت کرے کسی شے پر بغیر سمجھے معنی وصفیہ کے اس کو اسم کہتے ہیں جیسے زید عمر بکر جل
 ابل فرس فیل خست گل باغ اور اگر ذات پر دلالت کرے بواسطہ معنی وصفیہ کے اس کو صفت

کہتے ہیں مثلاً جلا اور بانیک اور بد اور مائل اور جاہل اور دانش آموز اور کاروبار
اور صاحب محنت اور مالک الملک فصل حصی واحد اور شئی اور جمع کی بحث میں معلوم کیا
کہ اردو میں ثنائی اور جمع کو واسطے علامت خاص جدا مقرر نہیں ہوئی ایک ہی علامت
دونوں کو واسطے جو لیکن انما ہو کہ جب شئی مراد ہوتا ہے لفظ دو کا بھی اوپر لے آتے ہیں مثلاً
وہ آدمیوں نے دیکھا بہر کیف جمع مذکر یا مؤنث کے واسطے بشرطیکہ فاعل فعل متعدی
یا مفعول واقع ہو اور فاعل کی علامت یعنی نے اور مفعول کی یعنی کو اس کے ساتھ کر کے
کرین واو اور نون لاتے ہیں جیسو آدمیوں اور مردوں اور عورتوں کو لکھا یا یا آدمیوں
اور مردوں اور عورتوں کو بلایا اور جب یہ علامتیں مذکور نہ کریں مذکر کے واسطے
واو اور نون نہیں لاتے بلکہ فعل جمع کا اس کے جمع ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے مرد
اور آدمی کھاتے تھے اور مونث کے واسطے یا اور نون لاتے ہیں جیسو عورتیں کھاتیں تھیں
اور اگر فاعل فعل لازم کا ہو پس حال اس کا مثل فاعل فعل متعدی اور مفعول کی جو علامت
نہونے کے وقت بھی مذکور ہوا مثلاً مرد اور آدمی آئے اور عورتیں آئیں اور جس وقت
علامت فاعل یا مفعول کو ساتھ اسم عدد بھی مذکور کریں علامت جمع کا لانا واجب نہیں
مثلاً چار مرد اور چار عورت نے لکھا یا چار مرد اور چار عورت کو لکھا یا بھی درست ہے
اور واو اور نون جمع کے کبھی فائدہ محصور کا بھی دیتے ہیں مثلاً دونوں اور تینوں اور
چاروں کو لکھا اور جمع فارسی یا عربی سمجھی وہ الفاظ جو بسبب کثرت استعمال کے زبان
بہت چمڑی ہوئیں اور دو میں استعمال کرتے ہیں مثلاً ہزار یا اور سالہا سال اور مقررہ
اور حالات اور فضلاء اور غرباء اور امراء اور یعنی وقت جمع عربی میں علامت جمع ہندی
کی بھی لے آتے ہیں جیسے احکاموں اور مقدماتوں اور اشرفوں کو دیکھا کبھی جمع ہندی

و لفظ کہ مفروض ہونے کی حالت میں کسی وجہ سے ممتاز ہون ایک دوسرے سے متبیس ہو جائے
ہیں مثلاً بنو قبا وغیرہ کو اور بندہ بمعنی غلام کے جب ان دونوں کی جمع کرنیگی یوں کہیں گے
قبا کے بندوں کو دیکھا اور اپنے بندوں کو ذلیل رکھنا نہ چاہیے اور اسکی وجہ یہ ہو کہ
جمع بندہ کی اصل میں بندہ ہوتا ہے لیکن ہنرہ ماقبل واو کو جو ہا سے بندہ سے بدل ہوئی
ہی زبان پر مکر وہ معلوم ہوتی ہے اس واسطے اسکو مخدوف کر دیا ہے اور زبان قدیم میں
الف اور نون سے بھی جمع کرتے تھے مثلاً انگلیان لیکن یہ جمع زمانہ حال میں متروک ہے
اور جب یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جن لفظوں میں علامت جمع کی نہ وہ مفروض
ہو مثلاً بنو اور بندہ اور مرد اور عورت اور ایک گنہ اور بر سر اور مہینہ و عیسہ +

باب دوسرا

فعل کی بحث میں اس میں کئی فصل ہیں

فصل پہلی۔ جانا چاہیے کہ فعل کی دو قسم ہیں لازم اور متعدی متعدی اسکو کہتے ہیں
کہ اسکا سمجھنا کسی متعلق پر موقوف ہو اور متعلق لازم کے تحت سے وہ شے ہے کہ فاعل کا فعل
اوپر واقع ہو یا بنبر لہ واقع ہونے کے ہو اور واقع ہونا فعل کا یا بنبر لہ واقع ہونے کے
ہونا مفعول پہر ہو یا بنبر لہ کہ اسنے زید کو مارا یا زید کو نہ مارا اول میں فعل
مثبت اور دوسرے میں فعل منفی زید پر واقع ہوا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ فاعل کو
متعلق فعل کا نہیں کہہ سکتے اور یہ واسطی فاعل کے حق میں کہتے ہیں کہ فعل اس سے
سرزد ہوا یا اس سے قائم ہے یا اسکی طرف مسند ہے اور یوں نہ کہیں گے کہ اس سے
متعلق ہے اور یہ امر بنا بر اصطلاح کو نہ بنا بر لغت کو اور یہ کہنا ہمارا کہ بنبر لہ واقع
ہونے کے ہو اس واسطے کہ زید کو مارا یا زید کو نہ مارا یا میں نے ایک بات کالی تینوں

چیزیں تعریف میں داخل رہیں یہی مثال میں وقوع فعل کا زید پر ظاہر ہوا اور وہی مثال میں فعل مارنے کا خود واقع نہیں ہوا کس واسطے کہ اسکی نفی کی گئی ہو بلکہ قائم مقام واقع ہونے کے ہر اس سبب سے کہ اگر فعل مثبت ہوتا تو ہون کہتے ہیں کہ فعل او سپر واقع ہوا اور جسوقت حرف نفی کا فعل پر لائے تو وہ فعل منفی ہو گیا اور باعتبار تاویل کے یوں کہا گیا کہ فعل منفی او سپر واقع ہوا اور تیسری مثال میں نکالنا بات کا ہونہ نکالنے کا دائم کرنا بات پر لیکن اسکو بھی از روی تاویل کے وقوع سے تعبیر کرتے ہیں جب یہ معلوم ہو چکا ہے کہ چاہیے کہ جسوقت فعل فاعل کا مفعول پہنچتا ہو تو وہ فعل اس تک پہنچا اور اگر نہ واقع ہوا تو اس تک نہ پہنچا ایسا واسطے متعدی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ متعدی وہ فعل ہے کہ فاعل سے متجاوز ہو کر مفعول تک پہنچے جب تعریف متعدی کی معلوم ہوئی پس جو فعل کہ اس صفت کے ساتھ نہ ہو یعنی اسکا سمجھنا مفعول بہ پر موقوف نہ ہو لازم ہے کہ اسکا کہ جب اسکا سمجھنا متعلق پر موقوف نہ ہو تو وہ فعل اپنے فاعل سے متجاوز نہ ہو اور حال متعدی کا علم صرف میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے فصل دوسری فعل دو قسم پر ہے معروف اور مجہول معروف اسے کہتے ہیں جسکا فاعل معلوم ہو جیسے کما زید نے اور کھا یا عمر نے پس زید اور عمران دونوں فعلوں کو فاعل میں آئے اور مجہول اسے کہتے ہیں جسکا فاعل معلوم نہ ہو جیسے کھانا کھا یا گیا یا کھلایا گیا کس واسطے کہ کھانا مفعول ہو فعل کا نہ فاعل اور کھانیوالا معلوم نہیں فصل تیسری ہر فعل کو فاعل سے ناگزیر ہے کیونکہ پیدا ہونا کسی امر کا ہونا پیدا کرنے والے کے محال ہے مگر اتنا ہی فرق ہو کہ فاعل فعل معروف کا معلوم ہوتا ہے اور فعل مجہول کا نامعلوم اور حادثات نحو یوں کی اص امر پر جاری ہوئی ہو کہ مفعول جو بعد فعل مجہول کے مذکور ہوا اس کو قائم مقام فاعل کے جانتے ہیں فعل مجہول کو فعل بالمسمی

فاعلہ اور اوس مفعول کو مفعول مالم لیسیم فاعلہ کہتے ہیں فاعل کی طرف متنازع ہونے میں
فعل لازم اور متعدی دونوں شریک ہیں لیکن فعل متعدی کے واسطے سوا فاعل کے مفعول
بھی ضرور ہے اور فرق متعلقین میں استعدہ کہ بعض متعلق پر تجھنا اوس فعل کا موقوف
ہوتا ہے اور بعض پر موقوف نہیں ہوتا ان تعلقات میں سے پانچ متعلق پر اطلاق مفعول
کا کرتے ہیں اور انکو مفاعیل خمسہ کہتے ہیں اور باقی کے واسطے نام علیہ وہیں جابیسہ کہ
فاعل اور مفعول مالم لیسیم فاعلہ اور اثر متعلق کو جہا جہا است شعبہ میں بیان کرین شعبہ پہلا
فاعل کے بیان میں فاعل اوس اسم کو کہتے ہیں کہ فعل معروف تا اسم فاعل کی اسناد کے
طرف ہوا ضی مطلق میں بعد فاعل فعل متعدی کی لفظ نے کا بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے زید کو دیکھا
اور اوس کے سوا غواہ فعل لازم ہو غواہ متعدی بغیر لفظ سے کہ مذکور ہوتا ہے جیسے زید آیا اور آیا تھا
اور آتا ہے اور آوے گا یا زید کھاتا تھا اور کھاتا ہے اور کھاوے گا اور فاعل کہیں فعل سے پہلے مذکور
ہوتا ہے جیسے زید آیا اور زید نے کھا اور کبھی بعد فعل سے جیسے آیا زید اور کما زید نے لیکن فاعل
کا پہلے فعل سے مذکور کرنا صحیح ہے یا نسبت بعد مذکور کرنے کے اور یہ فصاحت اور عدم فصاحت
باعتبار اسپین بولنے کے ہے لیکن شعر میں قسم دوسری بھی غیر فصیح نہیں معلوم ہوتی مثال قسم
اول کی شعر مرزا اسد اللہ خان غالب تخلص کا ہے دوست غمخواری میں یہ دوسری فرمایا ہوگی
خجہ کے مجھ تو تلک ناخن نہ بڑھاویں گے کیا یعنی فرمایا ناخن دوست اور بڑھ جانے کا
فاعل ناخن ہے کہ فعل پر مقدم ہے اور یہ شعر میر کا ہے ابراوٹھا جو کعبہ سے جو جھوم پڑا پیمانہ بڑ
بادہ کشوں کی جھمٹ ہے اب شیشا اور پیانا بڑا ابرا فاعل ہے اور ٹھا کا اور فعل پر مقدم ہے اور
مثال قسم دوسری کی شعر سودا کا ہے کتنا چروا غلط کہنے سینے تو یہ منع ہے کہنے ہی کی بات
ہو اسکو شایگیہ + وا غلط فاعل ہے اور فعل لیتے کتنا ہے سے مؤخر ہے اور جیسے اس شعر از روضۃ

ہوتا ہے درودینہ میں اوستی ہی ہوگی سی ۴۴ آرزوہ جان ہر دل ہر خیزن تیرے واسطی
 درود فاعل ہے ہوتا ہی کا اور ہوک فاعل ہی اوستی ہی کہ اپنے افعال سے موخر میں جاتا ہے
 کہ فاعل کبھی منظر ہوتا ہی یعنی اسناد فعل کی کبھی اسم ظاہر کی طرف ہوتی ہی جیسے اوپر کی مثالوں کے
 ظاہر ہوا اور کبھی ضمیر یعنی اسکی اسناد ضمیر کی طرف ہوتی ہی خواہ متصل ہو اور یہ پہلے معلوم
 ہو چکا ہی کہ ضمیر متصل افعال بندہ میں باز زمین ہوتی پس ستر ہوگی اور اس صورت میں اسم
 منظر اگر پہلے فعل سے مذکور حقیقتہ ہو اور سپر بھی فاعل ہو نیکا احتمال ہی شکار زید کہتا ہی امین
 جائز ہی کہ کہتا ہی میں ضمیر فاعل فعل ہو اور زید مبتدا اور کہتا ہی خبر پس جملہ اسمیہ ہوا اور
 جائز ہی کہ زید فاعل ہو مقدم فعل پر پس جملہ فعلیہ ہوا اور نایت یہ ہی کہ جس وقت لفظ نے
 کا ہمراہ ہوا اسم منظر فاعل ہی ہوتا ہی نہ مبتدا کہ سو اسطے کہ نے علامت فاعل کی ہی نہ مبتدا
 مثلاً زید نے کھایا پس جملہ فعلیہ ہی ہوا اور اگر مذکور حکماً ہو تو البتہ بیان وہ احتمال مفعول ہی
 جسے قطعا احسان کا ہے پڑھتے آپ شعر تو کہتے ہیں بار بار حضرت اسی بھی سنئے کہ بسیار گویا
 اور ہم پڑھتے تو بھیچنے لگتے ہیں کہ بیان + کچھ اندرون میں مجھ کا بازار گرم ہی ہو۔ مقصود
 بالتفصیل پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں اور بھیچنے لگتے ہیں خواہ مفصل اور یہ بھی تقدیم اور تاخیر
 اور لفظ نے کے ساتھ ہونے میں حکم منظر کا رکھتی ہی مثال تقدیم ضمیر حکم کی بغیر لفظ نے کے
 یہ مصرعہ مثلاً ہے کچھ خوف تمہارا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا اور مثال لفظ نے کے ساتھ ہوگی
 یہ شعر میر کا ہے میں نے کہا ننگ ہوں مار مرن کیا کروں + کہنے لگا وہ بھی مان کچھ تو کیا
 چاہیے + مثال تقدیم ضمیر غائب کی بغیر لفظ نے کو یہ شعر رنگین کا ہے وہ نہ آیا تو بھی
 چل رنگین + اس میں کیا تیری شان جاتی ہی + اور مع لفظ نے کے ایضاً اسے اگر
 بلا دیا ورنہ + درود فرقت نے کچھ نہ چھوڑا تھا + مثال تقدیم ضمیر مخاطب کی بغیر

جیسے رنگین کر شعر میں مے تو ہی محل گذر آ اور نے کی ساتھ آبرو کا شعر اس وقت میں
جو تیر تک پہنچون تو وہ وایر + گر بعد میر سے تو نے کیا تو پھر کیا + مثال تاخیر ضمیر غائب
کی بغیر نے کے ولی کا شعر بربائے گرچہ میں کمی وہ نگاہ کر + نرگس کو اپنی آنکھ کا چار
کر رکھوں + اور نے کے ساتھ جیسی سودا کا شعر کیا او نے بصرہ ایک آن + نقل اختر
پہ پہر کا خوان + اور اشک باقی کو ایسی قیاس پر سمجھ لیا جائے شعبہ دوم مرافعول مالم
فاعلہ کے بیان میں یہ وہ ہے کہ اسناد فعل مجہول یا اہم مفعول کی اور کسی طرف کی دیر اور یہ
کبھی منظر ہوتا ہے خواہ مقدم ہو جیسے کہ میں کہ اور کسی بات صحیح گئی لفظ صحیح گئی کا فعل
مجہول ہے اور بات مفعول مالم سیم فاعلہ جو فعل سے مقدم ہے خواہ موخر جیسی اوس کا میں
بیٹھے گئے سب آدمی بٹھا لی گئی کو فعل مجہول ہے اور آدمی مفعول مالم سیم فاعلہ جو فعل سے
موخر ہے یا بلا یا گیا زید اور کھلا یا گیا کھانا اور کبھی منظر خواہ مقدم ہو جیسے وہ بلا یا گیا
اور خواہ موخر جیسی بلا یا گیا وہ اور علی ہذا القیاس اور بعض مقام میں الفاظ بصورت فعل
مجہول کے وقع ہوتی ہیں اور اس سے استنباہ ہوتا ہے کہ وہ ہم جو اس سے پہلے یا صحیحہ وقع
ہو اور مفعول مالم سیم فاعلہ ہے اور حال یہ کہ وہ الفاظ فعل مجہول ہوتے ہیں اور نہ وہ
اہم مفعول مالم سیم فاعلہ جیسے کھانا کھا یا گیا تو کھاؤں گا + کھا یا گیا بصورت فعل مجہول
کے ہے اور حال یہ کہ کھا یا بشکل ماضی کے حاصل بالمصدر ہے اور گیا کی معنی ہے ہو سکا یعنی اگر
مجھے طعام کا کھانا ہو سکا تو کھاؤں گا اور لفظ کھانے کا فاعل واقع ہوا ہے یا متبدل ہوا
ضمیر ہو سکا یا گیا میں فاعل ہے اور راجع طرف کھانے اور دلیل قوی اسکے واسطے اور یہ کہ
فعل مجہول متعدی سے مشتق ہوتا ہے نہ لازم سے پس اگر سب اس طرح کی صورتیں فعل مجہول ہوتی
تو مجھے آیا گیا اور جایا گیا اور بٹھا گیا اور بلا یا گیا وغیرہ میں لازم آنا کہ فعل مجہول فعل

ہے بھی شتق ہوتا ہے کیونکہ یہ سب فعل لازم ہیں اور دانستہ جانتے ہیں کہ اس عبارت میں
کھا ناجو بان رکھا تھا سب کھا یا ایک اور اس عبارت میں مجھے آج کھانا کھایا گیا یعنی
میں نے آج کھانا کھا سکا نہت فرق ہوا اسی قبیل سے ہے میرے شعر میں سے لب یہ جو آہ آئی تو میں
اُٹھ کھڑا ہوا + بیٹھا گیا نہ مجھے ایسی ہو اس کے پیچ + یعنی بیٹھا مجھے ہونے کا اور تفصیل اسکی علم
صرف میں حاصل بالصدر کو بحث میں مذکور ہو چکی ہے شعبہ تفسیر مفعول کے بیان میں
وہ یہ ہے کہ فعل فاعل کا اوپر واقع ہوا ہو یا قائم مقام واقع ہونے کے ہوتے مثال اول
کی جیسے مارا زید نے عمر کو کہ فعل مارنے کا عمر پر واقع ہوا ہے شعر سودا کا ہے مجھ کو مارا بھلا کیا
تو نے سپرد وفا کا بڑا کیا تو نے + اور مثال دوسرے کی نہ مارا عمر کو کہ فعل منفی عمر پر واقع
ہونے کے قائم مقام ہے شعر سودا کا ہے سودا کبھی نہ مایو دا غلط کی گفتگو + آواز دل پر
خوش آئندہ دور کا فعل نہ مانے کا کہ منفی ہے گفتگو پر واقع ہونے کے قائم مقام ہے اور قائم
ہونے اور قائم مقام واقع ہونے میں جو فرق ہے متعدی کی بحث میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے
اور مفعول کے کبھی مضمون جملہ بھی واقع ہوتا ہے اور مضمون جملہ کا وہ مصدر ہے کہ فاعل کی طرف
مشاف ہوا ہے وقت اکثر جملہ کے اول میں کاف ہوتا ہے مثلاً اوستہ ظاہر کیا کہ زید کل میرے
آیا تھا زید کا میرے گھر آنا جملہ کا مضمون ہے کہ ظاہر کرنے کا مفعول ہے واقع ہوا ہے اور کبھی کاف
نہیں ہوتا مثلاً میں نے کہا مارا عمر کو مارا عمر کا مضمون جملہ کا ہے کہ مفعول ہے ہی کہنے کا اور کبھی
مفعول کے کو حذف بھی کر دیتے ہیں اگر قرینہ قائم ہوا اور وہ قرینہ خواہ تعالیٰ ہوا اس طرح سے
کہ بعد فعل کے ایک جملہ مفسرہ واقع ہو جیسے میں نے اوسکو ہر چند کہا لیکن اوستہ عمر کو نہ مارا
عمر کو نہ مارا قرینہ اس بات کا ہے کہ عمر کو مارا یہاں ایک جملہ مخذوف ہے کہ اوسکا مضمون مفعول ہے
کہنے کا اور خواہ حالیہ ہو جیسے میں نے سن لیا یہ کہیں ایسے شخص کے ساتھ کہ وہ ایک امر کو بدو

مذکور کیا جاتا ہو اور یہ ہے کہ میں نے سن لیا تیری بات کو اور شاید مضمون جملہ پہلی اور دوسری مثال میں بیان مفعول بہ مذوق کا ہو اور تقدیر کلام کی یوں ہو کہ اوٹنے ظاہر کیا یہ امر کہ نزدیک میری گھر گیا تھا اور میں نے اس کو نہ خبر کیا یہ امر کہ عمر کو مار لیکن اوٹنے نہ مارا اور نہ اعلم بالصواب شعبہ چوتھا مفعول مطلق کے بیان میں مفعول مطلق اوس مصدر کو کہتے ہیں کہ فعل مذکور کے معنی میں ہو خواہ بعد فعل کے ذکر کیا جاوے خواہ پہلے لیکن نسبت اور غائب کے یہ روزمرہ اردو میں بہت کم مستعمل ہوتا ہے اور لفظ راہ یا طور یا حق کا بھی اوس کے ساتھ مذکور ہوتا ہے جیسے کہ میں نے اس کو سمجھایا سمجھانے کا حق یا سمجھانے کو طور یا سمجھانے کی راہ یا سمجھانے کو طور اور اس کو سمجھایا شعبہ پانچواں مفعول فیہ کے بیان میں مفعول فیہ اس کو کہتے ہیں جن میں فعل فاعل کا واقع ہوا ہو اور اس کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف و طرح پر رہا فی اور مکانی ظرف زمان کے ساتھ لفظ میں اور کو لاتے ہیں شاید لفظ کو حرف ظرف بھی ہو مانند لفظ میں کے جیسے دہن جاگنا چاہیے اور رات کو سونا اور یہ ضرور نہیں کہ جس جگہ لفظ میں لایا جاوے وہاں کو بھی لاسکتے ہوں مثلاً ایک مینے میں آیا کہیں گے اور ایک مینے کو آیا نہ کہیں گے مگر جبکہ معنی واسطے کے منظور ہو یعنی ایک مینے کے واسطے اور محل استعمال کا روزمرہ دان پر ظاہر ہے اور تعین اوس محل کے بطریق ضابطہ کو شکل ہے اور ظرف مکان کے ساتھ میں اور پر لاتے ہیں جیسے گھر میں گیا اور کوٹھ پر گیا شعبہ چھٹا مفعول مم کے بیان میں مفعول مع وہ ہے کہ اوس کے ہمراہ لفظ ساتھ کا ہو مثلاً میں نے اس کے ساتھ گیا یا زید میرے ساتھ آیا لیکن معلوم کیا چاہیے کہ ان دونوں عبارت میں زید کی مفعولیت خوب ثابت نہیں دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ حال لفظ ساتھ کا نہیں ہیں مثل لفظ مع کے عربی میں اس عبارت کے اندر جار البر ومع الجباب یعنی آیا جاڑا

ساتھ جلباب کی باوجود لفظ مع کے کوئی جلباب کو مفعول مع نہیں کہنے کا اور مفعول مع جب کہیں کہے کہ واجلباب واو کی ساتھ ہو بلکہ علامت مفعولیت کی بھی ایسی لجاتا میں ظاہر ہوتی ہے کہ واسطے کہ جلباب کو نصب ہے اور لفظ مع کے ساتھ مجرور ہوتا ہے اس طرح مثال اول میں زید مجرور ہو کہ علامت جری کو ساتھ او کی لاق ہوئی ہے اور وجہ دوسری یہ کہ یہ وہ عبارت مثلاً میں زید کے ساتھ گیا یا زید میرے ساتھ آیا دو جگہ ہوتے ہیں ایک یہ کہ زید مکمل کو یہ مکمل کو اپنے ساتھ لے جائے اور یہ اپنے یا او کے جانے سے خبر دی اور کہو کہ میں زید کے ساتھ گیا تھا یعنی وہ مجھ کی لگیا تھا یا زید میرے ساتھ آیا تھا یعنی میں او کو اپنے ساتھ لے آیا تھا اس صورت میں چاہیے کہ پہلی عبارت میں مکمل اور دوسری عبارت میں زید کو مفعول مع کہیں اور حال یہ کہ وہ فعل گیا اور آیا کے فاعل ہیں دوسری یہ کہ انکے بچانے کو کچھ دخل نہ ہو جیسے سستی میں چہ زید کے ساتھ باتیں کرتے چلا آئے یا چلو گئے یا وہ میرے ساتھ باتیں کرتے چلا آیا یا چلا گیا پس ان دونوں صورت میں غالب کہ لفظ ساتھ کا حال ہو یعنی میں گیا یا زید گیا جس حال میں کہ جبکہ زید کی یا زید گیا جس حال میں کہ زید کو میری معیت تھی البتہ شاید مفعول مم کا اس عبارت میں ہو سکتا ہے مثلاً میں زید کو انچر ساتھ لگیا اگرچہ جائز ہے کہ یہاں بھی لفظ ساتھ کا حال ہو اور زید مفعول یہ پس زبان اردو میں راقم کے زعم کے موافق مفعول مع متحقق نہوا شعبہ سا تو ان مفعول کی بیان میں مفعول نہ وہ جو جگہ کے فعل کیا جاو یعنی فعل مذکور کا سبب ہوا اور اکثر لفظ نے یا واسطے کا اسکے ساتھ مذکور کرتے ہیں جیسے کہیں کہ اوتا و شاگرد کو ادب کے لیے یا ادب کے واسطے مارتا ہے پس ادب مفعول نہ کہ چونکہ ادب دنیا سبب واقع ہوا ہے مارتے کا شعبہ آٹھواں حال کے بیان میں اور حال او کی تہی ہیز جو فاعل اور مفعول کے بیانات پر دلالت کرے جیسے پینے او کو کھڑی ہوئے دیکھا یعنی اس حال میں

کہ کھڑا تھا میں یا وہ جرات کا شعر سے سالما گزری کہ تم بکونہ یا آئے نظر آئے تو باؤ کی گھوڑی پہ سوار آئی نظر یعنی ایسی حال میں نظر آئے کہ گویا باؤ کی گھوڑی پر سوار تھے پہلی مثال میں حال فاعل اور مفعول دونوں سے متصور ہو اور دوسری مثال میں فقط مفعول سے و فصل چوتھی فعل متعدی چار قسم کی اول متعدی بیک مفعول جیسے مارا زید عمر کو دوسرا متعدی بدو مفعول اس طرح ہے کہ اقتصار ایک مفعول پر جائز ہو جیسے دیا زید مال عمر کو مال اور عمر دونوں مفعول ہیں دیا کے اور کہہ سکتے ہیں مثلاً دیا زید نے مال دیا زید عمر کو کیونکہ قریہ مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مال دیا تبسیر اس طرح ہے کہ اقتصار ایک مفعول پر جائز نہ ہو اور یہ امرا افعال قلوب میں ہوتا ہے جیسے جانا میں نے زید کو فاضل کہ جانا میں نے زید کو یا جانا میں نے فاضل ایک مفعول کے حذف کو ساتھ درست نہیں چوتھا متعدی بسبب مفعول جیسے بتلایا میں نے اس کو کہ زید عالم ہے اس کو اور زید اور عالم تینوں مفعول ہیں جب یہ معلوم ہو چکا تو اب جانا چاہیے کہ مفعول کہ اور مفعول ہم کو اور تیسری قسم میں سے مفعول اور چوتھی قسم میں سے مفعول سوم کو مفعول مالم لیم فاعلہ نہیں کر سکتے اور باقیوں کو کر سکتے ہیں اور قسم دوم میں پہلا مفعول اس امر کے واسطے لائق تر ہے چنانچہ یہ امر ہوشیار طبعوں پر واضح ہے فصل پانچویں افعال قلوب میں افعال قلوب دو ہیں کہ خمین جوارح کو دخل نہ ہو اور تعلق قوی باطنی سے رکھتے ہوں مثلاً معلوم کرنا اور جانا اور دیکھنا یعنی معلوم کرنے کے اور معلوم کر دینا اور جاننا کہ متعدی ہے جاننے کا لیکن یہ فصحا کی زبان میں ترک ہوتا ہے اور پانا بمعنی معلوم کرنے کے اور اٹکلنا یہ افعال دو مفعول کو چاہتے ہیں اور ایک پر اقتصار جائز نہیں اور جملہ اسمیہ پر تو میں مثال معلوم کیا میں نے زید کو فاضل اور جانا میں نے زید کو عالم اور دیکھا میں نے یہ امر مناسب و پرایا میں نے زید کو کامل اور اٹکلنا میں نے قلعہ کو پناہ جملہ اسمیہ تھانید

فاضل ہے جب لفظ جاننا اور سپرد داخل ہو ازید اور فاضل دونوں اور کسی مفعول ہو گویا اور
ایک مفعول پر قہصار کا جائز نمونا اس واسطے ہے کہ یہ دونوں مفعول بن کر لہ ایک مفعول کے ہو تو مزید
اسی لئے کہ صنف مفعول ثانی کا جو مضامین مفعول اول کی طرف واقع ہیں وہ مفعول ہیں ایک کر
ترک کرنے اور دوسرے کے ذکر کرنا مفعول تمام نہیں ہو تو فصل چھٹی افعال ناقصہ کے بیان میں
افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو موضوع ہیں اس امر کو واسطے کہ اپنی فاعل کو ایک صنف مفعول پر مقرر
کردین اور وہ صنف غیر اس صنف کے ہے جو انکی صنف سے مشتق ہو بخلاف اور افعال کے کہ انکا
فاعل ایسی صنف مفعول پر مقرر نہیں ہوتا اور انکو افعال ناقصہ اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ افعال
اپنی فاعل پر تمام نہیں ہوتی اور خبر کے محتاج رہتے ہیں بخلاف سب افعال کے ہوا سوا افعال
ناقصہ کے اور افعال کو نامہ کہتے ہیں اور وہ بغیر افعال ناقصہ یہ ہیں جن میں مثبت نہیں منفی تھا ہوا
ہو گیا یہ تنبیہ اور خبر پر داخل ہوتے ہیں انکی داخل ہونیکے بعد مبتدا انکا اسم اور مبتدا انکی خبر انکے
خبر کملاتی ہے لیکن معلوم کیا چاہیے کہ میں اور ہی اور نہیں مشترک ہیں افعال ناقصہ اور حرف
رابطہ میں پس جملہ اسمیہ میں یہ ہوں وہ محتمل دونوں امر کو ہی مثلاً ہی زید فاضل ازید فاضل
اور نہیں زید جاہل یا زید جاہل نہیں اور تھا وہ دوست یا وہ دوست تھا اور وہ دوست
ہوا یا ہو گیا سودا کا شعر ہے خدا کا یہ ایک شمع نور ہے جس سے روشن ہے آسمان کا تو نور
لفظ یہ اسم اور ایک شمع نور خبر ہے لفظ ہی کی منون کا شعر ہے آج آفت تھر ہے یون خشکیں تو
کب نہ تھا آستین بالیدہ و چین بر چین تو کب نہ تھا وہ تو دونوں صنف میں اسم اور
خشکیں اور آستین بالیدہ اور چین بر چین خبر ہے لفظ تھا کی مومن کا شعر ہے مومن پیدا
نے کی صفت پرستی اختیار ہے ایک شیخ وقت تھا وہ بھی برہمن ہو گیا وہ ہو گیا فعل ناقص اور
وہ اسم اور برہمن خبر ہے اور کبھی یہ افعال نامہ بھی ہوتے ہیں اسد اللہ خان عرف مرزا نوشہ

غالب تخلص کا شعر ہے تو دوست کو کا بھی شکر نہواتھا اور وہ ظلم جو مجھ پر نہواتھا
مصرعہ اول میں نہواتھا ناقصہ ہے اور اس کا اسم تو اور خبر دوست اور مصرعہ ثانی میں لفظ ہے
نامہ اور ظلم اور اس کا فاعل اور نہواتھا نامہ اور ضمیر و ضمین فاعل موسیٰ بن خاتم کا مصرعہ تیسرا بھی
مجھے ناصح کو سودا ہو گیا + لفظ ہو گیا نامہ ہے اور سودا اس کا فاعل شکیب کی جب تک مجھ سے
بناہ کا جب تک تھا یا راہ تھیں ہزاروں جفا میں حیران نہ تو مجھ ہی مورا نہ دھڑی مارا +
کلید بھی اور اتحاد و نون نامہ ہیں کہ طاققت اور یا را پر جو اگر فاعل ہیں تمام ہو گئی

باب تیسرا حروف کی بحث میں

حروف کی دو قسم ہیں حروف مبانی اور حروف معانی حروف مبانی وہ ہیں جو موضوع ہیں
واسطے ترکیب الفاظ کی اور ان سے سوائے وضع الفاظ کی اور عرض نہیں جیسے اجزائے جمع کلمات
کو اور حروف معانی وہ ہیں جو فائدہ کسی معنی کا دیتے ہیں اور ان کا بیان تفصیل معرودہ میں ہو کر
ہو تاہم فصل پہلی وہ حروف جو ترجمہ میں حروف جارہ کا اور حروف جارہ وہ ہیں جو
پہچان فیصل یا منفی فعل کو اسم تک اور ان حروف کو حروف جر اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ
کھینچتے ہیں معنی افعال کو معنی اسم تک اور ان کو حروف انصاف بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ انصاف
یعنی نسبت کو ہے اور بواسطہ ان کو فعل یا معنی فعل کے منسوب ہو تو ہیں اسم کو ساتھ اور معنی فعل سے
مراوہ شے ہے جس سے فعل کے معنی تنہا بطور کلی جاوین جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ اور
یہ حروف الفاظ ہندی میں باعتبار لفظ کے کچھ عمل نہیں کرتے لیکن معنی میں جیسا حروف جارہ
عربی کام کرتے ہیں مثلاً ربط و نیاکلمات کا اور سوا اسکے یہ بھی کرتے ہیں بہر کیف وہ یہ ہیں -
سمی نام تک تین توڑی پر اوپر پنج میں سہی ابتدا کے واسطے ہر زامانی ہو خواہ مکانی

مثلاً صبح سے منظر ہوں اور گھر سے یہاں تک آنا دشوار ہے اور کبھی میان کے واسطے آتا ہے جیسے
 اذ کو خدا نے سب طرح کی فراغت دی ہے روپیہ سے پیسہ سے اور کبھی معنی بعض کے جیسے یہ شخص
 مسلمانوں یا انگریزوں سے ہے یعنی بعض اومین سے ہے اور کبھی معنی سب کے جیسے ہماری باتوں سے
 جی تنگ آگیا یا وہاں کے شعور و نسل سے طبیعت گہرا لگی اور کبھی اعراض کے واسطے کسی شے سے
 مثلاً آپ جسے اذ کی طرف متفتہ ہو یعنی جسے اعراض کر کے اذ کی طرف التفات کرنے لگے یا
 جیسے کسی شخص نے کسی شے کے دینے کے واسطے آج کا وعدہ کیا ہوا اور پھر اس وعدہ سے پھر کر کے کہ
 کل دو گنا تو وہ شخص جس سے وعدہ کیا تھا کہ آج سے کل ہوئی یعنی آج سے اعراض کر کر
 کل کا وعدہ کرنے لگا اور کبھی تجاویز کے واسطے جیسے کہ میں وہ شے ہاتھ سے پھینک دی اور
 کبھی استعانت کی واسطے جیسے قلم سے لکھا اور ہاتھ سے اوس چیز کو پکڑا اور کبھی ساتھ کے معنی میں
 ہوتا ہے جیسے روٹی سالن سے کھالی لے یہ بھی ابتدا کے واسطے ہے خواہ زمانی ہو خواہ مکانی لیکن
 اسکا استعمال بدون لفظی کے کم دیکھا گیا ہے اور حرف انتہا یعنی تک یا تک سکولانہ معنی
 اور کبھی اونے منفک نہیں ہوتا مثلاً صبح سے لے شام تک یہ ہی حال تھا اور گھر سے لے بازار تک
 وہی ہجوم تھا اور اردو کو بجائے تک یا تک کے لفظ تا بھی اسکے ساتھ استعمال کرتے ہیں مثلاً
 صبح سے لے شام تک جو انتظار رہا اور بغیر لفظی کے شاید اور زائد ہے جیسے اس شعر میں سوداگر
 گر بہستا ہی یون برس کم بخت ۵۰ کوہ تک ڈوب جائیں یکے درخت ۵۰ اور بعض نسخوں میں
 بجائے تک کے لفظ سے کا دیکھا گیا ہے ہر چند مصورت میں استعمال سے لکھا یہاں بھی ہمراہ کے
 ثابت ہوا لیکن عمدہ و خوب بیان اور واقع ہوئیں ایک یہ کہ استعمال اسکا بغیر تک کے لازم
 آیا اور ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا اور دوسرے یہ کہ مصرع اول میں تعقید ہو گئی سبب فاسدہ
 جو درمیان سے اور لے کے ہے اور یہ نہایت مکروہ ہے لہذا اگر تک تینوں لفظ انتہا کی واسطے

ہیں خواہ زبانی ہو خواہ لکائی لیکن فصحا کی زبان میں تیسرا لفظ یعنی لک مستعمل نہیں ہوتا
 سودا کا شعر بیان تک میری مشابہت ہے تشنہ لبی پیدا + اس طرف کو جو گذر اجلا د بہت یاد
 نہ آوگا شعر ہے ہمنے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن + خاک ہو جانینگو ہم تمکو خبر ہوتی تاک
 حاضرین ہتھوڑی کو دل بلکہ جان تک + لینے کا حرف بھی کہیں آوے زبان تک +
 مومن نان سلمہ اللہ تعالیٰ کا شعر یہ کب تک کوئی نہ سرگرم شکایت ہوے + کب تک
 لب نہ شرر ز شکایت ہو و + ایضا کب تک کوئی نامراد و + بھول باؤ گائیں بھی یاد +
 تین اور توڑی یہ دونوں بھی انتہا کیو + اسطے ہیں لیکن فصحا کی زبان میں مستعمل نہیں اکثر
 عوام سے سنایا جیسے کہ تہو بہن یہاں توڑی او اور یہاں تیلن او اور اوپر اوپر اور
 یہ یہ حروف استعمال کے ہیں دوسرا لفظ مخفف اول کا اور تیسرا مخفف دوسرے کا اور
 چونکہ بعد حرف رائے محکمہ کے فقط بار فارسی باقی رہی تھی اور کلمہ دو حرف سے کم مستعمل نہیں
 اتمام کلمہ اور اظہار حرکت کیواسطے ایک تہو اور اس میں زیادہ کردی اور پہلی لفظ کو بھی مای ہوڑ
 کے ساتھ بجائے ری کے استعمال کرتے ہیں لیکن یہاں یہ فصاحت سے معجز اگرچہ میر نے بھی
 ایک شعر میں استعمال کیا ہے داغ ہو تابان علیہ الرحمۃ کا دل اوپر میر بد مغفرت ہو بوجار
 ہے بھی تھا آشنا + اور یہ لفظ کبھی اسمی بھی یعنی فوق سکتا ہے اس واسطے حرف ابتدا کا یعنی
 سے اونس کے ساتھ مذکور ہوتا ہے مثلاً گدین کہ یہ شو اوپر سے خراب ہے یا میں سقف کے اوپر
 سے اوتر یعنی جانب فوق سے اور باقی اگرچہ اسی حرف کے مخفف ہیں لیکن فقط معنی حرفی
 میں مستعمل ہیں ہر کیف کلمہ اول کو درمہ حال میں بدون علامت جر کے کہ وہ کی ہو استعمال
 نہیں کرتے مثلاً دل کے اوپر اور سنیہ کے اوپر اور بدون او سکے جیسے میر کے شعر میں گذر کہ
 فصاحت سے معجز اور اکثر اس طرح اسلاف کی زبان میں پایا جاتا ہے جیسے دالم کے شعر میں

کتاب سداشمس و قمر شک قد او پر + + ہم شکل تیری حسن پرستان میں نہیں ہے
جانا پایہ کہ استعلا یا حقیقتی جیسے میں کوٹھے پر چڑھا تھا یا مجازی مثلاً یوں کہیں میرے
سر پر آئی ہو اور مجھ پر او سکا قرض ہے اور اسی قبیل سے ہم کھانا گھر پر جا کھاؤں گا یا میرے گھر
پر آؤ اور ظاہر ہے کہ مراد اسے الصاق ہو گھر کے ساتھ نہ استعلا اور شاید پر بعضی طرف کی ہو
یعنی گھر میں اور باقی بدون علامت مذکورہ کو جیسے دلہا اور دلہا اور مجھ اور مجھ سے شیخ ابراہیم
سیالہ اللہ تعالیٰ کا شعر ہے اوٹھا کو سو زخم ہر نطہ میں یہ خون کے دعوے کو لی غلط میں ہے
کہ مثل قلعہ گیر خط پہ خطہ میں ہنوز باقی ہر استخوان پر بد مثال یہ اور یہ کی مصرعہ ثانی میں
جو بیچ اور میں حروف طرف میں اول یعنی بیچ بدون علامت جر کے اہل شاہجہان آباد کے
زبان میں مستعمل نہیں اور طرف کبھی اس سے پہلی اور کبھی بعد آتا ہے مثلاً دل کے بیچ اور میں
کے بیچ یا بیچ دل کے اور بیچ سینہ کے اور کبھی اسمی بھی ہوتا ہے یعنی میان کے سپرد اسطے
حرف طرف دوسرا اسکے ساتھ مذکور ہوتا ہے جیسے زید والاں کے بیچ میں بیٹھا تھا اور
دوسرا یعنی میں بدون علامت جر کے مستعمل ہے مثلاً دل میں اور سینہ میں اور کبھی یہ حرف
حذف بھی کرتے ہیں مثلاً میں تیرے گھر گیا تھا یعنی گھر میں اور میں بازار میں گیا تھا یعنی
بازار میں فصل دوسری حروف مشبہ بالفعل کے بیان میں جیسا اور ایسا اور ویسا
اور سا اور پران سب کو مشبہ بالفعل اس واسطے کہتے ہیں کہ انکو معنی مثل معنی فعل کے ہیں کیونکہ
جیسا اور ویسا اور ایسا کے معنی ہیں شبہت یعنی تشبیہ دی میں نے اور مشبہ بالفعل جب
ہیں کہ بطور موصولات کو استعمال کیے جائیں اور پر کے معنی ہیں استدرک یعنی استدرک
کیا میں نے اور استدرک کہتے ہیں اس تو ہم کے رفع کرنے کو جو پہلے کلام سے پیدا ہوا ہو کہ میں
ان سب میں جو تین پہلے تشبیہ کی واسطے آتے ہیں مثلاً کہیں جیسا وہ ہو ویسا ہی یہ

اور وہ بیسیاں ہیں جس طرح کہ ہم کہتے تھے یا تمنا اور آدمی کوئی نہیں اور پرہیزگاری کے مثلاً ایک
 پزیریدہ آیا پہلے کلام سے یہ تو ہم بدانتھا کہ شاید زید بھی آیا ہو گا اس حرف کو لاکر اس
 تو ہم کو رفع کرو یا سو کا شعر ہے خون شمع تن ہوا شب ہجران میں صرف اشک و ہر سقا
 میں پناہ تھا او نثار و مسکا فصل تیسری حروفِ نداء آئی اور ہوت یا آری الہی
 الف مکتوبی ان سب لفظوں میں باعتبار مدعوں اور داعی کے فرق ہوا اول کو خواص اور
 عوام سب استعمال کرتے ہیں اور جب کو کچھ کرتے ہیں وہ شریف ہو یا کفینہ اور دوسرا لفظ
 اکثر عوام استعمال کرتے ہیں اور چاہیے کہ اس صورت میں مدعو بھی جو مطلب عوام کا ہے عوام ہی
 میں سے ہو اور اگر خواص میں سے بھی کوئی استعمال کرتا ہے تو اس صورت میں کہ مناد عوام میں سے
 ہو اور تیسری لفظ کو خواص کبھی نہیں استعمال کرتے اور داعی اور مدعو دونوں عوام سے
 ہوتے ہیں جانا چاہیے کہ مناد آئی اور آؤ کے بعد ذکر کرتے ہیں جیسو ان زید یمان آ اور آؤ
 یمان آ اور او بے رحم یا او یوفا کیا کرتا ہے اور ہوت کے پہلے ذکر کرتے ہیں جیسے زید ہوت
 اور کبھی حرفِ ندا کو مخدوف کر کے اسم ظاہری پر کفایت کرتے ہیں مثلاً بنی بخش بیان اگر علی
 ومان جا اور رزمہ اردو میں جب کوئی اپنے نفس کو مناداکری یہ عبارت بہت متعلق ہے
 مثلاً جو یہ امر میرے حال کے مناسب نہیں خاف حرفِ ندا سے اور لفظ الفاظ بدون حرفِ ندا
 کے فصیح ہیں مثلاً قبلہ یمان تشریف لائے اور جناب آپ کو کل تشریف لانا ضرور ہے اور حرفِ ندا
 ساتھ فصیح نہیں معلوم کیا جاسکے کہ لفظ آؤ رزمہ گفتگو اور شعر دونوں میں کثیر الاستعمال ہے
 اور لفظ آؤ گفتگو میں بہت اور شعر میں کم اور لفظ ہوت شعر میں ایک نخت تھوڑا اور ہوت
 حرفِ ندا کا دونوں صورت میں جائز ہوتا ہے آؤ کی میر کا شعر ابکی ہمت صرف کرتا اور سچی
 اوچی میرا پھر دعا ایسی دے کہ جو اگر ایسا کر دے + رضا کا شعر ہے دوست اپنا تو اور ہوت تھا

وہ تکرار و رضا کس کا ہے دوست + مثال آؤ کی یہ شعر معنی کا ہے اودامن اوٹھا کے
 جانیو لے + ٹک خاک سے ہکو بھی اوٹھا لے کسی اور کا شعر ہے او خیال یار جاتا ہے کماں
 دو گھڑی جی تجھے بہلا تو بین ہم + مثال حذف کی میر کا شعر ہے انگین چرائیو نہ ٹک ابر
 بہار سے + میری طرف بھی دیدہ خونبار دیکھنا + یعنی اس دیدہ خونبار سے کس طرح سنا
 یاران کہ یہ عاشق نہیں + رنگ اوڑا جاتا ہے ٹک چہرہ تو دیکھو میر کا + یعنی ای یاران رضا
 کا شعر ہے دوستو اوس سے توقع مت رکھو مجھے یون وہ پھر گیا کس کا ہے دوست + یعنی ہے
 دوستو او مثال حذف حرف مذکور میں پہلے مذکور ہو چکی یا یہ حرف اردو میں بجز چند الفاظ
 عربی یا فارسی کے جنکو ساتھ بہت مستعمل ہو گیا ہے اور جاری میں نہیں آتا مثلاً یا قسمت یا نصیب
 یا مولیٰ یا معبود یا حضرت یا خدا یا الہی جیسے کہین یا الہی وہ کونسی ساعت ہوگی کہ میرا
 دوست آوگا اور علیٰ ہذا القیاس اسے ہر چند اسکا استعمال کر اہت ہو خالی نہیں لیکن
 اہل شاہجہان آباد کی زبان میں بھی کبھی کبھی متعل ہو تا ہے اور استعمال اسکا دو جاس میں مل گیا
 ہے ایک ایسے شخص کے حق میں جو غوار اور کم رہتہ ہو مثلاً اسے بیوقوف اور اسے نادان
 دوسرے یاران بے تکلف میں جیسے اسے میان اور اسے یار پہلی صورت میں استعمال ایسی
 لفظ کا دلالت کرتا ہے جو مذلت مناد ہے اور دوسری صورت میں ظرافت پر اور یہ استعمال
 ایسی صورتوں میں درست ہے جیسے بعض وقت میں بچے مشفق کے جو کسر فاسے مشفق
 فتح فاسے بطور ظرافت کو کہہ دیتی ہیں مثلاً کہین آکے مشفق فتح فاسے چنانچہ روزمرہ
 پر غرض نہیں ہے اسے قبیل سے جو جب اپنا نفس مناد ہو جیسے اس شعر میں دیکھ جو آئینہ
 کہتا ہے کہ اندر سے میں + اوسکا میں چاہنے والا ہوں بقا واہرے میں + اور چونکہ یہ
 استعمال موافق اقتضائے مقام کے ہے بلاغت سے خالی نہیں پس اعتراض بعض اہل جنوب

اور اطراف کا لفظ اس کے استعمال میں اہل شاہجہان آباد پر علی الاطلاق بیجا ہے
 باوجودیکہ ہم دیکھتے ہیں اکثر اوس جوانب اور اطراف کے رہنے والی جو زبانیں تکلف
 نہیں کرتے اسے صاحب بولتے ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ وہاں کی باشندے ہاتھ بانوں
 پیٹ کر اپنی زبان اصلی کو تکلف چھوڑ کر چاہتے ہیں کہ الفاظ عربی اور فارسی محل اور محل
 اپنی زبان میں ملا کر فصحا کو چڑا دیں اور جاہل زبان میں اور استعمال الفاظ پر قادیان
 اونکے نکات اور محل تصرف پر مطلع نہو کر خواہی خواہی متعرض ہوں ابے ایسے کے حق میں
 کہیں گے جو خوار و زلیل ہو جیسا ابے یا جی کیا کر یا جی ایسی کے حق میں کہتے ہیں جو بزرگ
 اور عظم ہو جیسا جی حضرت بیان تشریف لائے الف اس حرف کو فارسیوں کے اتباع سے
 الفاظ فارسی ہی میں استعمال کرتے ہیں جیسا پروردگار اور خدایا اور دلا جیسے اس شعر میں
 دلا پروردگما دی مانگما وس شک سیما کی + مجھ یا کوٹ دی میرا کھل میں سنگ موسیٰ
 فصل جو پتی حروف عطف میں اور پر لیکن جی فون لقی چہ حروف عطف میں مثلاً
 اور تم دونوں ساتھ چلیں گے یا سب گئی پر میں نہیں یا بجائے پر کے یوں کہیں لیکن میں
 یعنی میں نہیں گیا جاتا بعد نہیں کہ سبب عطف کے سمجھا گیا یا اگر زید آویگا میں بھی یعنی میں بھی
 آؤں گا یا اون نے کہا تھا نہ میں نے یعنی میں نے نہیں کہا یا پہلے وہ آگیا پھر میں یعنی پھر
 آؤں گا اور حرف عطف کہی تعداد کی وقت مذکور بھی ہو جاتا جیسے اس شعر میں انشاء اللہ
 ایک دو تین چار پانچ چھ سات + آٹھ نو دس سوے بس انشائیں +
 فصل پانچویں حروف تروید میں یا خواہ چاہو متین تو مثلاً تم رہو گے یا میں اور
 تمکو جانے نہ دے گا بڑا مانو خواہ بھلا آو میں نہیں کہتا رہو چاہو جاو اور جلد آو نہیں
 تو میں جاتا ہوں لفظ خواہ اور چاہو کو مکرر بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً خواہ بڑا مانو خواہ

اور چاہو رہو چاہو جاؤ اور کاف بھی کجی واسطے ترویج کے آتا ہے مثلاً وہاں تم جاؤ گے کہ میں
یا وہاں جاؤ گے کہ نہیں ایسی قبیل سے ہے اس شعر مشہور میں ہے کیون وہاں ہم ہوئی یا بند غم یار
کہ تو اب اذیت میں بھلا ہم ہیں گرفتار کہ تو بفضلِ چھٹی حروف شرط میں اگر جو اور
لفظ تو تار مثلاً فوقانی مفتوحہ یا مضمومہ سے حرف جزائی مثلاً اگر آپ کہیں تو میں جاؤں
یا تم جو اجازت دو تو میں جاؤں **فصل ساتویں** حروف استثنا میں گہرا ماوراء سوا
مثلاً سب کے گہریدہ نہیں آیا اور سب آئے درازید کے یا مادر ازید کے یا سوا ازید کے اور
لفظ سوا کے پہلے یا بعد علامت جو یعنی کے بھی لاتے ہیں مثلاً ازید کے سوا یا سوا ازید کے سوا
کہ سوا مضاف ہو تا ہے اور علامت اضافت کی لفظ کو ہے اور کبھی حرف بھی کر دیتے ہیں جیسا
اس شعر میں ہے درو کے ملنے سے اسے یارِ برآ کیوں مانا ہے اسکو کچھ دید سوا اور تو منظور
نہ تھا بلکہ یہ استعمال زمانہ حال میں نہ ہو کہ ہے **فصل آٹھویں** تنفرقات میں ہاں ایک
حرف ہے کہ فائدہ ایجاب کا دیتا ہے مثلاً کہیں کہ تم فلاں جاے گئے تھے تو اس کے جواب میں
کھا جاؤ کہ ہاں اور کجی واسطے تنبیہ کے بھی آتا ہے مثلاً کسی شخص کو کہا جاوے کہ ہاں صاحب
آپکو بھی چلنا ہو گا یا کہیں کہ ہاں یہ بات تو میں بھول گیا تھا میں بھی واسطے تنبیہ کے آتا ہے مثلاً
ہیں تو وہاں نہ گیا اور کجی محلِ تفہام میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً کوئی زید سے کچھ بات کہی اور
یہ اسکو سننے کے واسطے متوجہ ہو کر کہی کہ میں صاحب مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ کیا کہتی ہو اور
ظاہر ہے کہ یہاں بھی یعنی تنبیہ کے ہے تو تاہم فوقانی مضمومہ سے حروف زواید میں سے
ہے مثلاً جسے تو کہو وہاں جاؤ گے یا نہیں ہے ہاں مضمومہ سے فائدہ حصہ کا دیتا ہے جیسے کہیں کہ
یہاں میں ہے تو میں یعنی میرے سوا کوئی نہیں ہوں ہاں مضمومہ اور نونِ غنہ کی ساتھ اور بنو
کے ہمزہ ساکن حرفِ روم ہے جیسا عربی میں ٹکلا جیسے ہوں کیا کرتا ہے اور بغیر ہمزہ کو ایجاب

کے واسطے آتا ہو مثلاً اگر کہیں کل آؤ گے تو جواب میں تو کہی ہوں گا اور کی یا جو مجھ سے
 اور کی یا جو معرکہ سے یہ تینوں حرف کا عربی سے جب بعد مصدر کے آتے ہیں تو اسکو
 بعضی متقبل گئے کر دیتی ہیں اول واحد مذکر اور دو سر جمع مذکر اور تیسرے منفرد مونث
 کیواسطے ہیں اور کہیں جمع مونث کیواسطے اور ان کے خواص سے ہیں دو امر ایک یہ کہ کلام
 منفی میں آتے ہیں اور دو سر یہ کہ الف مصدر کا انکے آنے کے بعد یا جو مجھ سے بدل
 جاتا ہے جسے میں نہیں آتا اور نہیں بیٹھے گا اور نہیں اٹھے گا اور تم نہیں آئیے اور تم نہیں
 آئیے انچ اور میں نہیں آئیگی اور تم یا ہم نہیں آئے گیں لیکن روزمرہ حال میں نون لفظ کثیر
 کا حذف کرتے ہیں اور کبھی مصدر اور ان حرفوں کے بعد میں لفظ ہو فائدہ مصدر کا دیتا ہے
 فاعل بھی ہو جاتا ہے جیسے میں آنے ہی کا نہیں اور ہم آنے ہی کی نہیں اور علی ہذا القیاس اور
 کبھی کو کو ابدال ان حرفوں کے بھی لائے ہیں مثلاً میں آنے کا ہی نہیں انچ بھی فائدہ مشترک
 بین الامرین کا دیتا ہے یعنی اس کے لانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو چیزیں کسی سی میں باہم
 شریک ہیں جیسے زید آیا ہے اور عمر بھی یعنی آنے میں دونوں شریک ہیں اگر کان تازی اور
 گئے کان تازی یا بے جملہ ان دونوں حرف کو جب فعل ماضی کے بعد لاتے ہیں تو
 فعل سابق کے اولیت اور فعل لاحق کے بعدیت کا فائدہ دیتے ہیں یعنی پہلے وہ فعل کیا جو
 اول سے اول نہ کو ہے اور بعد اس کے وہ فعل جو اونی چھپے اور ضعیف ماضی کا بعد حذف الف
 کے بشکل امر کے رہتا ہے مثال وہ اٹھ کر چلا گیا یا اٹھ کر چلا گیا اور کھڑا ہو کر بھاگ گیا
 یا کھڑا ہو کر بھاگ گیا اور ہاتھ پھیلا کر یا ہاتھ پھیلا کے مانگنے لگا یعنی اول اٹھا اور بعد
 اس کے چلا گیا اور اسی قیاس پر باقی مثالیں ان دونوں کا حال ہی ہو گا سا سہ فاعلی
 کے افعال میں مثلاً سلام کرو وہ نشست و برخاستہ رفتہ یعنی سلام کر کے بیٹھ گیا اور کھڑا

چلا گیا اور کبھی کر اور کے مخدوف بھی کر دیتے ہیں جیسے کہ گیا اور اور مخدوف گیا اور مار گیا اور
چوری کر گیا یعنی کہ گیا اور مار کر گیا اور چوری کر کر گیا اور میر کے ان دونوں سے مخدوف

اگر تہاری لاش پہ کیا یار کر چلے +	خواب عدم سے فتنہ کو بیدار کر چلے +
خواہی پیالہ خواہ سب کو کہیں کلال	ہم اپنی خاک پر تجھے مختار کر چلے +

لفظ کر فعل ماضی ہو کر نے سو اور وہ لفظ کر جو ماضی فیہ ہو مخدوف ہو یعنی کیا کر چلا اور بیدار کر کر
چلا اور مختار کر کر چلا اور کبھی فاعلیت کا بھی فائدہ دیتا ہو جیسے دنگر یعنی آفتاب کو کیونکہ وہ دن کو لڑھکا
تو اور نا اور جو اور جو امر حاضر کے بعد جب انہیں سے کوئی حرف لاتے ہیں تکلیف محدود
فعل کی زمانہ آئندہ میں مقصود ہوتی ہو مثلاً آیو یعنی جب ہم بلا میں زمانہ آئندہ میں اور بھی
آنا اور اس کام کو کیجو اور کیجو یا کیجو یا کیجو اور کیجو اور کیجو یعنی زمانہ آئندہ میں اور جو اور
کیجو سو ان الفاظ چند کے اور کہیں نہیں پائے گئے اور بھی کیجو میں تو جو نہ کیجو سو اسطے
کہ جبر اور سکا اصلی ہو اور وہ مشتق ہے بھیجے سے اور کیجو ایسے محل میں لاتے ہیں کہ مخاطب کو
فعل کے تکلیف دینے کی شکی تحقیق اور تقشیش منظور ہو خواہ وہ تحقیق اور تقشیش مخاطب
سے متعلق ہو خواہ اپنے نفس سے مثلاً کوئی شخص دور کھڑا ہو اور اسکا چہرہ یا کوئی اور شے
جو اس کے پاس ہو اچھی طرح معلوم نہ ہوتی ہو تو او کی کہیں بیان آیو یا بیان آنا اس سے غرض
یہ ہو کہ یہ شخص بیان آدمی تو اس شے کا حال خوب معلوم ہو جاوے اور تم جاؤ یا تم جا نا
یہ عبارت دو محل میں مستعمل ہوتی ہو اول یہ کہ تقشیش مخاطب کے حال کی قائل کو منظور ہو
مثلاً جب یہ معلوم کرنا منظور ہو کہ اسے جانے کی طاقت ہو یا نہیں تو وہاں کہیں کہ جاؤ
یا جا نا اگر وہ چلا گیا تو معلوم ہو گیا کہ جاسکتا ہے اور اگر نجا گیا تو معلوم ہو گیا کہ نہیں
جاسکتا دوسرا یہ کہ جو شے قائل کے حضور میں نہیں ہے وہ جا کر اسکا حال معلوم کر یا دے

اور کبھی دعا کے محل میں بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً تم سلامت رہو یا رمیو اور ایسی قوم
میں تاکم دیکھا گیا ہو اغلب کہ نہیں آتا کو اکثر سلامت مفعول کی ہو مثلاً زید کو مارا اور
حرف ظن یعنی میں کے محل میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے بازار کو یا گھر کو یا دربار کو گیا تھا
کبھی بھی مفعول کے بھی آتا ہے مثلاً کہیں کہ یہ بنس کتنے کودو گونے کتنے زور پہ کی عیوض میں اکثر
سلامت مفعول کی ہو مثلاً او سکو تین مارا اسے الف تنہا اور ان ہمزہ مفتوحہ است اور نراؤ
نون اور کان مضموم نفی کے واسطے آتے ہیں مثلاً آجھے وہ شخص جو کسی سے ڈری کیونکہ
بھی باؤ موصوفہ مفتوحہ مخلوط الہا اور یا ساکن سے یعنی ڈر کے ہوا اور اجیت وہ شخص کہ
کوئی خضر یا بنوا اور الگ جیسے کوئی شے لگی نہو یعنی علیحدہ ہوا اور کسی نے جھوٹا ہوا
آئل جو ملنے والا نہو اور امٹ جو مٹ نہ سکو اور امت جو نہ مری اور امت جو ہمیشہ نہ مری اور
ادھر جو کسی شے کے سہارے نہ دھرا ہو بلکہ معلق ہو اور ان رت اس معاملہ مضموم سے جو رت
یعنی موصی کی چیز نہو اور ان پر جو پرٹھا اور خواندہ نہو اور ان سیل جو چیز کسی کے میل کی نہو
اور نزل جو پانی نہ پئے اور اسیدو اسطے جس برت میں مہند و پانی نہیں پڑتا بلکہ نزل جاتا ہے
اور نڈر جو کسی سے نہ ڈری اور کراہ کان مضموم سے جو جانب کہ او سکوراہ قرار نہیا ہوا
کہیں جو پرٹھا ہو انہو اور کدھب جو چیز کہ دھب کی نہو یعنی بیطور اور بد وضع ہوا اور کدھل
اور کچال جو شخص اچھے اطوار پر نہو اور حرف لڑ جو فارسی میں نفی کے واسطے آتا ہے الفا ہندی
پر بھی اہل ہند نے بسبب اشتقاق اہل فرس کو داخل کر لیا ہے جیسے لڑ دھب اور بیدول اور بڈر
اور بے ڈھنگ اور لڑ جو چیز کسی شے کے ملنے کی نہو اور بڈچکن جسکا چکن اور سلوک بد ہوا
عوام الناس لا دوس بھی بولتے ہیں یعنی وہ شخص جسکو دوس نہ دیا جاوے اور کالیہ بیت کا
سیو جیہ گنوار جو کانوں میں رہے اور ستار جو سونے کا کام کرے اور لویار جو لوی کا کام

اصل ان تینوں لفظ کی گانوار اور سون آر اور لوہ آر ہے اول سے الف اور باقیوں سے
 واو بسبب کثرت استعمال کو مخروف ہو گئی واڑہ واو اور راے مشقلہ ہند سیسی بھی گنتہ
 کا ہے جیسے جوارہ اور نائی واڑہ جان جاٹ اور نالی بہت رہتے ہوں آرہ راہی مشقلہ ہندی
 سے بدون واو کی ظاہر ایہ حرف تغیر کا ہے جیسے نوارہ چھوٹی ناو بجٹ دوسری مرکب
 کے بیان میں مرکب وہ ہے کہ دو یا زیادہ سے حاصل ہوا سطر جس کے خبر و لفظ کا معنی کو خبر
 پر دلالت کرے جیسے زید آیا تھا اور زید کا گھوڑا دونوں عبارت میں زید دلالت کرتا ہے اپنے
 مسئلے پر اول میں آیا تھا آئیگی معنی پر معر زمانہ ماضی کے اور دوسرے میں گھوڑا معنی ذکر
 پر اور چونکہ مرکب دو قسم ہے مفید اور غیر مفید اس واسطے اسکو دو باب میں بیان کیا جاتا ہے

باب پہلا مرکب مفید کے بیان میں

تین تین فصل اور ایک خاتمہ ہے

جانا چاہیے کہ مرکب مفید وہ ہے کہ سکوت اور پھر صحیح ہوا اور سننے والے کو اس سے خبر یا طلب
 حاصل ہو جاوے اور یہ کیونکہ اور کلام بھی کہتے ہیں اور کلام میں وہ نسبت جو در بیان
 دو کلموں کے اس طرح پر ہوتی ہے کہ بسبب اسکی سکوت صحیح ہوتا ہے اسکو اسناد کہتے ہیں پس
 وہ کلمہ کہ اس کے اسناد کسی کی طرف کریں اسکو مست کہتے ہیں اور جسکی طرف اسناد کریں
 اسکو مست الیہ کہتے ہیں اور مستند اور مست الیہ کا کلام میں واقع ہونا دو حال سے
 خالی نہیں ہے یا دونوں اسم ہوں اس کلام کو جملہ اسمیہ اور مستند الیہ کو مبتدا اور مستند کو
 خبر کہتے ہیں پھر وہ دونوں اسم خواہ جامد ہوں جیسے وہ زید ہے وہ مبتدا اور زید خبر
 اور حرف ربط خواہ ایک جامد اور دوسرا مشتق ہو جیسے زید جائی لا خواہ دونوں

شوق ہوں جیسے کام کرنے والا ابھی جانے والا ہے یا ایک اسم آوردو سرائفل ہو اور یہ
 اسم اور فعل باعتبار واقع ہونیکے کلام میں دو طرح پر ہیں ایک یہ کہ فعل پہلے اور اسم
 سچھے واقع ہوا ہو اسکو جملہ فعلیہ اور مسند کو فعل اور مسند الیہ کو فاعل کہتے ہیں یہ کو گیارہ
 اور بیٹھنا عم و گیا اور بیٹھا فعل اور زید اور عمر و فاعل ہے دوسرا یہ کہ اسم پہلے اور فعل
 سچھے ہو جیسے زید آیا اور عمر و گیا اسمین اسمیہ اور فعلیہ دونوں کا احتمال ہو پس اگر زید
 عمر کو مستقام قرار دین اور آیا اور گیا فعل اور ضمیر غائب جو انہیں مستتر ہے اور راجع ہے
 بطرف مبتدا کو اسکو فاعل اور فعل اور فاعل سے جملہ فعلیہ بنا کر متبدا کی خبر والین جملہ
 اسمیہ ہو جاویگا اور اگر زید اور عمر کو فاعل اور آیا اور گیا کو فعل مسند بطرف زید اور عمر
 کے ٹھہراوین جملہ فعلیہ ہو جاوے گا اور یہ اسواسطے ہے کہ اردو میں فاعل فعل پر مقام
 بھی ہوتا ہے لیکن معلوم کیا چاہیے کہ چونکہ اردو میں جملہ اسمیہ بدون حرف ربط کے نہیں آتا
 اور جو الفاظ کہ انکو حرف رابطہ کہتے ہیں وہ مشترک ہیں حروف ربط اور افعال قہصہ
 میں اسواسطہ اسمین بھی اسمیہ ہونے پر خرم نہیں کیا جاتا پس وہ زید ہے جملہ اسمیہ اور
 فعلیہ دونوں کا احتمال رکھتا ہے مانند تیسری شق کی اور جملہ فعلیہ پر کبھی حرف شرط جسا
 بیان حروف کی بحث میں ہو چکا داخل ہوتا ہے پس اس جملہ کو شرط کہتے ہیں اور ایک
 جملہ اور جو اسکے بعد ہوتا ہے اسکو خبر اسے شرط اور اکثر خبر پر حرف تو بھی آتے ہیں مثلاً

خوہتی ہمیشہ سے تمہاری اگر ایسی	تو کہ ہے کو نبی میری ای فتنہ گرا ایسی
جملہ اول شرط اور جملہ ثانی خبر ہے اور جملہ پھر دو قسم ہے خبریہ اور انشائیہ خبریہ اسے کہتے ہیں کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا چھوٹا کہہ سکیں مثلاً کوئی کہو کہ بادشاہ جگہ کو ہوا تھا اسمین احتمال ہے کہ سوار ہونے کی خبر جھوٹ دی ہو اور احتمال ہے کہ سچ دی ہو اور انشائیہ	

وہ ہر کہ اس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا نہ کہ سکین اور یہ کئی قسم پر ہے ایک تم جیسے جاؤ
 بیٹھنا مین ضمیر مخاطب جو مستتر ہے انکے فاعل ہی اور نہی جیسے مت جا اور مت بیٹھ اور
 استفہام جیسے بیان آؤ گے یا وہاں جاؤ گے اور نہی جیسے کاش یہ کام درست ہو جاؤ اور
 ترجی جیسے شاید ہمارا دوست آجاوے اور عقود جیسے میں نے یہ کپڑا خریدا اور وہ تلوا
 بچی اور نہ اچھے اور نوڈی اور او غلام اور قسم جیسے والدین کچھ کہہ بیٹھو لگا اور
 تعجب جیسے واہ کیا چیز ہے

باب دوسرا مرکب غیر مفید کو بیان میں

اور اس کو مرکب غیر تمام بھی کہتے ہیں اور یہ وہ ہر کہ جب قائل کہہ کر خاموش ہو جاؤ
 تو سننے والے کو اس سے خبر یا طلب حاصل نہ ہو اور یہ تین طرح پر ہر طرح اول مرکب
 اضافی یعنی اس مرکب کی بیان میں جس کا ایک جزو دوسری جزو کی طرف اضافت
 رکھتا ہو اور اضافت نسبت ہی ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اور جس اسم کو نسبت میں
 اس کو مضاف کہتے ہیں اور جس کی طرف نسبت کریں اس کو مضاف الیہ اور فائدہ اضافت
 کا یہ ہر کہ اگر اسم مضاف ہو معرفہ کی طرف تو معرفہ ہو جاوے اور اگر مضاف ہو نہ کہ کی طرف
 تو شخصہ ہو جاوے اور شرط اضافت کی یہ ہر کہ مضاف خود معرفہ نہ ہو والا اضافت بیضا
 ہوگی اب جانا چاہیے کہ اضافت تین طرح پر ہوتی ہے اول یعنی لام کی یعنی برائی کو معنی
 اس سے حاصل ہو اور یہ اضافت کئی جائیں آتی ہے ایک یہ کہ مضاف اور مضاف الیہ دونوں
 ایک دوسرے مبالغہ ہوں یعنی نہ مضاف مضاف الیہ پر صادق آوے اور نہ مضاف الیہ مضاف
 پر لیکن مضاف الیہ مضاف کی واسطے طرف نہ ہو جیسے گھوڑا زید کا اور مال عمر کا اور مکان
 خالد کا اور زین گھوڑی کا گھوڑا اور مال اور مکان اور زین زید اور عمر اور خالد اور گھوڑی

صادق نہیں آتا اور نہ بالعکس اور مضاف الیہ ظرف بھی مضاف کا نہیں ہے پس نسبت
 بمعنی اسم کے ہے اور اس سے تملیک یا تخصیص کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے ظاہر ہے اور دوسرے
 یہ کہ مضاف اور مضفان الیہ میں عموم اور خصوص مطلق کی نسبت ہو اور یہ نسبت وہ ہے
 کہ ایک جانب سے عموم ہو یعنی پہلا دوسری کی جمیع افراد پر صادق آتا ہو اور دوسری کی جانب
 سے خصوص یعنی یہ دوسرا پہلے کی بعض افراد پر صادق آتا ہو جیسے حیوان اور انسان کہ پہلے
 نسبت عموم اور خصوص مطلق کی ہے اس واسطے کہ حیوان انسان کی جمیع افراد شامل زید اور عمرو
 اور بکر اور خالد اور سوا ان کے جتنے رہوں سب پر صادق آتا ہے اور انسان حیوان کی ایک فرد
 یعنی حیوان ناطق پر نقطہ صادق آتا ہے پس جب مضفان اعم مطلق ہو اور مضفان الیہ ضمر
 مطلق تو یہ بھی اضافت لامی ہے جیسے درخت انار کا اور علم فقہ کا یا علم منطق کا اور بعض کے
 زبان کو شاکیاں و گلستان اور بوستان کی کتاب ہر چند یہ لفظ محاورہ خواص میں کم ہوتا
 ہے لیکن یہ اضافت علم فقہ اور درخت انار وغیرہ کو قبیل ہے اور چونکہ فارسی میں کتاب
 گلستان اور کتاب بوستان آیا ہے اور ان لوگوں نے اسکی ترجمہ کو طور پر کہہ دیا بعض مرتبہ
 اسطرح دوزمرہ میں اتفاق پڑ جاتا ہے اور چونکہ ایسی صورتوں میں مراد مضاف ہے بعینہ مضفان
 ہوتا ہے فارسی خوان درخت انار وغیرہ میں اس اضافت کو اضافت بیانی نام رکھ دیتے ہیں
 اگرچہ واقع میں اضافت لامی ہے لیکن لاشائفتہ فی الاصطلاح اسی طرح اگر الفاظ اردو
 میں بھی فارسی کی متبع ہو سکو اضافت بیانی کہیں تو ہو سکتا ہے اور اضافت بیانی جو
 معطلم نحو یوں کی ہے اسکا بیان آگے آویگا تیسری یہ کہ مضاف اور مضفان الیہ میں
 عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہو اور مضاف الیہ اصل مضفان کی نہ ہو اور یہ وہ نسبت ہے
 کہ پہلا دوسرے کے بعض افراد پر صادق آوی اور دوسرا پہلے کے بعض افراد پر اور اس میں

دو مادوں میں افتراق ہوتا ہے اور ایک مادہ میں اجتماع جیسے سفید اور حیوان ان دونوں میں بھی نسبت ہو کسواسطے کہ بعض حیوان پر سفید صادق آویگا نہ جمیع حیوان پر اور بعض سفید پر حیوان صادق آویگا نہ جمیع سفید پر کیونکہ زائغ حیوان ہے اور سفید نیز اور سنگ مر سفید ہے اور حیوان نہیں پس یہ دو مادہ افتراق کے ہیں اور ربط حیوان ہے اور سفید بھی ہے اور یہ مادہ اجتماع کا ہے جب یہ معلوم ہو چکا تو اب سنا چاہیے کہ جہاں الیہ نسبت ہو اور مضاف الیہ مضاف کی اصل نہ ہو وہاں بھی اضافت لامی ہو جیسے اضافت سونکی گڑی یا تپلی کی طرف مثلاً سونا کرے کا یا تپلی کا کسواسطے کہ گڑیا تپلی مادہ سونیکا نہیں ہے و سوم بمعنی نر کی یعنی حنفی طرف کی ہو اور یہ وہاں ہوتی ہے کہ مضاف بمابن مضاف الیہ کے ہو اور مضاف الیہ طرف ہو واسطے مضاف کے جیسے سوار گھوڑے کا اور سوار کشتی کا اور رزہ رضوان کا اور پانی کوئے کا سوم بمعنی سن کی یعنی حنفی کے ہو جو بیان کیواسطے آتا ہے اور یہ وہاں ہوتی ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ میں نسبت عموم اور خصوص میں وجوہ ہو اور مضاف الیہ اصل ہو مضاف کیواسطے جیسے انگوٹھی شو یا چاندی کی کہ سونا یا چاندی اصل انگوٹھی کی ہے یعنی وہ اس سے بنی ہوئی ہیں اور سنا چاہیے کہ اضافت لامی کی بعض قسم میں اگر مضاف مشبہ اور مضاف الیہ مشبہ ہوتا ہے تو اسکو اضافت تشبیہی کہتے ہیں جیسے ختم گرس اور زبان سوسن و گل رخسار اور اگر مضاف بنیا ہو مضاف الیہ کا تو اسکو اضافت بنی نام رکھتے ہیں اور یہ استعمال فارسی میں بہت ہوا و گوہ بھی فارسی کی تتبع و اپنی کلام میں استعمال کرتے ہیں مضاف تشبیہی کو کبھی بعینہ ترکیب فارسی کے طور پر اور کبھی علامت افہام یعنی کالا کر جو مختص ہے زبان ہندی کے ساتھ اول جیسے اس شعر میں ولی کے عالم میں جو ہوا ہے طالب تیری ہو و نکا ۔ اوسکے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا ۔ دوسرا جیسے اس

میں وزیر کے سے افسوس کہ اس دل کا کنول کھلنے نہ پایا۔ کوئی دیکھ چلے جاتے ہیں ٹی
 کے تھے ہم بہ نگین دل اور دل کا کنول مقصود بالتمثیل ہے اور اضافت بنی کو فارسی کچھ طوطے
 پر لکھتے ہیں جیسے عباس علی یعنی عباس بیبا علی کا اور باقی اضافتوں کا حال بھی یہی ہے
 یعنی کبھی کسرو کے ساتھ جیسے ان اشعار میں ولی کے سے مہوش ہوں میں نرگس بہت
 سے تیرے + ساقی نہ بجاؤ کچھ قہج تل نے غش کیا + ہوس سے تمام عمر جو تھا جوش شور
 وحشت عشق + موٹو پہو لولہ اپنی مزار میں بھی تھا + اوٹھا جو خاک + قیس سے بگولا سا +
 ایک اضطراب سا پیدا غبار میں بھی تھا + فقط نہ سنگ ہی کچھ آبلوں سے سرخ ہوئی +
 لمبو ہر امیر اسے نوک خار میں بھی تھا + اگرچہ آج ہے بالین سنگ و بستر خاک + کبھی تو سر
 میہ آغوش یار میں بھی تھا + دوسرے جیسے ان اشعار میں ولی کے سے نے شک چین
 نہ غنبر سارا کی محی شمیم + مجھ کو کسی کی نگہت کا کل نے غش کیا + آیا چین میں کو نسا گل
 یک بیک نسیم + ہر گل کی جیب چاک ہے بیل نے غش کیا + یک قطرہ خون نہیں جاگڑو لہو
 یہاں میری + مجھ کو تو اشک خون کی تسلسل نے غش کیا + ہوس سے اگرچہ ہر کا ڈر تو مل
 یار میں بھی تھا پہ کچھ قرار دل بقرار میں بھی تھا + گذشتہ گمان کے زمانہ کا تم نہ وصف کرو +
 یہی غم والم اوس روز گار میں بھی تھا + ہوس کا دل تیری جانے سے اب ہو منزل غم +
 کبھی خوشی کا گذر اس دیار میں بھی تھا + جب ان سب امور سے فراغت حاصل ہوئی +
 جانا چاہیے کہ علامت اضافت کی ہندی میں تین لفظ ہیں اول کا اور یہ باعتبار وقت
 اور جمع اور تانیث اور تذکیر مضاف کو مختلف ہوتا ہے یعنی اگر مضاف واحد مذکر ہو تو کا
 الف کو ساتھ اور اگر جمع مذکر ہو تو کے یا سے معمول سے آتا ہے مثلاً زید کا گھوڑا یا گھوڑا زید
 کا اور زید کی گھوڑی یا گھوڑی زید کی اور اگر مضاف واحد مونث یا جمع مونث ہو تو

جیسی پہلی مثالوں سے واضح ہو گیا اور مضاف اور مضاف الیہ میں فصل بھی جائز ہو سودا کا
 زخم مل پاؤں سے سوز نخ سے التیام * پاک مٹا ہے زبان شمع سے گلگیر کا +
 جو کہ ظالم کو سوہن کر بھولتا چلتا نہیں * سبز موتے کھٹ دیکھا ہے کبوتر شیر کا +
 توڑ کر تجا نہ کو مسجد نانی تو نے شیخ * بہمن کی دلی بھی کچھ نہ فکر ہے تعمیر کا +
 شعرا دل میں پاک اور گلگیر اور دوسرے شعر میں کھیت اور شیر اور تعمیر سے میں دل اور
 تعمیر مضاف اور مضاف الیہ میں جو الفاظ ان کے بیچ میں واقع ہیں وہ فصل ہیں ان دونوں میں
 فصل دوسری اس مرکب کی بیان میں جسے دو اسم سے ترکیب پائی ہو اور دوسرا
 اسم سختی حرف کو تضمن ہو یہ اسم اسما و اعدا میں پایا جاتا ہو اور صورت لفظ سب اسمی
 اعدا کی مقتضی اس بات کی ہے کہ ان سب میں ترکیب ہو کواصل کے مثلاً تیرہ اور چودہ
 اور پندرہ اور سترہ اور اٹھارہ اور تیس اور چوبیس اور اسی قیاس پر باقی اعدا و شمار
 تک ان کے اول میں معلوم ہوتا ہو کہ اعداد اعداد تین اور چار اور پانچ اور سات اور
 آٹھ میں اور بسبب تغیر از منہ اور تصرف اللہ کے کچھ تبدیل اون میں آگیا ہے لیکن چونکہ
 بعض کو جزو ثانی کی حقیقت مثل گیارہ اور بارہ اور انیس اور اونیس وغیرہ مولف
 کو معلوم نہیں اس واسطے نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسم اس کس لفظ سے مرکب میں بہر کیف کبھی حقیقت
 ترکیب کو قریب جزم کے ہو انکو مثال میں لکھا ہے تیس اور چوبیس اور چوبیس اور چوبیس
 اور ستائیس اور اٹھائیس مرکب ہیں اعداد اور بس سے انکی اصل تین اور پانچ اور
 چار اور پانچ وغیرہ کے بسبب تصرف کے بعض حروف جزو اول اور جزو ثانی کے گر گئے
 اور کوئی حرف مثل الف ستائیس کے زیادہ ہو گیا لیکن حرف آور جو عطف کو واسطے ہے
 حذف کیا اور ان دونوں اسموں کو باہم استزاج دیکر بنبر لہ ایک اسم کے کو یہاں فصل تیسری

اوس مرکب کے بیان میں جو دو قسم سے ترکیب پا کر نمبر لہ اسم واحد کے ہو گیا ہو لیکن
اسم دوسرا منفی حرف کو متضمن نہوا سماء الرجال بیشتر اسی قبیل سے ہوتی ہیں اہل اسلام
کے نام مثلاً محمد حسین اور احمد حسین اور علی نقی اور سید علی اور علی حسین اور حیدر علی اور
حیدر حسن اور کرار حسین اور ہندی میں بیسے شکر سنگہ اور مرہ خندہ اور متاب سنگہ اور
تیسرے سنگہ اور ناہر سنگہ خاتمہ بعض ضروریات کے بیان میں اور اوس میں توفیق
ہیں فصل پہلی تیز میں اور تیز وہ اسم ہو کہ کسی شے سے ابہام کو رفع کر دی اور یہ کئی طرح سے ہو کہ
یہ ہو کہ عدد ہو کئی جیسے سیرے پاس و تل آدمی ہیں و تل عدد اسم تھا و اس سے معلوم ہوتا تھا کہ
کیا چیز ہو جب کہا آدمی وہ ابہام جاتا رہا و دوسری وزن سے جیسے آدھیر تل جلاتی ہے پیمانہ سے مثلاً
ایک کٹھری کپڑوں کی اور چار گوبین اناج کی اور ایک نیکاپانی کا اور دو کپے لمبی کے اُنکے کھر میں
ہیں چوتھی مسافت سے جیسے دو کس زمین طوکی اور بالشت بھر کر پھیلا کر کبھی نیز رفع ابہام کرنی ہوتی
نسبت سے جو درمیان جملہ کے ہوتا مثلاً وہ شخص اپنی ذات سے خوب ہو نسبت خوب ہو نیکی جو شخص
کی طرف ہو ہم تھی یعنی معلوم نہ تھا کہ اُس کا خوب ہونا اُس کے اپنے نفس کی محبت کرے یا غیری
جب کہا اپنی ذات سے معلوم ہو گیا کہ اُس کا خوب ہونا اُس کے نفس کی محبت کرے یا وہ شخص
جسے بڑا ہی باعتبار ناتائے کے یا باعتبار سن یا علم و فضل کی بڑائی بہم تھی کس واسطے کہ بڑا ہونا
کئی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ معلوم نہ تھا کہ وہ شخص عمر یا کسی اور اعتبار سے بڑا ہے جب کہا باعتبار
ناتے یا سن یا علم و فضل کے وہ ابہام اٹھ گیا فصل دوسری استثناء کے بیان میں
اور استثناء الگ کرنا ایک چیز کے حکم کا ہے بہت چیزوں کے حکم سے پس جسکو نکالیں اور سکو
مستثنیٰ اور جس سے نکالیں اور سکو مستثنیٰ اُنہ کہتے ہیں اور یہ الگ کرنا ہر سطح چند حرفوں کے
ہوتا ہے جنکا بیان حروف کی بحث میں گذرا اور مستثنیٰ دو قسم پر ہے متصل اور منقطع متصل

کہتے ہیں کہ کھانا لاجا دی ایسی کئی چیزوں سے کہ وہ ان چیزوں میں داخل ہو مثلاً اس گھر کے
 سب آئے سوازیہ کے مراد یہ ہے کہ اول گھر کے لوگوں میں ایک زید بھی تھا حرف اشتہار
 کے ساتھ اس کو ان سب کے خارج کر دیا تاکہ اس کا نام نہ سمجھا جاوے اور وہ کئی چیزیں ہیں
 سے متعلقہ کہ خارج کرتے ہیں جائز ہے کہ لفظ مذکور ہوں جیسے پہلی مثال میں گذرا اور جائز
 ہے کہ مقدور ہو مثلاً یہاں آج نہیں آیا مگر زید یعنی کوئی نہیں آیا مگر زید شش امینہ یعنی لفظ
 کوئی مقدور ہے اور منقطع اسی کہتے ہیں کہ جن کئی چیزوں سے الگ کریں وہ پہلے سے ان میں
 داخل ہو مثلاً کہیں کہ یہاں سب شانہ زدی تا کہ تھے الا سپاہی ظاہر ہے کہ سپاہی جو ستنے
 پہ ستنے امینہ یعنی شانہ زدون میں داخل نہیں ہوا اس قوم کے سب لوگ آؤ سوا سو چار یا پانچ
 کے اور ظاہر ہے کہ چار یا پانچ قوم میں داخل نہیں فصل تیسری سناو کے بیان میں اور سناو
 وہ ہے کہ پکارا جاوے بواسطہ حرف ندا کے اور حروف ندا کا ذکر حرف کی بحث میں گذرا
 ورنہ درودت قائم مقام لفظ او عو کے ہوتے ہیں یعنی بلاتا ہوں میں جیسے اس شخص میں
 آ شخص سناو دی ہے کہ پکارا گیا ہے بواسطہ لفظ اسی کے اور مراد اس سے یہ ہے کہ بلاتا ہوں نہیں
 شخص معین کہ اور سناو کہی غیر معین بھی ہوتا ہے مثلاً ایک نابینا کہے کہ ای منہ خدا کے
 جیسے کچھ دی پس ظاہر ہے کہ نابینا بسبب نظر نہ آنے کے کسی کی تعین نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہے کہ کوئی
 شخص میری آواز نہ کرے کچھ دیرے فصل چوتھی مندوب کو بیان میں اور مندوب وہ ہے
 کہ اس کے واسطے دروند ہوں اس کے منہ کے سبب سے یا اس کے ہونے کے سبب سے جوت
 وہ مندوب مفقود ہو چکے ہونے کے سبب سے دروند ہوتے ہیں مندوب قسم اول کا
 ہے کہیں ہے یا اور اور ہی تمنا جب کسی کا باب یا تمنا مگر گیا ہو اور ظاہر ہے کہ باب
 کے ہونے سے دروند ہو کر یہ کہہ کر کہا ہے اور مندوب قسم ثانی کا جیسے کہیں کہ

ہے مصیبت یا ہامی افسوس یا داویلا جب کسی کا کوئی عزیز مر گیا ہو یا کچھ مال تلف ہو گیا ہو
مثلاً اور ظاہر ہے کہ غریزہ یا مال نمودنے سے جو مصیبت اور افسوس موجود ہو اور اس افسوس
وغیرہ کے ہونے پر تفہیم کیا گیا ہے فصل پانچویں صفت اور موصوف کے بیان میں معلوم
کیا چاہیے کہ صفت وہ چیز ہے کہ دلالت کرے اس معنی پر جو اس کے موصوف میں ہو اور اس کا
استعمال دو نوع پر ہے نوع اول بطور فارسی کے اور یہ دو قسم ہے ایک یہ کہ وہ کلمہ جو موصوف
ہے مکتور آخر ہوا اور اس کے بعد صفت واقع ہو جیسو اسپ خوش رفتار اور مرد جاہل اور
بادشاہ عادل اور دست کوتاہ اور مرد نیک اور دوست ہے یہ کہ موصوف آخر ہوا اور صفت
اس سے پہلے واقع ہو جیسے نیکم اور ان دونوں قسم میں دونوں کلمہ فارسی ہی ہوتی ہیں
نوع دوم بطور ہندی کے اور اس نوع میں صفت اکثر بطور قسم دوم نوع اول کی پہلے
موصوف سے واقع ہوتی ہے اور یہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ صفت اور موصوف دونوں
ہندی ہوں جیسے بھلا مانس اور اچھی رت اور برا چلن اور بڑا بھائی اور چھوٹا بیٹا
و و و و یہ کہ صفت ہندی اور موصوف فارسی جیسے بھلا آدمی اور بڑا آدمی اور بڑا صاحب
اور چھوٹا صاحب اور اچھی طرح اور کبھی صفت مؤخر بھی موصوف سے واقع ہوتی ہے
جیسے آدمی اچھی کی کیا بات ہے جانا چاہو کہ صفت اگر لفظ فارسی ہو تو از بس الفاظ فاعل
میں تفرقہ تذکر اور تانیث کا نہیں ہو تو اسلئے موصوف عام ہے کہ مذکر ہو یا مؤنث اور یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ موصوف واحد ہو خواہ جمع مثلاً ایک نیکم دیون کہتا تھا اور نیکم دیون
نے یون کہا اور ایک زن بیٹھی تھی یا نیک زمین یا نیک عورتیں ایسا کام نہیں کرتیں
اور اگر صفت لفظ ہندی ہو تو دو ان تانیث اور تذکر واجب ہے مثلاً اچھا مرد اور اچھی
عورت اور وحدت اور جمع میں تفصیل ہے یعنی اگر صفت کے آخر الف ہو تو موصوف بھی

چاہیے کہ واحد ہو مثلاً اچھا مرد اور اگر صفت کے اخیر میں یا بے مہولہ ہو تو موصوف چاہی
 کہ جمع ہو مثلاً اچھی مردوں کو اور اچھے آدمیوں کو ایسا ہی چاہیے اور اس عبارت میں
 مثلاً اچھے مرد اور اچھے آدمی ایسی ہی ہوتے ہیں باوجود یا بے مہولہ کے مراد اور آدمی
 کا باعتبار لفظ کے مفرد ہونا واسطے کہ الفاظ فارسی حالت فاعلیت میں جب علامت
 فاعل یعنی لفظ آئے اور علامت مفعول یعنی کو ان کے ساتھ مذکور نموز بان اردو میں
 باعتبار لفظ کے مفرد ہوتے ہیں گو مقصود جمع ہو جیسے کئی مرد اور کئی آدمی آئے تھے اور
 کئی مرد اور کئی آدمی کھانا کھا گئے اور بننے کئی مرد یا کئی آدمی دیکھے تھے اور اگر صفت کے
 آخر یا بے معروف ہو تو موصوف کا واحد اور جمع ہونا دونوں درست ہو مثلاً اچھی عورت
 اور اچھی عورتیں فصل چھٹی تاکید کے بیان میں اور تاکید وہ شعر ہے کہ کسی خیر کو کثرت
 یا شمول میں مقرر کر دے تاکہ سننے والی کو شک نہ رہے اور تاکید دو طرح پر ہو لفظی اور
 معنوی لفظی وہ ہے کہ ایک لفظ کو مکرر ذکر کرین خواہ فعل کو اور فعل امر ہو مثلاً بیٹھ بیٹھ
 اور جا جا اور کہہ کہہ اور سحر سحر یا ماضی ہو مثلاً جب کوئی پوچھے کہ زید گیا یا پوچھے کہ آیا تو
 کہیں کہ گیا گیا یا آیا یا مضارع ہو مثلاً جب کوئی پوچھے کہ زید وہاں جاوے گا یا وہاں
 آوے گا تو کہیں کہ جاوے گا جاوے گا آوے گا آوے گا فاعل کو مکرر ذکر کرین مثلاً جب کوئی پوچھے
 کہ تمہیں نے کہا تھا تو کہا جاوے کہ میں نے میں نے یا پوچھے کہ کیوں صاف وہاں میں ہی جاؤ
 تو کہا جاوے کہ ہاں صاحب تم تم اور فعل یہاں سے بسبب قرینہ کے محذوف ہو گیا ہے یا سوا
 ان کلمات کے کسی اور کلمہ مثل کلمہ تنبیہ اور نفی اور نہی کو مکرر ذکر کرین مثلاً ہاں ہاں
 وہاں جیا نہیں نہیں میں نے نہیں کہا یا کیسکو کسی کام سے منع کرنے کے وقت کہیں نہ
 یعنی اس کام کو مت کر اور الفاظ مکرر میں کبھی فصل بھی واقع ہوتی ہے مثلاً ہاں رہی ہاں

یا بان صاحب بان یا بان میان بان یا کیا تھا صاحب کیا تھا یا آوے گا مقرر آویگا
 علی ہذا القیاس اور کبھی تمام جملہ کو مکرر کہتے ہیں مثلاً زید گیا تھا زید گیا تھا اس تاکید میں تقریر کی
 نسبت کا اور تاکید معنوی وہ ہے کہ معنی کسی لفظ کو تقریر پر دلالت کرے اور وہ یہ الفاظ ہیں
 آپ خود سب و وفون اور اخوات اسکے مثلاً کہیں میں آپ گیا تھا یا میں خود موجود
 تھا اور وہ ان سب لوگ بیٹھتے اور دونوں یہاں آئے تھے اس میں تقریر ہے شمول میں **فصل**
 ساتویں بدل کے بیان میں بدل وہ اسم ہے کہ بعد ایک اسم کے واقع ہوا اور نسبت کو ساتھ
 وہ ہی مقصود ہوا اسم اول بنزله توطیہ اور تمہید کے ہوتا ہے اور اول مبتدل منہ کہتے ہیں اور
 بدل چار قسم ہے اول بدل اکل من اکل یعنی ساری کو ساری بدل کرین اور یہ وہ اسم ہے کہ
 اسکا مدلول بعینہ مدلول مبتدل نہ ہو مثلاً زید تمہارا بھائی آیا تھا یا علی بخش آپکا بھائی گیا
 بھائی بدل کر زید کا اور بیٹا بدل ہے علی بخش کا اور آٹہ اور جانے کی نسبت ساتھ وہ بھی مقصود
 ہیں اور زید اور علی بخش ان دونوں کے واسطے بنزله تہیں کے ہیں کیونکہ اگر کمزور کہتے بھائی
 اور بیٹا ہونا کسی نسبت سمجھا جاتا دوسرے بدل بعض میں اکل یعنی ساری کا ایک جز و اس
 ساری کا بدل ہوا اور یہ وہ اسم ہے کہ اسکا مدلول پہل منہ کی مدلول کا جزو ہو جیسے کہیں کہ نہ ہو کر
 کھائی ایک ٹکڑا اور پلاؤ کھا یا ایک نوالہ یا اسکو باپ کا مال میراث میں یونچا اسکا آدھا
 تیسری بدل الاشتمال اور یہ وہ ہے کہ اسکا مدلول بدل منہ سے متعلق ہوا کی مثال لکھی گئی عاتی
 ہر مثلاً کہیں زید لٹ گیا مال اسکا زید کے لٹ جانے سے اس کے مال کا لٹنا مراد ہے لیکن بدل
 عربی میں کثیر الوقوع ہے اور فارسی میں بھی کم واقع ہوتا ہے چہ جاے اردو اور اسکا استعمال
 اردو میں کہیں یا یا نہیں گیا بدل الغلط وہ اسم ہے کہ غلط کے پیچھے ایک اور لفظ سے یا کرین
 اور اردو میں لفظ نہیں کا بھی اس بدل کے اول مذکور کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ پہلا اسم

عاطف تھا اور سہو از زبان سے سرزد ہو گیا تھا اور مقصود دوسرا ہے مثلاً کل آپ کا بھائی
 آیا تھا نہیں بیٹا یعنی اول جھوٹے سے بھائی زبان سے نکل گیا اور بعد اسکے اوسکا ندرک
 کیا فصل آٹھویں اوس عطف کو بیان میں جو بواسطہ حرف عاطفہ کے ہوا جو معطوف
 کرین اوسکو معطوف علیہ کہتے ہیں اور معطوف وہ اسم ہے کہ حرف عطف کو بعد معطوف علیہ کی
 نسبت کے ساتھ مقصود ہو جیسی کہ میں پلاؤ اور سالن کھایا یعنی سالن بھی کھایا اور پلاؤ بھی کھا
 معطوف کیا چاہیے کہ فعل تائید اور تذکیر میں معطوف کی تائید اور تذکیر کے تابع ہے یعنی اگر
 معطوف علیہ مذکر ہوا اور معطوف مونث تو فعل میں علامت مونث کی لاحق کرینگے مثلاً سالن اور
 روٹی ٹھانی اور اگر معطوف علیہ مونث اور معطوف مذکر ہو تو فعل میں علامت تذکیر کے لاحق
 کرینگے جیسی روٹی اور سالن کھایا اور عطف بالاحرف کو عطف نسق بھی کہتے ہیں فصل نویں عطف بین
 اور ایک اسم پر صفت کے سوا کہ ایک اور شے کو ظاہر کر دیتا ہے پس عطف بیان وہ اسم واقع ہوگا
 جو زیادہ مشہور ہو مثلاً مصلح الدین سعدی جمال الدین عرفی افضل الدین خاقانی اور عبداللہ بنوری
 یا امین میرزا ظالم الدین بنو انشیخ ابراہیم فوق یا کمین مرزا معین بادشاہ کو چھوٹے بیٹے کی سواری دیکھی تھی

باب تیسرے لغت میں

فصلی الالف آ امر ہے مشتق آنی سے آج الف مدودہ کے ساتھ پانی اور موتی کی
 صفائی اور جب مضاف ہوتا ہے ملو اور اور چھری وغیرہ کی طرف یعنی تیزی اور برش کے ہوتا ہے
 آبدار وہ شخص جسکو آبدار خانہ کی خدمت سلاطین یا امراء جلیل القدر کے سرکار سے
 دفع ہو ہو اور وہ شمشیر حسین برش خوب ہو اور وہ موتی حسین صفائی بہت ہو اور
 مرے کا شیرہ جو قوت خوب عاف اور بنیش تیار ہو تو اسکو بھی کہتے ہیں کہ خوب آبدار
 پنکبے آبداری خدمت آبدار خانہ کی اور صفائی آبدار خانہ وہ مکان جو پانی کے ظروف

رکنے کے واسطے نقص ہوا بدیہ وہ شخص کہ اسکی آنکھ میں آنسو مجھ رہے ہوں اور
 مستعد گیرہ کا ہوا بدست استنجا اور اس لفظ کو کرنے اور لینے کے ساتھ استعمال کر دینا
 جیسے کہ میں کہ او سوا بدست کی یا بدست کی اجرو غرت اور اعتبار انبشار پانی کی چادر آبکاری
 شراب کا کام مثل کشید اور بیح آب و تاب صفائی اور چمک آباد شدہ ویران اور اسکا
 استعمال مکان اور زمین دونوں میں جانی ہے جیسے وہ گھر آباد ہے یا وہ شخص اس گھر میں آباد
 ہوا اور جو شخص فارغ البال و رفیع عیش ہوا ہے بھی آباد کہتے ہیں اور یہ مجاز و تشبیہ
 کہ میں اب وہ شخص روٹی سے آباد ہوا آبادی مقابل ویرانی آبلہ بھیچھو لا اور دایہ چمک
 اور معنی اول کے چھوٹنے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں آبلہ دکا وہ سوزش جو کسی کو شک او
 صد سے ولین ہوا اور نسبت آبلہ کی طرف دل کے اس خیال سے کہ اسبب کمال سوزش کے
 ولین فی الواقع آبلہ پڑ گئے کہ میں آبی نیلگون اور ایک قسم روٹی کی جو مقابل روغنی کے کہ نور
 میں پکتی ہو چونکہ روغنی کے خمیر میں روغن اور دودھ داخل کرتے ہیں اور اسکو خمیر میں پانی
 اسوا سوا آبی کہ میں اب الف مقصورہ کے ساتھ یعنی اسوقت ابر اصل میں یعنی دم بریدہ کو
 ہے اور متعل یعنی پر گندہ کو جیسے سب کاغذ دفتر کے اتر پے میں اور یعنی بدوضع اور بد اطوار
 کے بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہ میں کہ اسکا بیٹا بڑا اتر ہے ابج عبارت مشہور کہ اس سے اعدا
 حروف تہجی کے معلوم ہوتے ہیں ابجد خوان نو آموز ابدال الف کے فتح سے ایک فرقہ ہر حرف
 غیب سے ابر مشہور اور چونکہ ابر نشان رحمت الہی کا ہے اور کو ابر رحمت بھی کہتے ہیں اور کبھی بطور
 تشبیہ کے رحمت الہی کو بھی ابر رحمت کہتے ہیں اور وہ نقش جو کاغذ ابری پر ہوتی ہیں انکو
 بھی ابر کہتے ہیں ابر عالمگیر وہ ابر ہے کہ دور و نزدیک برے ابر قبلہ وہ ابر جو قبلہ سے آگے اور
 یہ ابر اغلب کہ خوب بر تسمی ہر غیب قبلہ اور کعبہ ایک لیکن فارسی میں اس ابر کو ابر قبلہ

کہتے ہیں نہ ابرکعبہ مگر میر تقی نے ابر کو کعبہ کی طرف بھی ایک شعر میں منسوب کیا جو اور حق میں
 کہ اوس شعر میں لفظ کعبہ کا بہ نسبت قبلہ کے خوب کرم واقع ہوا ہے ابراؤٹھا جو کعبہ
 سو جھوم پڑا اینخانہ پر + بادہ کشوں کے جھڑ میں اب ٹیشہ او پیمانہ پر + اور مشہور ہو کہ
 کیسے میر سے پوچھا تھا کہ ابر قبلہ معروف ہو نہ ابر کعبہ اوسے جواب دیا کہ کعبہ یہاں کرم تھا
 اس واسطے کہا گیا ابر مردہ ایک غیر موتی ہو پونی اور سوراخ دار اور بت ہلکی کہ بانی کو قبلہ
 کرتی جو عوام کو اعتقاد ہو کہ وہ مرا ہوا ابر ہوتا جو اسکو بلی میں سناج کہتے ہیں ابری ایک
 کاغذ منقش کی ہو اور اوسکے منقش کرنے کا قاعدہ یہ ہو کہ تخم میخی کے لعاب پر کئی رنگ شل سرخ
 اور زرد اور بنبر وغیرہ ڈالکر کاغذ او سپر لکھکر اوٹھا لیتے ہیں کاغذ اُن رنگوں کو پی لیتا جو اُن
 نقبش کو ابرا اور اوس کاغذ کو کاغذ ابری کہتے ہیں ابرہ دوہرہ یا رولی دار بارہ میں وہ
 کچرا جو اوپر کی جانب ہو مقابل اسکر کہ اسنا طعام کا متعفن ہو جائے اسبب اثر گرمی کے اُسا ہوا
 طعام جو بسبب گرمی کے متعفن ہو گیا ہو اُبنالغ مضموم سی بانی یا اور شے قیوم کا سبب
 جو شے کھڑن سی باہر کل پڑنا آبال حاصل بالمعد ہو اُبنے سے یعنی اوس جو شے کو کہتے ہیں
 جسکو سبب الحالت اپنی طرف میں سے باہر کل پڑتے ہیں اُبنالغ مضموم سے نباتات کا زمین
 سے باہر نکلنا اور بجائے اوسکے اُگنا کاف فارسی سے مقام میں باے مودہ کی بہت مستعمل
 ہے ابوالہابی سی متعدی ہو یعنی کیسکو بونے کے واسطے حکم کرنا اُجی الف مقصورہ سے یعنی
 یعنی اسوقت یہ مرکب ہوا اب اور سی جو فائدہ حصہ کا دیتا ہے اب الف ممدودہ سے مع با
 فارسی کے یعنی خود آپا بیری ہیں آپس یعنی ہماریک اپنا بیت یعنی قرابت اپن الف مقصورہ
 سے یعنی خود لیکن شاہجہان آباد کی زبان میں مستعمل نہیں اہل دکن وغیرہ کا محاورہ ہو اپنا
 جو اپنے ملک سے ہو مگر اطلاق اسکا اوسپر کرتے ہیں جو باعتبار لفظ کے مذکور ہو مثلاً اسباب

اپنا اور مال اپنا اور مکان اپنا اپنی یاں معروفہ سے جو اپنے ملک سے ہو لیکن اسکا حکم
اوس پر کرتے ہیں جو بابتبار فقط کے منوث مثلاً اپنی حیوی اور اپنی زمین اور اپنی خیریت
اکثر چوت پچوٹے کے محل میں استعمال کرتے ہیں اور کبھی ایسے محل میں بھی ہوتے ہیں کہ کوئی
شخص بہت نشاط یا کبھی از خود رفتہ ہو کر کسیکے ساتھ التفات کرے جیسے کہ میں وہ شخص
مہ سے زیادہ اچھا جاتا ہوں آتش آگ آتشک مرض مشہور آتشی اسکا اطلاق اکثر بن اور
بہی پر کرتے ہیں جیسے خالی انسان پر آتش دان انگلیتھی آتشی شیشہ ایک قسم شیشہ کی چیز کہ اگر کھلا
آفتاب کے کپڑا جاوے اسطرح سے کہ آفتاب کی چمک اومین سے کپڑے پر گری تو وہ کپڑا
جل جاتا تو ان مضموم سے مع تائے فوفانی کے مشدذو او مخفف اصل میں ایک لہ
کا نام ہے جس سے کپڑے پختش کرتے ہیں اور بابتبار مجاز کے اون نقوش کو بھی کہتے ہیں
اور جانا چاہیے کہ اوس آگ کو آگ پر گرم کر کر کپڑے پر رکھتے ہیں اوسکے صدمہ سے بعض خبا
کیرے کے او بھرتے ہیں اور اوس او بھرنے سے بیل اور بوٹے کپڑے پر معلوم ہوتے ہیں
آز الف مد و د اور اسے متعلقہ بند ہی سے پناہ کسی شے کی مثلاً وہ دیوار کی آڑ میں
گھرا ہوا گجرا ایک قسم خوشبو کی چیز آگ کا گھنا آگ کا کسی سے میں اثر کرنا اور اکثر اوس مقام
میں متعل ہو تا ہے کہ کسیکا گھر جل جائے اور معنی غضبناک ہونے کے بھی آتا ہے مثلاً مجھکو
اُس بات پر آگ لگ گئی اور کبھی یوں کہتے ہیں میرے تن بدن میں آگ لگ گئی اور معنی
حقیقی سے ماخوذ ہر آگ لگی یا سے تھکانی مجھو سے دعا سے بد ہے اگر تاسہ وی سے اعضا کا
انسر وہ اور سخت ہونا اور کبھی تکبر اور غرور میں بھی متعل ہو تا ہے اور یہ ایک حالت ہے
جسے نکوینا کہتے ہیں یعنی چھاتی کال کہ چلنا اکھر الف تصورہ اور کاف تازی شد و مخلوط الہا
اور اسے متعلقہ بند ہی سے وہ شخص ہے جو بات بھلائی کی مطلق نہ سمجھو اکال الف

مضموم اور کاف فارسی مع الالف سے بچوک پان کا جب چاکر ہونہ سے ڈال دینا گالہ کن
وہ طرف ہر چہین بچوک پان کا شنبہ سے ڈالتے ہیں ترکیب اس لفظ کی لفظ ہندی اور
فارسی سے بسبب امتلاط اہل ہند اور اہل فارس کے ہے اگنا الف مقصورہ اور تفتی
ہندی اور کاف تازی ساکن سے کسی کا چلتے چلتے ٹھہر جانا اور کبھی عورت کو کسی مرد سے
دل بستہ ہونے کے محل میں بھی متعلق ہے مثلاً وہ عورت اوس شخص سے ٹک رہی ہو اور
اگنا دل کا دل کے لفظ کی زیادتی کے ساتھ مرد اور عورت دونوں کے حق میں ہوتے
ہیں اور یہ فرق بطریق روزمرہ کے ہے نہ باعتبار معنی حقیقی کے اور عبارت کو پڑھنے
میں بھولتو جانے کو بھی اگنا کہتے ہیں اتون الف ممدودہ اور تاسے فوقانی مضموم سے
وہ عورت جو لڑکین کو عالم تعلیم کرے اور الف مقصورہ اور وال متعلقہ ہندی شد
مع الالف سے عبدالواسع نے رسالہ لغات ہندی میں لکھا ہے کہ دو کلمہ یا زبان زمین
کاڑ کر ایک لکڑی اور اوپر باندھتے ہیں تاکہ کبوتر یا اور جانور اوپر بیٹھیں اسے اور
اون چار لکڑیوں کو بھی کہتے ہیں کہ بطور مربع کے باہم جوڑ کر عورتین اوپر جالی اور
کشیدہ کاڑھتی ہیں اور دھو تر اور دھو تر حرف الف سے ایک قسم کپڑے باریک کی جو اوپر
الف مقصورہ اور راسہ مہلہ اور واوکسیر سے ترکیبی معروف آرد او اوہ اگا جوتا
میں گوندہ کر گھوڑی یا گاؤ کو کھلا دین اور اصل اس لفظ کی آرد اوہ ہر تیس فارسی
الاصل ہے لیکن بعد تصرف کے الف کو مقصورہ اور باسے مودہ کو وا کر لیا جاتا تھا
بنا نہ ہنود کا اگھیلی الف مفتوحہ اور تاسے متعلقہ ہندی ساکن اور کاف تازی کسوا
مخلوط السامع اتمانی سے ظاہر اصل میں اٹک کھیلی ہے دو کاف تازی سے معنی کھینکے
میں آگ جانا پھر بسبب کثرت استعمال کے ایک کاف مخروف ہو گیا اب روزہ موعا لیں

ایسے محل میں متعلیٰ ہو کہ کوئی کسی کام کو ترک کر کے لیکن پھر بھی اسکا اطلاق ثقات کے حق میں نہیں کرتے ایثرن ایک لکڑی ہوتی ہو کہ اوسکی دونوں سروں پر دو لکڑیاں اور لگاتے ہیں اور سپر عورتین سوٹ ایثرتی ہیں آٹھون یعنی ہر واحد آٹھ خیرون میں سے آٹھون کا میل نام ہر ایک میل کا شہر لکھنؤ میں انشاء اللہ خان کے شہزاد کا مصرعہ چل آٹھون کے میلے کی ذرا دید کریں ہم ہی سیر کی جاگہ + اجیرن الف مفتوح اور جیم تازی مکسویع التختانی اور اسے مملہ مفتوح مع النون اس کام کو کہتے ہیں جس سے طبیعت بسبب طول زمانہ کی تنگ آجاوے اچھبھا تعجب اکیلا کاف تازی مکسور اور یاسے تختانی مجہولہ سے یعنی تنہا اگلا الف مفتوح اور کاف فارسی ساکن سی جو سب سے آگے ہوا عم اس سے کہ ذوی العقول ہوئے غیر اسکے اکٹھا مجتمع یہ لفظ شاہجہان آباد میں بالفعل اکثر کی زبان پر الف مکسور اور کاف تازی مخلوط الہما مفتوح اور تازی شقلہ مشدوع مع الف سے متعلیٰ ہے اور بعض الف مکسور اور کاف ساکن اور تازی شقلہ مخلوط الہما مع الف سے بولتے ہیں شاید زمانہ سابق میں بہت متعل تھا انشاء اللہ خان کا قطعہ ہر ایک ادنیٰ شمع ہو کیا خوب بات ہو + لگ جاوین میر سے ہاتھ جو یکبار چار پانچ بد تو اونکی جا رہے واچھڑی چہ خوش ہے اکٹھی ہے میر سے واسطے دلدار چار پانچ + الف حرف مشہور الف ہونا دو پانچوں پر کھڑا ہو جانا گھوڑی کا الفی ایک قسم کا پہناوا فقیران بے نو کا ہو کہ اسکو گلی میں داتے ہیں الف اللہ کا خط وہ خط سید باجوہ شکل الف کے فقہر آزاد پیشانی پر کھینچتے ہیں انشاء اللہ خان کا شعر ہے ماتھی پر مرے خط الف اللہ کا کھینچو + سوئیو مجھے بستر + تم لو نہ گرد پر ہو اور بندہ ہو چلیا + بیسی کرے خدمت + الفنی وہ رہی کہ اوسکے دونوں سر سے دو طرف سے باندھ کر کرپٹ وغیرہ اسپر لگاوین

ایک نری ایک درخت معروف کا ترش مرہ اور اسکو عربی میں قمر ہندی کہتے ہیں
 اٹلنا شکم کے اعصاب کا کچھ جانا اور بعضے اٹلنا الف مفتوح اور نون غنہ اور باجوہ
 مفتوح سے کہتے ہیں اندھا بنایا اور وہ کو اجو تار یک ہو اور اسکا نشان معلوم نہوتا
 اسکو بھی اندھا کہتے ہیں اور یعنی چیز جو اچھی طرح آنکھ سے دکھائی نہ دے جیسے حروف کتاب
 کے جو خوب پڑھے بناتے ہوں اسکو بھی اندھے حروف کہتے ہیں اندھیرا اصل میں معنی تاریکی
 ہے لیکن معنی اصلی سے مجبور ہو کر بعضی جو راو و ظلم کے متعلی ہے اور بعضی تاریکی کے اُس
 جاسے میں استعمال کرتے ہیں کہ بسبب گرد و غبار کے تاریکی ہو جاوے مثلاً ایسی اندھی آئی
 کہ ایک اندھیر نہ گیا اندھیرا یعنی تاریکی کے خواہ تاریکی شب ہو خواہ کسی صدمہ سے آنکھوں
 کے سامنے آ جاوے خواہ گرد و غبار سے ہو اور غالب یہ ہے کہ اندھیرا اور اندھیرا دونوں
 لفظ مرکب ہیں اندھا اور اسے مہملہ نسبت سے چونکہ تاریکی میں کوئی شہ اور ظلم میں
 حق نہیں معلوم ہوتا اسکو نسبت کر کر اندھیرا اور اندھیرا کہا جاوے اندر کے خفا سے
 اس ملک میں جو مشہور ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی چاشنی میں اور کھڑا لڑکا قوام طیار کرتے ہیں اور
 اور بعد تیار ہونے کے مختلف صورتوں کے ساتھ کبھی شکل شکر پارہ کی اور کبھی اور شکل سے
 تراش لیتے ہیں اور رسالہ لغات ہندی میں جو لکھا ہے اسکا ترجمہ یہ ہے ولیساے حلقہ ہوا
 سے طرح طرح کی رنگ کی پاتی ہیں اور بعضے عیسیٰ کو بھی کہتے ہیں انتہلی ہم کہتے ہیں کہ یہ
 امر ظاہر اور واضح ہے کہ جو لڑیا کہ آئی سے طیار ہو وہ بجز جلیبی کے نہیں ہے اور اندر کی بھی
 عیسیٰ کے معلوم نہیں کہ زبان کس ملک کی ہے آنسو الف ممدودہ سے اشک آنسو بہا مارونا آنسو
 پے جانا آنکھ سے آنسو کو ماہر کھانے کھدینا آنسو پھینکانی اجملہ تشفی کرنی انا الف مفتوح
 اور نون مشدوع الف سے وہ عورت جو لڑکوں کی تربیت کے واسطے ملازم ہوا

انج اور حرف نفی کا بھی جیسی اثرت اور اس کا حال حرف کی بحث میں علم نحو کی
باب میں گذرا آنکھ حشر انکھری چشم لیکن یہ زبان سلف کی ہر آنکھ ملانا ایسے آنکھ سے
کرنا آنکھ چرانا اغماض کرنا میر کا شعر انکھیں چرا بیونہ نگ ابر بہار سے ہمیں طرف
بھی دیدہ خوب بار دیکھنا + انگیا سینہ بند زمان انکور میوہ معروف اور زخم کا کھرنڈ سودا کا
سے اس قدر نبت الغیب سے دل ہر سودا کا بڑا + زخم نے دل کے ندیکھا مونہ کبھی انکور کا +
انکور الی خمیازہ کو کہتے ہیں اور جمل جوشی کہ انکھوں کے سامنے آٹھو جاوے تاکہ کسی شے کو
دیکھائی دینے سے منع آوے آٹھ الف مضموم اور واو مجہولہ سے یعنی اور جمل کے جو گزرا اولیٰ
ایک چیز ہے اندر سے خالی کہ اوہین غلہ وغیرہ کوئی ہیں چوبی ہو یا سنگین اور پستکی یہاں
مجہولہ سے دو بھائی یا ایک بھائی ایک بہن اور اوپر تلو کی پاپے معروفہ سے دو بہن کہ
انکھیں چھین اور بچہ متولد نہوا ہو بیان کرتے ہیں کہ اوہین اکثر دشمنی اور عناد ہوا کرتا ہے
اولیٰ الف مضموم اور واو غیر ملفوظ سے گو بر سوکھا ہوا جو جلا نیلے کام آوے اور وہ ایک
سیات خاص پر ہوتا ہے کمین مدورا و کمین مثلث اوستانی وہ عورت کہ لڑکیوں یا لڑکوں کو
تعلیم کرے خواہ علم خواہ کشیدہ بنانا اولیٰ الف مضموم اور واو غیر ملفوظ سے واژگون ہونا
اور کرنا اولیٰ دوم بھرناسانس کا اندر سینہ کی جانا اسطر جہ کہ اسکا باہر کو آنا محسوس کم ہو اور یہ
حالات اکثر موت کو وقت ہوتی ہے اولیٰ تیسرا اور اولیٰ پانچواں پھر جانا یہ جب بولتو ہیں کہ کوئی شخص
آئی ہے تو توقف پھر کر چلا جاوے اولیٰ پیر چلنا اور اولیٰ پانچواں چلنا یعنی پھل پانچو کے ہوا اولیٰ چلنا
انکھ کے توقف چلنا اولیٰ جانا اولیٰ جانا کا مضطرب ہونا خوف سے یا کسی غم و اہم کے شے سے اولیٰ دنیا کی
کو آتی ہے پھر پھر دنیا اولیٰ دنیا واژگون کر دنیا کسی چیز کا بیسی یا لٹ دنیا یا قاب اور پر وہ
اولیٰ دنیا اور حریف کو مار کر گرا دینے کو بھی کہتے ہیں اولیٰ چال روش بد اولیٰ ملک کا ہر یعنی سیدھی بات کو

بھی اولٹا سمجھتا ہے انشاء اللہ خان کا شعر ہے عجب اولٹو ملک کو مین اجی آپ بھی کہہ سکو
 کبھی بات کی چسپید بھی تو ملا جواب اولٹا + اولٹا جواب چسپید ایسے انشاء اللہ خان کے شعر
 میں گزرا او جاکر او وغیرہ ملفوظہ سیویرانہ اجر گیا یعنی خانہ خراب یہ روزمرہ عورتوں کا اوجڑنا
 او وغیرہ ملفوظہ سے ہے ہونے کی طرح کے ٹانگوں کو ٹھوننا اور انشاء اللہ خان کے شعر سیویرانہ ہوتا ہی
 کہ قبر کے پتھر کو کھانسنے پر بھی اطلاق اسکا درست ہو دہن ہذا سے سینہ صد چاک نظر آیا تیری عورت
 او سکی تربت کی جو میں جا کے او دھیری تھہر + لیکن فقط بقراو دھیرنا البتہ بیان بھی سنایا
 ہی اوچاٹ ہونا دل کا دفعہ دل کسی کام سے بے التفات ہو جانا اولینڈ نا برتن کو اوٹ کر
 پانی یا اور اٹکات کو اوس میں سو ڈال دینا آبا الف ممدودہ سے کلمہ تعجب ہے انشاء اللہ خان کا شعر
 کیا میٹھی ہے اسی نام خدا دا چھڑی آبا + ہونٹوں پہ ہمارے + ایک بوسہ کے صدر سے
 دھوان دھار نکلا ہٹ + مٹی کی ادا ہٹ + اہٹ الف ممدودہ اور تارے شعلہ بندی کے
 ساتھ آواز باور اسکو بھر حال بھی کہتے ہیں اینڈ ناٹینے کے حال میں چپ و بست سناہ حرکت کرنا
فصل باہر موصدہ کی + بات سخن بات ماننا سخن قبول کرنا انشاء اللہ خان
 کا شعر ہے جوتا رچنگ چھیر نہ انشا کو بات مان + تیرا سنا ہوا ہے یہ سب راگ اسی بسنت بات
 کو کسی کسٹھر سے لیجانا جوابات کہ کوئی شخص کہنے کو ہو دوسرا آدمی اوس بات کو اوس سے پہلے
 کہہ دی بالاطفل خورد اور حلقہ سینہ یا زربین یا اور کسی چیز کا شل برنج یا مسک عمود تک کا ٹھہر
 پہنٹی ہیں بالی حلقہ مذکور لیکن بنسبت اسکے خورد باس یعنی بوی خوش ہو یا بد بانٹنغی
 نون سے بمعنی نے کے پانوں کا ٹانہ باسے فارسی سے اپنی حد سے بڑھ کر قصہ کرنا پانوں پھیلا نا
 کسی امر میں بہت ابرام کرنا مثلاً جب کوئی شخص کسی سے بہت چیز میں طلب کرے اور تھوڑی
 چیزوں پر قفل نہ تو کہیں کہ او سنے بڑے پانوں پھیلائے اور بمعنی دراز کرنے پانوں کے عجیب

باسب استغنا کو کسی طرف کی جاوین جیسی اس شعر میں گویا کی سے بے نیازی نہ کیا ہے نہ زرا
 ہاتھ کھینچا پاؤں پھیلاتے ہیں ہم + پاؤں پھیلا کر سونا فراغت سے سونا پایل وہ لڑکا جو
 شکم مادر سے پاؤں کو بل متولد ہوا ہو پارس باو فارسی سے ایک تمہرے جسکی لگانے سے لوہا سوا
 مویا تاہر پارس یعنی نزد یک پاس نہ چٹکنایہ لفظ بیشتر منفی ہی متعل ہے یعنی قرینہ آنا کسی کے
 پال ایک قسم خمیسی کی ہی پات برگ بالو باو تازی سے یعنی ریت کو اور بیشتر یک گلفن اطلالہ
 کرتے ہیں بابو بیل بابا کا ہے یعنی باپ کے کہ الف واو سے بدل گیا ہے لیکن یہ لفظ فقیر بیشتر
 محل تعلیم میں ہر شخص پر اطلاق کرتے ہیں جیسے عورت کو مائی انشاء اللہ خان کا شعر ہے
 جب لگو کنو اودا سارنگ کو ہم درویش لوگ + دوڑ ایک بابونی ہاتھ سے چٹا یا بستہ
 باٹ راہ اور سنگ ترازو بارہ درمی اصل میں وہ مکان ہے جسکی بارہ دروازہ ہوں لیکن
 روزمرہ حال میں بارہ سے کہ دروازہ والی مکان پر بھی اطلاق کرتے ہیں رسالہ لغات ہند
 میں لکھا ہے کہ کبھی چار درمی یا شیش درمی کو بھی کہتے ہیں اور اس رسالہ میں تخصیص اس
 مکان کی کی ہے کہ گھر کے اوپر یعنی چھت پر بناوین اور چاروں طرف سو در رکھتا ہو جیو کہ
 یہ گناہی وان آن بود کہ بالائے خانہ سازند و ہر چہار طرف در و شستہ باشند لیکن تخصیص
 بالا خانہ کی ظاہر ایجا ہو کہ واسطے کہ اگر ایسا مکان زمین پر بناوین اسکو بھی اسی نام سے
 کہیں گے چنانچہ ہوتے ہیں کہ فلان باغ میں بارہ درمی یا بارہ پلہ شاہجہان آباد سے دو چار
 گوس پری ایک پل ہے لیکن وجہ تسمیہ اسکی معلوم نہیں مگر بعض سے یوں سنا گیا ہے کہ اصل اسکی
 باران پلہ ہے کہ واسطے کہ مینہ کا پانی اطراف اور جوانب سے جمع ہو کر اس رستے سے بہتا تھا
 عبور کی آسانی کے واسطے وہاں ایک پل بنایا گیا ہے بآئندہ خفای نون سے کوئٹی سے موڈ ٹکا
 باغ سبز دکھانا فریب دنیا انشاء اللہ خان کا شعر ہے گل داغ و خندہ زخم سے بڑے اور سیکرٹون آبلہ

مجھے باغ بنبر کہلاتے ہیں الم فواق میں باغ دل + باغ باغ خوشدل سودا کا شعر ہے
 ہر ایک مرغ نے ہو باغ باغ دی یہ عالم شکر فسروش کہ عمرش دراز باد چہ سرا
 نقدی کند طوطی شکر نار + باغات جمع باغ کی باغبان نگہبان باغ کا بابہ یعنی بیرون
 بہری دونوں باغ موعده اور راس معلکہ مکسورہ مع الیاء التختانی وہ بال سرکہ کہ غویز
 پیشانی کی طرف سے بقدر دو انگشت کے چھوٹی ہیں بانگ باغی موعده اور بعد الف کے
 نون غنہ اور کان تازی سے ایک قسم ہے زیور کی اور ایک ورزش جو سپاہیوں کی کہ گارڈ
 حرلیں پر وار کرتے ہیں بانگ اصل میں یعنی کج کے جو اور مجازاً یعنی شوخ و شنگ کو مستعمل
 ہے + بانگین حاصل بالمصدر یعنی شوخ اور شنگ ہونا بانگ کان فارسی سے آوار مطلقاً
 اور اذان نماز کی بول درخت کیلکریہ سپیا باغ فارسی اول مفتوح اور باغ فارسی دوم
 مکسور مع یاء تختانی اور باغ ہوز باغ کشیدہ سے نام جانور اور ایک کھلونے کا ہے کہ بعض
 آہن سے بناتے ہیں اور بعض خاک سے اور بعض نرسل سے اور کولب پر رکھ کر بجاتے ہیں اور
 ابنہ کی گھنٹی جو چھری گھس کر اکثر اطفال ہوشوں پر رکھ کر بجاتے ہیں اسکو بھی اسے نام ہے
 بولتے ہیں پٹی باغ اول فارسی مفتوح اور باغ دوم تازی مفتوح اور باغ تختانی مشد
 نام جانور پوٹن یا فارسی اول مفتوح اور باغ فارسی دوم مضوم مع واو ساکن اور تارے
 منتقلہ ہندی مفتوح مع النون نام درخت معروف کہ اسکا ثمر مشابہ مکو کے ہوتا ہے اور
 اول بنبر اور بعد پختہ ہونے کے سرخ ہو جاتا ہے پوٹہ باغ فارسی اول مفتوح اور دوم
 مضوم اور واو ساکن اور تارے منتقلہ ہندی مع الہایا مع الالف سے پشت چشم پٹری
 باغ فارسی اول مفتوح اور دوم ساکن اور منتقلہ ہندی مکسور مع یاء تختانی کے
 جو چہ سائل رفیق کہ جگر طبق طبق ہو گئی ہو اور پٹری جنبی منوہ کی اسی جگہ سے ماخوذ ہے

بشی باء، موحده تازی مفتوح اور تاسے فوقانی مشدوک سورج یاے تختانی کے فیتلہ تبا
 باے تازی مفتوح اور تاسے فوقانی ساکن اور یاے تختانی بالف کشیدہ سے ایک قسم یوگین
 کی جو ترکیبی جو تبا شیرین معروف اور چھٹا انا را آلبازی کا تبا نا مصدر ہے اور معنی اپنے
 معروف ہے اور اسکی جگہ تبا نا لام کے ساتھ بھی بولتے ہیں اور وہ کپڑا جسکو پگڑی کے نیچے
 اولیٰ ہر پر باندھ کر اوپر اوکے پگڑی کو باندھتے ہیں تبا باء موحده تازی مفتوح اور تاسے
 مشقلہ ہندی مشدوک سے وہ سنگ جس سے کوئی شے پیسی جاوے اور نقصان اور خسارہ اور
 اسیدو اسطے روپیہ کے خوردہ کرنے کے وقت نسبت چلن بازار کے بمقدور کم حاصل ہوا کو
 بھی تبا کہتے ہیں یعنی اسقدر خسارہ ہوا اور یہ لفظ اس معنی میں لگنے کے لفظ کے ساتھ مل
 ہے مثلاً روپیہ کو ایک پیسا بٹہ لگا تبا باء موحده تازی مضموم اور تاسے مشقلہ ہندی ساکن
 اور نون مع الالف سے غازہ اور او اسکو ایتنا بالف مضموم بھی کہتے ہیں تبا باء موحده
 تازی مفتوح سے معدوم یعنی تافتن اور معنی صحل کرنے قیمت اجناس کے بھی مستعمل ہے
 مثلاً آج صبح سے دہل روپیہ تبا اور یہ لفظ بھون کے اکثر زبان زد رہی ہو ایک قسم کی
 کیسکی کہ او میں رشتہ ڈاکٹر روپیہ یا چھلایا اور زردہ وغیرہ بھر کر اپنے پاس کھو ہوا
 تبا باء فارسی مفتوح اور تاسے مشقلہ مشدوک سے ایک قسم ہے لباس کی کہ او سکولین
 وغیرہ سے بنتے ہیں تبا علاقہ بند ظاہر یہ مرکب تبا اور الف نسبت سے اور چونکہ علامہ
 کو اکثر اون وغیرہ سے کام پڑتا ہے اس نام کے ساتھ موسوم ہو گیا تبا تازی مشقلہ تمام
 حساب دیہات کا اس سے متعلق ہو تبا باء فارسی مفتوح اور تاسے مشقلہ ہندی مشدوک
 مفتوح سے گلو بند سنگ وغیرہ کہ چرم اور بانات وغیرہ سے بناتے ہیں اور وہ سند کہ وہاں
 کے اجارہ کی باب میں مالک زمین کو لکھ دیوین تبا تاسے مشقلہ ہندی بے تشدید سے

پہری گتک سے کھینا پتا تارے فوقانی کے ساتھ سرائے اس لفظ کو اس معنی میں منسوب شد
 اور مخفف استعمال کرتے ہیں اور شد و معنی برگ و رخت کو پیا کو پوشش چھت کی پٹ اول لکھا گیا
 ہوا اور معنی کو اس کے پٹ چھتا کر یک شب تاب پتنگ کاغذ باد اور پروانہ کہ جانور معروف
 ہوا اور اس کے عاشق شمع کا قرار دیتی ہیں سودا کا شعر ہے آنحضرت عاشق و عاشق ہیں
 کہ نور و شمع پر جو ہو شمع کو تو بل مرے پتنگ + اور ایک قسم چوب کی جو جسے جاسونک
 دیتے ہیں پتنگا شرارہ تیلی باوی فارسی معجم اور تارے فوقانی ساکن سے وہ لکڑیا جسیں تار پتنگ
 شہدہ باز چتر مین اوس رقص کو تیلی کا ناچ کہتے ہیں اور جو صورت کہ بہ شکل انسان کے ہیں
 یا مس یا ہین یا ملا سے بناوین اور معنی مرد کا بیانی باے تارسی مفتوح اور تارے شعلہ
 یا لکھنیدہ اور بعد الف کے دو یاے تختانی تقسیم غلہ کی جو کشت زار پر واقع ہوتی ہیں
 تیرا وہ تختہ جسکے دونوں طرف دو لکڑیاں جڑ کر اوز زمین پر رکھ کر اوس پر چھین پھری ایک
 قسم ہے زیو کی بطور چوڑی کے عورتین یا تھہ میں پہنتی ہیں لیکن چوڑی مدور ہوتی ہے اور
 تارسی ہیں بجز ایک قسم کشتی خورد کی پتنگا باے فارسی مکتوب اور جیم فارسی مفتوح
 مکتوب الہا اور تارے شعلہ سے جدا ہونا کسی کا کیسے ساتھ سے پتنگا لکڑیا سالہ بجا و جیم فارسی کے
 ساتھ حاصل بالمصدر ہے بچھتے یعنی نجات بچکانا جفت یا پوش اطفال کے پانوں کے بچکن
 قول چھتا باء فارسی مفتوح اور جیم فارسی ساکن مخلوط الہا اور نون مع الالف تاریم مشہور
 کا جو نون نکاتے کے واسطے اکثر امراض و موی میں لگاتے ہیں اور یہ علاج جو مثل فصد کے
 پتنگا نافرش بچکانا فرش کرنا بجا و اباء فارسی مفتوح اور جیم تارسی سے معنی پتنگا وہ
 جسیں نشست بچکانوین بچکانو گزندہ معروف جسکو فارسی میں گزندہ کہتے ہیں بچکانا ایک قسم
 زیو کی کہ اکثر زنان ہندو اسکو پہنتی ہیں تار جیم و نون فارسی اول مفتوح

اور دو مہا ساکن حمایت پچھا کر کھانا پشت کی طرف سرگراں بچھاری وہ رسن جو گھوڑے کی پچھلے پاؤں اور سے باندھین کچھوڑا وہ مکان جو کسی گھر کے عقب میں ہو پچھتاہضم ہونا اور مجازاً مال غصب کے مسترد ہونے کو بھی کہتے ہیں مثلاً زید کو عمر و کا مال پچ گیا اور مہنی کمال سعی اور محنت کے بھی جیسے کہیں وہ شخص اس کام پر نہایت پچا لیکن بشیر اطراف اور جوانب کے لوگ بولتے ہیں اور ساکنین خاص شاہجہان آباد کو کم زبان زد ہے پچانا غصب کرنا مال کا اس طرح سی کہ پھر مسترد نہ ہو سکے یہ متعدی ہے پچنے کا بدلہ اعراض بدافو کے ملا لکنا یہ ہر نادان اور احمق سے بدانتہا کا باندھنا اور نذر مانتی بدنی گھیتی کے کٹنے سے پہلے نرخ غلہ کا مقرر کر کر دینا دنیا بدنی مخلوط الہا سیو چوٹوٹے دار بدنی ایک محل سے دوسرے محل پر متعین ہونا سپاہیوں کا اور یعنی ابر کے بدلہ باہمی موحہ تازی مضموم اور وال مہلہ ساکن مخلوط الہا سے نام ہر ایک دن کا اور یعنی عقل کے بدیا باہمی موحہ مکسور اور وال مہلہ مشد مکسور اور یاہی تختانی مع الالف سے علم بدنی باہمی تازی مفتوح اور وال مہلہ مشد مکسور مخلوط الہا اور یاہی تختانی ساکن ایک قسم ہے پچو لون کو باؤ کی ایک دوسرے پر تقاطع کیے ہوئے اور وضع اسکی معروف ہے اور ایک پوشش ہے چرم کی کہ بطور باز مذکور کو تقاطع کیے ہوئے ہوتی ہے اور عوام اکثر اپنے اطفال کے گلے میں پہناتے ہیں بطور منت کی بدھیا باہمی موحہ مفتوح اور وال مہلہ ساکن مخلوط الہا اور یاہی تختانی مع الالف وہ رگاؤ جسکے خستین کو ماش دیکر بیکار کر دیا ہو برابر مساوی برابر یاہضم یعنی برابر تازی متقلہ سے کان اور ایک قسم کپان کی ہے کہ مونگیا ماش ہندی کی پیٹھی سے گھی یا تیل میں تلے ہو اور صدقین اسکی مختلف ہوتی ہیں ہری راس متقلہ ہندی سے وال مونگ یا ماش کی پیٹھی میں مساج ڈاکر ہر کنار کے یا زیادہ اس سے خشک کر کر پلاتے ہیں برات وہ ہنگامہ

جوشب عروسی میں ہوا اور وہ جماعت جو کئی منزل سے کیسی کی تختہ انی کی تقریب سے
 کہیں جاوے اور نکو برات بطریق مجاز کے کہتے ہیں براتی وہ لوگ جو ہنگامہ برات میں
 جمع ہوں برات کا چڑھنا سوار ہونا داماد کا منع جمع کثیر کے نکاح کے واسطے بری ہائی موجد
 تازی اور بے محلہ مکتور مع یاس تھانی وہ اسباب جو داماد کی طرف سے روز نکاح سے
 پہلے عروس کے گھر بھیجا جاوے بریئے شوہر برائی نام دہی کا اور سکے میلہ کو برائی کا میلہ
 کہتے ہیں برت مذہب ہنود میں ایک قسم عبادت کی جیسی روزہ اہل اسلام میں برتاؤ
 استعمال برتن طرف برسات موسم معروف برساتی نام مرض اسپ کہ ظہور اسکا مخصوص موسم
 برسات کی برسات بارش برسی وہ فاتحہ جو کیسے مرنے بعد ایک برس کے یا ہر سال کیجاوے
 اور ہر سال کی فاتحہ کو دیسا کہتے ہیں برکھا بے موجد تازی سے بمعنی بارش کے برکت
 معروف اور اپنی معنی حقیقی کے ضد میں بھی متعل ہے شلا کوئی سوال کرے اگر کچھ پاس نہ ہو تو
 کہیں برکت ہے اور غلہ تولنے والی وزن اول میں بجائے عدد ایک کی اس لفظ کو کہتے ہیں
 جیسے تیسرے وزن میں بجائے عدد تین کے ہتا بمعنی زیادہ کے مشتق بہت سی برتی شیرینی
 معروف کشیر اور شیرینی سے طیار کرتے ہیں برف معروف برنا نام ہر آلہ نجار کا کہ اوس سے
 لکڑی میں سولہ کرتے ہیں برچی ایک قسم سلاح کی جو کہ ایک طرف نے کے بھال اور
 دوسری طرف آہن ہمارا نصب کرتے ہیں بر فدا از اصل میں بمعنی سپاہی کے جو جو وقت جنگ
 کی بدوق سردیوں اور روز مرہ حال میں وہ سپاہی جو بٹس میں ملازم ہو بدہ غلام
 پر ہی باے فارسی مفتوح سے اصل میں بمعنی جن کے ہوا و اب جنوں کی زنان خوبصورت
 پر اطلاق کرتے ہیں پری کا سایہ آسب پری کا پرستان پر یوں کا مکان پر اقطار فنج کی
 پری یاس تھانی مجہولہ سے او طرف شلا وہ شے دیوار کے پر ہے یعنی دیوار کے او منظر

اور مجازاً بمعنی دور کے بھی مستعمل ہے مثلاً بڑی رو یعنی دور رہ پرتلا حامل چہ می جہمین تلوار
 لٹکا کر گلے میں ڈالتی ہیں پر کھنا بھلا بڑا دریافت کرنا کسی شے کا عام ہر اس سے کہ زر ہو یا کوئی
 اور شو ظاہر از زمین حقیقت ہو اور اور شایا میں مجاز پر مبنی ایک پیڑ جو کہ گمانس اور سر نہ
 بنا کر دیوار چھپر پر رکھ دیتی ہیں پردہ معروف اور مجازاً اسکا استعمال کئی طرح پر ہو مثلاً کسی جاکہ
 عورتیں ہوں اور مردوں کو وہاں جانے سے باز رکھنا منظور ہو تو کہیں کہ یہاں پردہ ہوا
 اگر عورتیں باہر علیحدہ مین مخفی ہو جاویں اور مکان مردوں کو واسطے خالی کر دین تو کہا جاوے
 کہ اسکو بلا لو پردہ ہو گیا اور اگر مردوں کو آمد و رفت سے باز رکھیں تاکہ عورتیں ایک مکان
 سے دوسرے مکان میں چلی جاویں وہاں بھی کہتے ہیں پردہ ہو گیا اور جب آمد و رفت
 کی باز رکھنے کے بعد اجازت دیوین تو کہیں کہ پردہ ہو چکا اور بمعنی بات پوشیدہ ہو گئی
 اور اس صورت میں رکھنے کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے مثلاً ہم سے پردہ رکھتے ہو اور راگ کی قہام
 دوازہ گانہ میں سے ہر قسم کو بھی پردہ کہتے ہیں اور ستار اور بین پر جو اجزا پیل کے یا
 ہاتھی دانت کی مانند سے باندھ کر بھانے کے وقت اون پر اونگی دھرتے ہیں اونکو بھی
 پردہ کہتے ہیں پر سا باے فارسی مضموم سے غرض خواہی موت کی اور یہ لفظ محاورہ میں بول
 کی مستعمل ہے اور دینے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً وہ لوگ پر سادینے آئے تھے بڑھکا
 باے فارسی مضموم سے اصل میں بمعنی مرد کے ہے اور مجازاً بمعنی مرد بزرگ کی مستعمل
 ہر پردہ سنا کھانا اونار کر کیسی آگے رکھنا یہ روزمرہ ہنود کا ہے پر وساحہ کھانے کا اور ہائی
 پروسی سے بڑگو سپند بزد کہ نامرد بزرگ پرٹے بیچنے والا پڑا وہ جسکو بچا وہ کہتے ہیں بس باغتم
 بمعنی قدرت اور بالکسر بمعنی زہر کے بنا بالفتح آباد ہونا اور خوشبو کا کسی شے مثل باروغیرہ
 میں بچ جانا اور بالضم طعام کا بسبب گرمی کہ بوسیدہ اگر نابسانا متعدی بسنے بالفتح کا دونوں

معنی میں بستی آبادی اور عباس آباد بستر بالغ مطلق کپڑا بساطی وہ شخص جو شیئاً تعدد
کم قیمت مثل شیانہ اور سوزن وغیرہ بی کرے فارسی میں اسکو خوردہ فروش کہتے ہیں بسا
بمعنی دستگاہ مزار اسد اللہ خان غالب تخلص عرف مزار نوشہ کا شعر بساط عجز میں تھا
ایک دل یک قطرہ خون وہ بھی + سورتہا ہے بانداز چکیدن سرنگون وہ بھی + اور وہ کپڑا
یا باناٹ کا کٹڑا جیسے خانی ہے ہوئی ہون اور مدہ او سپر رکھ کر شطرنج کھیلین بستر فروش
خواب بستر فروش خواب سپاہی یا فقرا کا بستر آجنا اور بستر لگانا خواب کرنیکے واسطے بچہ بچہ
سپاہی یا فقرا کا بسوا تیشہ بخاران بسیر آجنا نرون کا شام کے وقت اپنے اپنے اشیاء میں
آرام لینا پسینا عرق پسینہ ہونا بسبب محنت یا گرمی آفتاب کے بہت عرق لانا اور پسینہ
منفعل ہونے کے بچہ کیسی عجز اور زاری کے سبب او سپر تقدا اور اتفات کرنا اور بست پیچنے
کی دل کلن اکثر کرتے ہیں میو اس مصرع میں ۷ مجھے کروچ خنجر سے تراول کر لے جایا ہے ۷
پسند مرغوب اور احتمال اسکا کرنے اور آنی کے ساتھ ہر مثلاً ہمیں یہ پیر ہمیں پسند آئی اور اسکو
پسند کی پسند ایک قسم ہی کباب کی بٹن بلے موزہ مکسور اور شین بھی ساکن اور نون سے
وہ قدرت حق جل و علی کی جس سے فنا موجود کی متعلق ہر بشارت خوش خبری عموماً اور وہ
خوشخبری کہ کوئی حلی یا پینیمبر کیکو خواب میں دیوے خصوصاً پتہ آواز باے فارسی مکسور ایک
قسم عام کی کہ اکثر عروس کو وقت و دواع کو پہناتے ہیں اور زمان رقاصہ وقت قص کے
بھی پستی میں بقا خاک سفید کہ بسبب پوست کے آدمی کے سر میں پیدا ہوتی ہے بقال
غلہ فروش بکرہ گو سفند زگری کو سفند مادہ بکو اس ہرزہ گوئی کی باے مفتوح اور
کاف تازی مشدوس جو شخص کہ بہت ہرزہ گو ہو کہ بکرہ باے مکسور اور کاف تازی مخدوس
سے اشیاء خوردہ اور ریزہ کا کر کہ پرانگندہ ہونا کہ بکرہ ناوسکا مشدوس بکرہ باے تازی مفتوح

اور کان فارسی مخلوط الہا سے رغن کو پیاز اور لونگ وغیرہ کے ساتھ دلع کر کر طعام
پر ڈالنا بکھارا نامصدر اور سکا بکھلا جانور معروف جسکو بوتیار کہتے ہیں بکھار حاصل بالمصدر
ہو بکھارنے سے جو معنی خراب کرنے کے ہو اور مجازاً نا سوافقت اور بد مزگی کو جو درسیان
دو شخص کے واقع ہو کہ ہوتی ہیں بکھار نامصدر ہو معنی خراب کرنے کے اور یہ معنی حقیقی اور مجازی
دونوں میں مستعمل ہے اور معنی بد اطوار کرنے کے بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً اوسکو لوگوں نے
بکھار دیا یعنی بد مزاج اور بد اطوار کر دیا بکھارنا لازم بکھارنے کا اور ب معانی مذکورہ میں مستعمل
مثلاً وہ کام بکھار گیا اور اونہیں اب بکھڑ گئی اور وہ بکھڑی ہوئی ہیں یعنی بد اطوار ہیں گئی
کان فارسی مشدد مکسور مخلوط الہا سے سواری معروف مختصر اہل فرنگ کی بکولا گرد باد
اُسکو بولا دونوں باسے تازی سے بھی کہتے ہیں بکٹ باسے تازی مفتوح اور کان فارسی مذکور
ساکن اور تاسے شقلہ ہندی اول مضموم اور دو م ساکن سے وہ شخص کہ گھوڑا بلاتا تھا شا
دوڑا اوسے یہ ترجمہ ہے عنان گستہ کا بکیت باجو تازی مفتوح اور کان تازی مفتوح او
یا سے تختانی ساکن اور تاسے فوقانی سے جو کہ فن بانگ میں مہارت رکھتا ہو پکارنا باجو
فارسی مضموم اور کان تازی سے کیسکو آواز دینا پکار حاصل بالمصدر بکارنے سے پچنا
ترجمہ چقن کا پکانا تعدی اسکا چکا کان مشدد سے ماضی بکینے سے اور بمعنی پختہ کے اور وہ کھڑ
کہ نہایت دانا اور کار آزمودہ ہو بکھارنا ترجمہ گرفتن کا بکھڑی و ستار پگ پاؤں زبان
و ہاقین کی جو پچھلنا باجو فارسی مکسور اور کان فارسی مخلوط الہا اور لام ساکن ہو ترجمہ ہو
کہ راضقن کا پچھلنا تعدی اسکا پکھال کان تازی مخلوط الہا سے ایک طرف چربی ہو شک
سولان ترک سقو اوسین پانی بھر کر نیل پر رکھ دیا جاتا ہے ایک قسم باجو کی جو بطور
دھول کے بکھوآن اہل میں یعنی اوس چیز کو جسکو پاؤں لیکن عرف میں اوس چیز کو کہتے ہیں جسکو

روغن میں تیلین جیسے گل گلی اور پوریان بلا معروف بلا نوش جو شخص کھائیں یا چمکیں پری
 پھر کا کھانڈ کرے اور جو شخص صدقہ کھائے اسکو بھی کتہ ہین بلا چٹ مثل بلا نوش کے پشام
 کاشعہ و لون کی مثال میں سے درویش بلا نوش بلا چٹ ہین میان دوست پنیک میں
 جو آوین + انعی کوسل کر کرین اینون کا گھولامین ایسی ہی آفت بدل باج تازی مکتوب سورخ او
 اکثر سورخ موش اطلاق کرتے ہین بی مادہ گریہ بلانی مادہ گریہ لیکن یہ باغ امیر بلا و دو لبعہ الالف
 سے گریہ نہ بلا میں جمع بلا کی اور ایک رسم ہی حوریت کی کہ اپنا عزیز اور قرابتی کو سر پر دونوں ہاتھ لگا کر
 ہر جگہ ہر باتوں کو اپنی کپٹی کے برابر لاکر باتی ہین تاکہ اس حد سے آنکلی او گھلیو نہی و آواز
 پندہا ہو اس آواز کو چٹخنا او گھلیو کا بولتے ہین اور اس رسم کو بلا میں اور بعضے شعرا نے نسبت
 اس رسم کی مروون کی طرف بھی کی ہے لیکن یہ حرکت رند اور اوباشوں نے تصور ہی حرات کاشعہ
 سے بلا میں باتوں کو بیٹے جولین تہارے رات + بلا میں باتوں کی لتیاریا میں ساری رات +
 بی باج تازی مفتوح اور لام شد و کسور سے چوب معروف بلانا دونوں باج تازی مکتوب سے
 بیقراری سے رونا بلکہ بھرا سچی رونا اطفال کا بلکہ نامتھادی اسکا بلونا باج تازی مکتوب اور
 لام مضموم سے جنوات کو چوب مضموم کے ساتھ درہم برہم کرنا تاکہ روغن اس سے کھل آوے
 اور اسکو دو دو بلونا کتہ ہین باوصفی کہ بلوتے ہین وہی کو بلور سنگ معروف اور عوام لام شد
 مفتوح سے بولتے ہین بلنا اونچی خیر ہے باج تمنانی جھولہ سے ایک کل ہے کہ محل تعجب میں
 بولتے ہین مثلاً ہے تیرا وصلہ بلکہ جباب بلانہ باج کسور اور لام مع الالف اور لون غنہ
 اور وال حملہ سے بانٹ لیکن یہ زبان عوام کی ہے بلکہ باج فارسی مفتوحہ اور لام شد و
 ایک طرف تیرا نکلا اور اسکو پڑا می شغلہ سے لام کے بعد بھی کہتے ہین اور روپہ کو دونوں
 طرف سے ہر ایک کو بھی پلہ کہتے ہین اور بعضی مسافت کی مثلاً میان سوا دس مکان کا پلہ کہتے

یا وہ مکان جسے پل پر چڑھ کر اور بنی حمایت کو مثلاً حاکم اور اسکے پل پر چڑھ کر یعنی اوسکا حامی کی اور
 مبنی گون غلہ کو اسی واسطے وہ مزدور جو گون غلہ کو اٹھا کر باجرت کمین ہو چکا ہو اور جو
 پلہ دار کہتے ہیں پلہ بائی فارسی کسور اور لام شد و مفتوح سی بچہ سب پلاو بائی فارسی مضموم
 سے طعام معروف پلنا باسے فارسی مفتوح سی پرورش پانا پلتھین وہ چوک کہ آنے سے
 بعد دو دو ٹکائے کے باقی رہتا ہے اور وہ آرد خشک جسکو خشکی کہتے ہیں پلتھین کاننا کیسکو طرا
 سو زد و کو بکرنا کہیدم ہو جاو سو کا شعربہ کی سہن کو کھرنگا لون گا + اویلتھین ترانگا لون گا +
 پلہ بائی فارسی مفتوح اور لام کسور اور یاو تختانی ساکن مع الو او بانیمن گھولا ہو آرد جو واسطے
 گاڑھا کر نیلے شو بایا ساگ میں وقت پکانیکے دالتو ہیں اور آڈو کے دو دو کبھی کتو ہیں پلتیہ موتی تبا
 کپڑہ کی کہ جسکو روغن میں تر کر کر اکثر بیج شائعہ پر روشن کرتے ہیں اور تبا کی کاغذ کی جیسے نونہ اور
 اویہ لکھ کر بھی اسکا دھوان ناک میں مرفیق کے پھونچا تو میں اور کبھی اوپر روئی لپیٹ کر چرائے میں تر
 کرتے ہیں کہ اوسکو اکثر تر آسب جن اور پری کا دفع ہو جاو اور اصل اس لفظ کی سب مغنوں میں تبا
 میں خوف قافی سی یاو تختانی پریا فیکلہ فارسی بیجاوی فارسی کز شاء اللہ خان کا شعربہ جی جلا اپنا سا
 پھونکا کئی لونگ او سپند + مشک وسیند وروا اگر مرج پلتیا تونید + پاک ترکان پلنا
 سکوس ہو جانا پلتا حاصل بالصدر اوسکا اور اوسکا استعمال کھانے کے ساتھ ہر جیسو میں
 میں حضرت نخل سجانی سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر تخلص کے ست ہندو یکہ کے دبیر کو پٹی
 کھاتو + دبیر لگتی نہیں تقدیر کو پٹے کھاتو + پل باسے فارسی مضموم سی معروف اور باسے فاکا
 مضبوط سی گھڑیاں ساٹھوان حصہ پنگ پچا پانی بن صوابی نیشان اور عروس بنانوشہ
 بناس پتی گھاس بن باسے موصدہ تازی مضموم سے تخم شہور کہ اسکو پرشتہ کر کر کھاتے
 ہیں تاکہ رطوبت وہیں خشک ہو اور کبھی اوسکو جوش دیکر پتو ہیں جسکو تھوہ کہتے ہیں تبا

تیار کرنا اور کسی سے تسخیر کرنا بنائون مشدوسر مصدر ہے لازم بنانے سے دونوں معنی میں
 بناوٹ حاصل بالمصدر ہر بنانے سے بنسی وہ ریمان کہ اوہین قلاب نصیب کر محفل پر کھڑے ہیں
 اور معنی نے کے بھی ہو جسکو مطرب بجاتے ہیں اور اسی قسم سے معاملہ سے دریمان سین اور
 یا سختخانی کے بھی کتہر ہیں لیکن یزبان برج کی جو بناباے مودہ مضموم اور نون مشدوسر
 بافتن کا ترجمہ ہوتاوٹ باء مودہ مضموم سے حاصل بالمصدر ہر سے جو معنی بافتن کو ہر
 نیست باء مودہ تازی مفتوحہ اور نون مفتوحہ اور تازی فوقانی ساکن سے ایک چیز جو گونا
 اور ستارہ اور سما سوئی ہوئی عرض میں بقدر دو انگشت کم یا زیادہ کہ اوں کو کلاہ یا پٹو
 پڑنا کہتے ہیں بنیا و معروف اور معنی مقدور اور استطاعت کی شکار اوں کی بنیاد کیا ہو تو ابابا
 مودہ مکسورہ اول اور نون مفتوحہ اور دو ساکن اور لام مع الالف وینہ دانہ بنیاد
 ایک حیوان ہے صحرائی بشکل انسان کی مرکب ہے بن سے معنی صحرا کے اور ان سے معنی انسان
 پنج باء مودہ مفتوحہ اور نون مفتوحہ اوہیم ساکن ہر سوداگری بنجارہ معنی سوداگر کے کہ
 بے پنج سے جو گذرا اور آ رہے سو کہ کلمہ نسبت کا ہر پس نون بنجارہ کا اصل میں مفتوحہ ہو اور
 بسبب کثرت استعمال کے ساکن ہو گیا ہو پنج و زمین خشک جہین کشت کاری نہ ہو کی قیدہ غلام
 بندہ قیدی بندگی عبادت اور روزمرہ حال میں بجائے سلام کی استعمال کرتے ہیں بن
 اصل میں معنی بندش کے ہو اور مجازاً اس بندش کو کہتے ہیں جو چھپر میں واقع ہو بنہ دانی
 ایک فرقہ ہے جو برائے اقبال کا پیشہ کرتے ہیں بندہ و انون غنہ اور باء مخلوط کے ساتھ قیدہ
 بندہ و باء تازی مفتوحہ اور نون غنہ اور دال محملہ مضموم اور وا و مہولہ اور رے متعلقہ
 سے معنی کنیز کہ بنائون مقدم باء بالف کشیدہ ہے بقال بنی باء مفتوحہ اور نون
 مفتوحہ اور باء سختخانی ساکن اور نون مکسورہ اور باء سختخانی ساکن نون بقال بیانی الف

کے ساتھ دن بقیال لیکن یہ زبان عوام کی ہے اور فصیحانین بولتے ہیں جو گذرا پنا باغی
منقوح اور نون غنہ منقوح جیسے اب اہل اپنی باسے موجودہ مفتوح اور نون شدہ
مکسور مع ایسا سے ورق رائگ کی پینا باغی فارسی اول مفتوح اور نون مفتوح
اور باغی فارسی دوم ساکن اور نون مع الالف سی بیاریسی صحت پانے کے بعد فربہ
ہونا چکھا باورن پٹواری پان فروش مرکب ہیں سو جو مخفف ہے پان کا اور ڈال
سے جو کہ نسبت ہو اور شاید واری وہی واڑہ ہو کہ جوارہ اور نالی واڑہ جس سے
مرکب ہو کہ یہاں بحسب احتمال کہ باغی مخفی اوسکے یا لے تختانی ہو بل گئی ہو تیر طعام
معروف کہ دو دو کو ہار کر نمک ملا کر خشک کر رکھتے ہیں پن چورہ ایک کھلونہ پر معروف
گلی یا مسی کہ اوسکو تہین سورج ہوتے ہیں اور اطفال اُسہین پانی بھر کر جسوقت اسکا
نہر انگشت سے بند کرتے ہیں پانی گرنے سے رہ جاتا ہو اور جب انگشت اوتھا لیتے ہیں
پانی گرنے لگتا ہو پن کپڑا وہ کپڑا جو پانی سے ترک کے عضو مجروح پر باندھ دیں پن بہت
برنج پختہ قریشی شربت میں بطور فالودہ کی پڑی ہو جو پن کھٹ پانی بھر کر گالٹ اور ترکیب
لفظ مقتضی ہے اس امر کی کہ اسکا اطلاق لب دریا پر کیا جاوے لیکن عرف حال میں
اس پادہ پر کرتے ہیں جس پر کسٹ ناکس اکثر اوقات پانی سمیرن پٹواری وہ عورت جو
اجرت لیکر کسی کے گھر پانی پھر پوچھیری آرد برشتہ جہین شکر اور میوہ ملا کر کھاتی ہیں
اس دیار میں بعض تقریب شادی میں بطور عہاجی کے برادری میں تقسیم کرتے ہیں پٹواری
باسے فارسی اور نون غنہ اور کان فارسی مضموم اور واو معروف اور راسے مشقہ اور
باغی مخفی سے ایک شوہر ہے مثل جہول کے جہین اطفال خورد سال کو لگا کر حرکت دیتی ہیں
تاکہ خواب آجاوے تو واو معروف ہو یا مجہول اصل میں معنی شہیم کے ہے جسکو مندی میں

باس کہتے ہیں لیکن عرفِ حالین و اوجہول کے ساتھ بوی بد پر اطلاق کرتے ہیں مثلاً جب
 کہیں کہ اس میں بو آنے لگے و اوجہول سے تو مراد یہ ہے کہ بد بو آنے لگے پورہ و اوجہول
 سے شکر سفید جب کو چینی کہتے ہیں اور و اوجہول سے یعنی گون کہ حسین شکر یا خاک بھر کر
 کہیں لیجاویں پور یا معروف بو آخا ہر بو خواہر بوجہ و اوجہول سے یعنی بار کے
 بولنا و اوجہول سے بات کرنی بول بات بولنی یہاں سودا کہ اسکو شکون ملک مختہ ہیز
 پو یا فارسی مفتوح سوزبان ہنود میں بیل کو کہتے ہیں و ہنوز بازونکی اصطلاح میں نقش یک کو
 پودہ یا فارسی مفتوح سوزخت نورستہ پون اصل میں و اوجہول سے ہر اور روزمرہ حال میں
 و اوسا کچ سے بھی سنا گیا ہر اس لفظ کو اس نامہ میں پنج علوم کو اوجہول و خصوص عوام ہنود کی یا ہنود
 میں سوزہ لوگ جو بسبب تو فعل کے پنج علوم میں الفاظ ہندی بولنے کا الزام رکھتے ہیں اور کوئی ہنوز
 بولتا سودا کہ شعر سوز معلوم ہوتا ہے کہ نامہ سابق میں خوب بھی اسکا استعمال کرتے تھے اور وہ شعر یہ
 گھوڑے کی سچ میں سے پی اسے لگاؤ کہ تا ہنود یہ روان یا بادبان باندہ پون کو د و غتیا اور
 سکون و اوسے یعنی تین بے کر اور وہ ارواح خبیثہ جو ساحر ضرر پہنچا دیے اسکو سطح کسی متعین کر
 پولا باے فارسی مضموم اور و اوجہول سے متفصل پوست چہر اور کو کنا روستی وہ شخص
 کہ ہمیشہ پوست یعنی کو کنا رہنے کا استعمال رکھے اور بھلونہ ہوتا ہے کاغذ کا مخروطی شکل
 کہ اسکا قاعدہ یعنی پندی مٹی کے بناؤں ہیں جسوقت اسکو ہاتھ سے زمین پر کی سطح ڈالیں
 تو اسکا سراس بلند اور قاعدہ زمین پر ہی رہتا ہر پوت و اوجہول اور تازی فو قانی
 سے لہر پوتے بیٹے کا بیٹا اور وہ لہہ جس سے پنڈول دیواروں پر پھیرتے ہیں پوتہ و اوجہول
 کا پنچے اسکو فارسی میں شبہ کہتے ہیں پوت و اوجہول اور تازے شعلہ ہندی و و جاو
 حسین غلہ یا انساکو باندہ حسین اور چاور میر و فی حسین مرزہ کو چینی پولا باے فارسی اور

وادمجولہ اور تاشقلہ مع الالف سے جانوران طائر کا معدہ پونی وادمجولہ سی پنبہ
 دریا پر چمیدہ جو عورتین واسطہ سوت کاتنی کے بناتی ہیں یونگی شاخ یا حوب کہ اندر سے
 خالی ہوتی ہے اور اسکو جوگی لب پر رکھ کر بجاتے ہیں پوری ایک قسم طعام کی جو روغن
 میں تلتے ہیں پورا کامل پوری زاسے تازی سے وہ رسیان جو گھوڑی کے منہ پر چڑھان
 پوتلی وہ پارچہ چین او دین یا قدر کہ کرشتہ کی شکل مدور باندہ ملین پوشاک
 لباس پورھا پیر مجونا پرشتہ کرنا بھوڑا باسے تازی مخلوط الہا اور وادمعروف اور
 رے شقلہ مع الالف سے ریت بھوڑا ارانی مہلہ سے ایک قسم کی رنگ کی جھوگا گرسندہ جان
 برادر ہیں خواہر بھینتا باسے تازی مخلوط الہا کسور اور یا سے تھانی ساکن سے معنی
 خواہر کے لیکن یہ روزمرہ عورتوں کا ہی بھاون زن بردار بجانجا پیر خواہر بھتیجا پیر
 برادر بہو باسے تازی مفتوح اور باسے ہوز مضموم اور وادمعروف سوزن پیر اور
 کبھی معنی عروس کی بھی استعمال کرتے ہیں اور کبھی مطلق جو رو کے معنی میں خواہ
 نوکتھا ہو خواہ کنہائی پر مدت گذری ہو اور اسید واسطہ اسکو مضاف کرتے ہیں
 طرف واما دکی فٹلا فلان کی بہو یعنی اوسکی زن بہنوتی شوہر خواہر بھلا نیک بھلا
 باسے موعده مخلوط الہا اور کاف ساکن سے قوساق بھڑواشلہ محبت خبیث تھوٹا
 واد غیر ملفیظ سے شملہ بھتا باسی موعده مخلوط الہا مفتوح اور تاسے فوقانی مشدوسے
 برنج نختہ بھو بھل باسے موعده اول مخلوط الہا مضموم اور باسے موعده دوم مخلوط الہا
 مفتوح خاکستر سوزان بھس باسے موعده مخلوط الہا مضموم سے وہ کاہ کہ گندلم اور
 جو کہ درخت سے خرمن گئے وقت پائے گاؤ سے شکستہ ہو کر زیرہ زیرہ ہو جاوے
 بھوسا اجزائے خورد جو آٹے کی چھاننے کے بعد باقی رہ جاوین اسکو عربی میں نخالہ کہتے ہیں

بھونڈا دل مشعل سے وہ جانور سیاہ کہ بشکل بھور کیے کوڑی مین پیدا ہوتا ہے جگانا ترجمہ
 اگر نیتین کا بھگوڑا وہ غلام جو بار بار بھاگ جاوے بحال سنان اور خرس بھگانا غلطی ہن
 توانا بھگاؤٹ حاصل بالمصدر اسکا بھنگ کاف فارسی سے سہری مھوون بھنگاؤٹ بھنگا
 مہندی سے وہ شخص جو بھنگ پنی کا عادی ہے بھونگیرا بھنگ فروش بھنگا خانہ دوکان بنگ
 فروش اور حجاز اوس مکان پر بھی اطلاق کرتے ہیں جہاں اکثر بھنگ پنی و اسامع ہو کر بھنگ
 پیا کرین بھنگی شاید اور علال خور بھالانیزہ بھلی بائے موعده مفتوح اور ہا ہنوز کن
 اور لام تسویر مع التعمانی سے ایک قسم ہو گاری کی بھولا بائے موعده مضموم مخلوط الہما
 اور داو بھولہ سے نادان بھولنا فراموش کرنا بھینگا بائے تازی مخلوط الہما اور یا
 سخانی بھولہ اور نون غنہ اور کاف فارسی مع الف سے وہ شخص جو ایک چیز کو دودھ کی
 جھکوعی مین احوال کتہہ بہت بسیار بھون ابرو بھونکنا اواز کرنا سنگ کا اور
 بھانڈا سہزہ گوئی اور بیہودہ سرائی پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور شاید باعتبار استعارہ
 تنجیہ کے ہو کہ قابل کو بطریق استعارہ بالکلیا کے سنگ سے تشبیہ دیکر یہ آواز بھنگ سے
 منقص ہے ثابت کی بجائے بائے موعده تازی مخلوط الہما اور راس مشعلہ کو کھن بجایے
 نفس گرم اور بھارات جو پانی سے منفصل ہو دین بھپارہ بھارات گرم جو جوش کی ہونی
 ووائیون ہو کسی عضو پر ہو پنا دین یہ مرکب ہو بھاپ اور آہ ہو جو کلہ ہے نسبت کا اور
 بسبب کثرت استعمال کے الف مخدوف ہو گیا ہے بھانچوان بائے تازی مخلوط الہما مع الف
 اور نون غنہ اور جیم ساکن اور داو مفتوح مع الالف اور بعد الف نون غنہ سے رشتہ و
 بھانچوا بھلنا بائے تازی مضموم مخلوط الہما اور لام مفتوح اور مین مہل ساکن سے اخصا
 بدن کا آتش یا دھوکہ گرم مثیل بھو بھل یا سنگ گرم سے بہت متاثر ہونا جیسے کہا جاوے

میان پتھر ایسے گرم تھے کہ پاؤں بھلس گئے، بھجن باے تازی مخلوط الہا و جیم تازی
 مفتوح اور نون ساکن سے دو راگ کہ ہند و عبادت کے وقت گاتے ہیں بھجن و ذمہ
 ہندو میں طعام کو کتھوہین بھجن کرنا بمعنی کھانا کھانے کے بھیگنا ترہونا جھکنا تر کرنا
 بھیگی بلی تانا غریب کا وقت استعمال کرتے ہیں معنی جب کوئی کسی کام میں غدر یا معطل
 پیش کرے تو کہیں کہ بھیگی بلی تانا ہے بھتی اوپلی جمع کتھوہین چو نہ یا ظن رکھ کر
 پکاوینا اور ایک قوم ہے معروف بھونرا نام ہے ایک پرندہ معروف کا کہ سیاہ ہوتا ہے
 اور اکثر چھپرے لباس میں پہنتا ہے اور معنی نہ نانا کی بھی مستعمل ہے بھان متی زن شعبہ
 بھگتیا ایک فرقہ خاص ہے ہردون سے کہ پیشہ قاصی کارکتے ہیں جھکنا جا بجا پریشان
 پھرنا پھرنا باسی مودہ تازی کسور مخلوط الہا اور راے شقلہ ہندی ساکن سے
 یعنی ایک شہ کا دوسرے چیز سے متصل ہونا اور مجاز اعراف کو مقابل ہونا سودا کا شغل
 بجا ہی بھڑا اوس صفت مرکان سولج ہے دل تو بڑا ہی صاحب گھر کر گیا ہے
 پھرنا کو اکرنا بھوننا کو اکرنا پھرنا بھوننا سے اور معنی زہور کے بھی ہے یعنی جانور
 معروف جس کا نیش مشہور ہے بھیر یاے تھانی معروف سے ازدحام اور اخذ اسکا وہی
 لفظ پھرنا ہی کیونکہ ازدحام میں ایک دوسرے سے پھرتا ہے بھیرنا یاے بھوکہ
 متعدی پھرنے سے بھیرام اوکا اور میش بھیر یا کرگ بہرا باے مودہ مفتوحہ اور
 باسی مفتوحی ساکن اور راے معلہ مع الالف سے کر یعنی جھکنا فی ہندو یہ لفظ کتبھی پر
 اطلاق کیا جاتا ہے مثلاً زید بہرا جو اور کبھی کان پر جیسے اوسکے کان بہرے ہیں بھیلی ایک
 مقدمہ معین ہے گڑھی کہ چار پانچ سیر سے زیادہ نہیں ہوتی بھیس لباس بھیس برتن یا بیل
 لباس کرنا تاکہ کوئی نہ پہچانے بھیر ہی باے مودہ مفتوحہ مخلوط الہا اور نون غنہ او

بابے موعده مع بابے معروفہ اور اس کے حملہ اور بابے معروفہ کے ساتھ نام ہے ایک نثر
 معروف کا کہ جسم اور کائنات باریک طولانی اور پیر و از نہایت سریع ہوتی ہے جو موعده
 جو غلط خورد کہ نہایت جستی سے دوڑتا ہوا دے کتے ہیں کہ پھینکی ساد و رتہ است
 جہستہ جوی کہ باکل قیاس و جادے بکائنات عجب ناسخ کا شعر نہ بکائی کوئی سی وہ بتا
 بتو کی حکم و نہ کر کتے ہیں کا فریہ زبان رکھتے ہیں ہم جہت و رتہ است موعده تازی
 اول مخلوط الما مفتوح اور نون غنہ اور بابے موعده تازی و دوم مخلوط الما مضیم
 اور وا و مہولہ اور راس شقلہ ہندی ساکن سے گوشت یا استخوان کو دانتوں سے ٹکڑے
 کھانا بھنک با تو تازی مخلوط الما مکسور اور نون مفتوح اور کان تازی ساکن سے آواز
 ملائم مثل آواز کس وغیرہ بھنکنا بابے مکسور مخلوط الما اور نون مفتوح اور کان تازی
 اور نون مع الالف سے اجتماع کس کا کسی چیز پر بہر و پ تغییر میات تاکہ کوئی نہ پہچانے
 اور یہ فعل ایک فرقہ خاص سے متعلق ہے کہ انکے سوا کوئی نہیں کرتا بلکہ کوئی نہیں جانتا
 بہر و پیا وہ طائفہ خاص جس کے فعل کو بہر و پ کتہ ہیں بھول گل اور شرارہ آتش چنانچہ
 گل لگنے کے وقت کتہ ہیں بھول پڑا اور معنی فاتحہ روز سوم کے بھی مستعمل ہے بھول
 جھڑنے یا ستھانی مہولہ آخر میں کلام ہے خوش زبان سے سرزد ہونے بھول جھڑی
 واو غیر فلو طبع سے آتش بازی معروف پھینکنا کسی چیز کا اس طرح ہاتھ سے ڈالنا کہ دو
 جا پڑے پھینکنا بابے موعده مخلوط الما سے جلدنا اور وہ جھلی کہ محل نول ہے بھونکنا
 متعدی یعنی جلدنا اور بھونک مارنے تاکہ آگ جل جاوے بھونک باد و من پھندا
 وہ سلقہ کہ رشتہ میں خود بخود پڑ جاوے یا قصد بنا دین تاکہ اس سے طائر کو مہر
 کرین پھکتی بابے موعده مخلوط الما مضیم سے ایک ٹکڑا بانس کا ہے کہ اس سے

بواسطہ باد و من کے آگ جلاتے ہیں پھر کٹنا مضطرب ہونا طائر کا مشاہدہ نصیر کا شعر ہے
 ہم چپک کر توڑتے ساری قفس کی نیلیان + پر نہیں اسی ہضم فیروانی بس کی تہلیان +
 پھل تر چھلی ظاہر ہے کہ تانیث ہی لفظ پھل کے لیکن ہر شہر پر اطلاق اوسکا درست
 نہیں بلکہ اوس شہر کو کہتے ہیں کہ دراز ہوا اور اوسکے جوف میں جنوب ہوں جیسے پھلی لوتہ
 اور مونگ اور ماش اور سیم اور انساغ وغیرہ کی گویا درازی اوسکے مفہوم میں داخل ہے
 یہیلی چیتان پھیلنا باے فارسی مخلوط الہا مفتوح سے بہن ہو جان کسی چیز کا پھیلنا
 متعدی اوس کا پھولنا منتفع ہونا پھیکا وہ طعام جسمین نک یا شیرینی کم ہو پھیلنا وہ شہ
 پھوس وہ کاہ جس سے چھپر تیار کیا جاتا ہے پھیکا وہ مجہولہ سے جو کہ ہلکا ہو پھیلنا گہست
 اور اوسکو مارنے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں یعنی پھیلانگ مارنا پھانگنا چیز خشک سائیدہ
 کو کھٹ دست پر رکھ کر منہ میں ڈالنا پھانگنا مارنا مثلاً پھنکی چیز خشک سائیدہ بقدر کھٹ دست
 پھانگ امر پھانگنے سے اور قاش پھکتی پٹا کھیلنا پھنکتی جو کہ پٹا کھیلنے میں معارت کھتا ہو
 پھن کچھ مار پھاڑ کوہ پھاڑنا ترجمہ دریدن کا پھوٹنا یعنی ٹوٹنا لیکن ان دونوں
 باعتبار محاورہ کے اتنا فرق ہے کہ بعض مقام میں پھوٹنا بولتے ہیں اور بعض جاکیز
 ٹوٹنا اور بعض جاکیز دونوں کا اطلاق درست ہو مثلاً پھوڑا پھوڑا کہیں گے نہ پھوڑا
 ٹوٹا اور لکڑی ٹوٹی کیسے نہ لکڑی پھوٹی اور سر ٹوٹا اور پھوٹا دونوں درست ہی چھوٹ
 امر ہے پھوٹنے سے اور نام ایک ترکیبی کا ہے مثل لکڑی کے لیکن لکڑی سے کلاں تر
 اور شیریں اور معنی ترک موافقت کو پھرتی ایک مقدار معین ہے سنگ بنیاد کی تیس گز
 طول اور ایک گز عرض سودا کا شعر ہے تسلی مجھے دوانی کی نہو جھوسے کے پھرتی
 اگر سودا کو چھپڑا ہے تو لڑکوں کو مل لو پھڑیاں + پھانس ریشہ باریک بان یا بانس مچھڑا

کہ اعضا میں چبھ جاوے اور روغن کا جو کوئی سے بھالنے کے وقت بعض دفعہ ناخن
 کے اندر بڑو پٹھیا جاتا ہو اور گوشت ناخن کو اذیت دیتا ہو اسکو بھی پھانس لیتے ہیں
 پھانسنے کے وقت اگر ناخن پھانسی سے وغیرہ کیسی گلی میں ڈال کر نکالنے میں تاکہ گلا گھٹ
 جاوے بلکہ جو کہ حامی اور مددگار نہ رکھتا ہو بے بس عاجز ہووے نہ بھانسنے کی وجہ سے
 اور بڑا وب انشاء اللہ خان کا شعر ہے دشت میں اپنے جو آقا قیامت نے کہا ہا چلے بے
 وحدت پر یہ کیوں یہاں تو لایا بستر بڑو دھب بطور بڑو دھنگا وہ شخص کہ اس کے اطوار
 سلامت روی پر نہوں بیدار دل بدوضع اشیا میں سے ہو یا اشخاص میں سے بڑی جی کسی سے
 بدزبانی کرنا اصل میں بڑی تہی عبارت اس سے ہو کہ کسی کو لفظ بے کے ساتھ یاد کری
 انشاء اللہ خان کا شعر ہے کونسی یہ وضع ہو سوچو تو اپنی دلیں تم بے تے کسا کھو کھو
 مشفق ملاو بیل باے تازی کسور اور یاے ساکن مہول سو شاخ و دشت و ساق
 کے کہ اطراف اور جوانب میں پھیل جاوے اور نہ ایک دشت کا ہو کہ اسکو بے خشک
 ہونی کو اندر سے خالی کر لیتے ہیں اور او یہ خشک سائیدہ آسمین بھر کر رکھتے ہیں وہ
 وہ زریا فلوس کہ زن مطرب یا کچھنی کو کانے یا ناچنے کے وقت بطور انعام کے سوا اجر
 مقرر کی دیا جاوے اور باے مفتوح سے بمعنی گاؤں کے پیر باے تازی کسور اور یاے
 جھولہ سے شمر معروف اور وہ دو قسم ہے ایک باغی کہ وہ کلاں ہوتا ہو مشابہ سیب لیکن حجم
 میں کم اور دوسرا صحرائی کہ اسکو جھڑی بوٹی کا پیر کہتے ہیں مشابہ غناب کو لیکن حجم میں
 غناب سے قدرے کم اور باے مفتوح سے بمعنی دشمنی پیری باے کسور و دشت پیر کا
 لیکن باغی پیر کے درخت کو مطلق پیری اور پیر صحرائی کے درخت کو جھڑ پیری کہتے ہیں
 اور یاے مفتوح سے بمعنی دشمن پیراگی باے مفتوح سے ایک صفت ہو فقرائے ہند سے

بیراکن زن برالگی اور ایک چوبہ خمار کہ فقرا اسکونفل میں لیکر اسکے سارے سے
 بیٹھے ہیں بیراکی مگسور اور یا مگبولہ اور راس شقلہ ہندی سے چند لکڑیاں لہ سین
 بندھی ہوں شکو دریا میں ڈالکر مسافت بعد سولاتے ہیں اور ایک فرقہ فرقون سپاہ کی
 بیرا پار ہونا کامیاب ہونا اور ماخا اسکا معنی اول ہے بیرکی بیرکی باس موصدہ مکسور اور
 یا سہ تختانی اول مگبولہ اور راس شقلہ ہندی مکسور اور یا تختانی ثانی معروف سودہ
 بند آہن جو مجرم کے پاؤں میں ڈال دیتے ہیں اور وہ نیلہ رشتہ کہ اطفال کے پاؤں میں
 بطور منت کے پہناؤ ہیں بیرسہ یا موصدہ مکسور اور یا تختانی اول مگبولہ اور راس
 شقلہ ہندی مخلوط الہاس وہ روئی جسمین ٹھہی ڈالکر یکا دین بیرا باس معروف سودہ
 برگ پاں جسمین چونہ اور کتھ اور سپاری وغیرہ رکھ کر شکل شلت کے موڑ دین بیرا اوٹھا
 کسی کام پرستع ہونا اور ماخا اسکا ایک رسم ہے اہل ہند کی محفل میں ایک بیرا پاں کا حاضر
 کرتے ہیں اور جو شخص کسی کام کا اہتمام اپنے ذمہ پر لیتا ہو اسکو اوٹھا لیتا ہو بیس عدد موز
 بیجا باس موصدہ مکسور اور یا تختانی معروف اور جیم تازی ساکن سے نکھا بیرکھ باس موز
 اور یا ساکن سوسارچہ علم بیج جیم تازی سے تخم اور لطف بیج جیم فارسی سوسارچہ بیج بیج
 وسط حقیقی بیج بجاؤ وہ فیصلہ جو دو شخص میں بواسطہ شخص متوسط کے ہو جاوے بیج
 ایک تصویر ہے بہمیات کہ اسکو اپنے چہرے پر لگا کر اطفال کو اوس سے ڈراتے ہیں
 بندہ درخت معروف اور علم دینے ہنود کا اور یا موصدہ مفتوحہ سوسطیب بیدک باس
 موصدہ مفتوحہ سے علم طب بطور مندیون کے بتیا باس موصدہ مفتوحہ اور یا تختانی
 مع الالف سے ایک جانور ہے پرندہ کنجشک سے کچھ کلان اور اسکا گلا مائل بزر روی ہوتا
 بیکار کاف فارسی سے کام دی مزد بیکاری وہ شخص جس سے کام دی مزد لین بیکار لے کام

کوبی ولی سے کرنا پیر باے مودہ مکسور اور یاے تھمانی معروف سے ہر اور اور یک
 طائفہ ہے جنکی قوم سے کہ ساحر آنا رہو پچانے کے واسطے کسی متعین کرتے ہیں پیر الف ہی
 برادر پیر باے مودہ مفتوحہ اور یاے تھمانی مشددا اور اس حملہ ساکن سے عورت
 بلکن باے مودہ مکسورہ اور یاے تھمانی مہولہ سے چوب طولانی مدور جس سے روئی یا پور
 ہیں کرتے ہیں بیاہ باے مودہ مکسور اور یاے تھمانی بالف کشیدہ سے شادی کتھانی
 بیاہ وہ شخص جسکی شادی کتھانی ہو چکی ہو بیاہ باے مودہ مفتوحہ اور یاے تھمانی مع
 الالف اور لام مضموم مع الواو سی وہ طعام جو غروب آفتاب سے پہلے کھا دین لیکن
 یہ اصطلاح سراوگون کی ہے جو ایک طائفہ ہر منود میں سے پی باے فارسی مکسور اور
 یاے تھمانی معروف سے معشوق بیاہ شدہ لیکن یہ دونوں الفاظ اشعار ہندی یعنی گیت
 اور دوہر و نین شوہر پر اطلاق کیے جاتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندی میں عورت کا
 عشق مرد پر ہے اور بیشتر عورت اپنی شوہر سے مربوط اور چسپان اختلاط ہوتی ہیں اور
 یہی سبب ہے کہ اشعار مذکورہ میں رقیب کو سوکن کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں پچیر خانہ
 شوہر ہنیک غنودگی پیک باے مودہ مکسور اور یاے تھمانی معروف سے آب دہن
 جو بعد پان کھانے کے منہ سے پھینکین پیک باے فارسی مفتوحہ سے قاصد اور وہ
 لوگ جو منہ پر خاکستر لگے اور دستار سفید اور نیلی اسپین بٹی ہوئی البشکل مخروطہ سر پر
 باندھ کر اور ماتھے میں شمشیر برہنہ لیکر محرم میں تعزیم کے آگے شباب شباب و شہر
 انگو بھی پیک کہتے ہیں پیپ حرن اول اور سوم باے فارسی اور در میان دونوں کے
 یاے تھمانی ساکن معروف بمعنی ریم پہیل درخت معروف اور ثمر معروف نہایت تیز مزہ
 کہ بطور دار کے استعمال کیا جاتا ہے پچیل ایک قسم کے غلات کی جیسی برنج کہتے ہیں

بیت دوستی اور اسکو پریت راسے مہلت باسے فارسی کے بعد بھی کہتے ہیں پنیں سوارا
معروف مختصر اہل فرنگ کی اور اسکو پاگلگی بھی کہتے ہیں پیوڑی باسے فارسی ککسو اور
باسے تختانی جھولتے ایک خیریت زورنگ او سے رنگ رو بنا کر تصویر کے کام میں
لاتے ہیں پیاس تشکی پیسا فلوس ہیک ایک خیریت زبان عرض بقدر یک دو انگشت
اور طول کے حد معین نہیں ہو اور اسکو درد امن اور کلاہ پر نصب کرتی ہیں چ لپٹنا اور
غریب بیٹ شکم بیٹ گرنا کان فارسی ککسو سے استقا محل بیت والی زن حاملہ بیٹ بچانا
شکم چاک کرنا بیٹ کڈکر بھاگنا نہایت مضطرب ہو کر بھاگنا بیٹ بھرنا سیرو نونا بیٹ بھر
تو نگریٹھ پشت پیٹھے پھرنی بھاگنا لرائی سی یا کسی طرف دوسری طرف سحر کرنا بسبب
نیزاری کو پیٹھ موڑنی شکل پیٹھ ٹھونکنی قہقہہ کرنی پیٹھ توڑنی مایوس کرنا یحیم بائی فارسی
اور پاسے تختانی مہولہ سو دوست پیار جو شجبت جو نہایت تہ دلوسی ہو پیار اجسپر بہت
پیارا و درجات کا شعر ہے آہ کیونگر نہ جدا ہے وہ پیارا ہوتا ہے وہ نہیں ہمہ بین کہ جس سے
وہ ہمارا ہوتا ہے فصل نامے فوقانی کی تا ایک کلیہ ہے کہ اطفال خورد سال سے بطور
ظرفیت کے کہتے ہیں اور اسکا استعمال اس طرح ہے کہ اپنے اور اطفال میں جو چیز حاصل ہو
او میں چیزیں چھپکر دفعتاً اسکے اوٹ سے منہ نکال کر یہ لفظ کہتے ہیں تاکہ وہ لڑکا یک بلکہ
جو تک جاوے تاب طاقت سودا کا شعر ہے نیچرلس کی تاب وطاقت کیا ہے کر تو کلید
شعر انگوٹیاں بنانا تاب لاتا تحمل ہونا تاب نہ رہی یعنی تحمل ہوسکتا تابدان روشن دان
تابش چک تابنا آل سے سلکنا تاب امر سر جانے سے اور معنی تپکے لیکن اس معنی میں بان
عوام کی ہوتا ہے نام بیماری معروف کا تاج معروف اور ہندی میں مکٹ کہتے ہیں تاج
واو مہولہ سے اصل میں نام ہی ایک عورت کا اور اسکا قصہ یہ ہے کہ اونسی بھرا درختی گویا

یہ رومی سے ماہر ڈالاج اور عرفین میں جو عورت کہ اپنی بھائی سے بدسلوکی کرے اور حکمِ حق
میں کہتے ہیں کہ وہ ناجو ہے تارشتہ تار بدھنا کسی امر کا علی الاصل و وقوع میں نا مثلاً
روٹیاں تار بند ہو گیا تار کوٹنا فتور کا نا ایسی کام میں کہ متصل ہو جاتا ہو تار لگانا ایک کام
کو متصل کیے جاتا تار باندھنا مثلاً تار اشارہ تار کوٹنا شہاب ثاقب کا گریانا تار ہے مثلاً
سے پوچھا کسی امر دقیق پر تار امر اسکا اور نام ایک درخت معروف کا تری ماہیت ہے
درخت تار کے کہ وہ نشہ آور ہو تاشہ شین مجھے سے نام ہی ایک ساز کا اور اصل اسکی طاسہ
ہے طا اور سین مہلتین سے طار مہلت تاسے فوقانی سے اور سین مہلت شین مجھے سے بدل گیا تار
نام ہی ایک قماش زربان کا تاکنا پوشیدہ ہو کر کسی شی کو بغور دیکھنا تاک امر اور حالی
ملکنے سے تاک لگانی اور تاک باندھنی بمعنی تاکنے کے تاک کا ف فارسی سے رشتہ تار کا
رشتہ سورج سوزن میں کرنا تاکا داننا رضائی وغیرہ میں گندی ڈاننا تارگری رشتہ
ہندی سے ایک رشتہ ہے کہ عوام منہود اور خضوعاً اطفال انکی کمر میں باندھتی ہیں تال ہاتھ پر
ہاتھ مانا واسطے ضبط حصول نغمہ کے تال افضل تالاجڑنا فضل لگانا تالی ہاتھ پر ہاتھ مارنا
کہ اس سے ایک صدا پیدا ہوا اور یہ کبھی تال کے واسطے اور کبھی کیسے آگاہ کرنے کے واسطے
اور کبھی کیسے تذلیل کے واسطے عمل میں آتی ہے اور اس فعل کو تالی بجانا اور تالی پینا کہتی
ہیں تالی بجنی اور تالی پیننی لازم اور سکا تالاب معروف تالو جو ف دھن کے سلم بالا جسکو
فارسی میں سقف وہاں کہتے ہیں تاننا جامہ طویل اور عریض کو بالائی سر پہ بطور قبا
کے نصب کرنا جیسے خیمہ تاننا یا چادر تاننی تان امر تاننی سے اور ایک طرح کی آواز ہے کہ تو
نغمہ کے کرتے ہیں اور اس طرح کی آواز کرنے کو تان لینا اور تان توڑنا کہتے ہیں تانا وہ رشتہ
جس سے طول جامہ کا حاصل ہوتا ہے مقابل بانی کے جو باسے موصدہ تازی سو ہی اور مس

یا نقرہ کو آگ میں گلاتا تا بامیس اور طعمہ جانوران شکاری مثل باز و باشہ وغیرہ کا دیکھنا
لفظ طعمہ میں تغیر واقع ہو کر تانبا ہو گیا ہے تاکہ اگر اب بغیر چھتری کے تاؤ مس اور نقرہ وغیرہ
کا آگ میں چرخ کھانا اور تختہ کا غذا تو بندہ ادویہ کہ اس کے اثر سے چاندی یا سونے کی فرش
وقت چرخ کے ظاہر نہو تاؤ و نیا موچون کا موچون کو بل دینا اور اصل اسکی تاب دینا یا
موصدہ تازی کے ساتھ ہو اور یہ فعل اکثر حریف اگر اپنی لاف و گداز کی واسطے ہوتا ہے تاؤ لا
شتاب اور یہ لغت گو ان دون کا ہوتا یا ماضی ہوتا ہی سے یعنی گلا یا مس وغیرہ کو اور بر بھائی
باپ کا تاؤ باپ کی بیوی بھائی کی جوڑنا پنانا سے شغلہ بندی اور باری فارسی سے حالت
محرومی میں مضطرب ہونا اور زمین پر پانوما نا گھوڑی کا اور اسکو مارنے کو ساتھ ساتھ
کرتے ہیں تبیہ کہتے ہیں تاپ مارنا شاید اسکا مذودہ ہے معنی اول میں کسواٹھ کہ تاپ مارنا
جب کہ تو ہیں کہ گھوڑا بسبب گرنگی کے زمین پر پانوماری اور اس جگہ محرومی سے مضطرب ہونا
ظاہر ہے یعنی دانہ اور گھاس کے نہ پانی کے سبب اور کبھی اور سبب پانوزمین پر مارنے کو
بھی کہتے ہیں اور یہ مجاز معلوم ہوتا ہے پانودہ زمین خشک جو درمیان پانی کے نمایان
ہوٹا و دونوں تائے شغلہ سے ایک قسم جامہ کی ہے کہ سن سے بنا جاتا ہے اور اکثر پردہ وغیرہ
بنانے کے کام آتا ہے شہور اس کے معنی میں گر پاس ہو مالنا تاؤ شغلہ سے دفع کرنا بھیلہ
مال امر اس کا اور وہ جگہ کہ چوب اور جس وغیرہ کی فروخت کی واسطے معین ہوا اور نکلو
کہ فیل اور گاؤں کے گھرمین باندھے ہیں ٹانڈ چان ٹانک لون غنہ اور کاف تازی سے اجڑا
کمان ٹانکا وہ جزو شتہ کا کہ ایک دوخت میں صہن ہوا ہو اور اس جزو شتہ کی طرح
میں سے کڈانی کو ٹانکا بھرنا کہتے ہیں ٹانکنا ایک کپڑے کو دوسرے کپڑے سے بانٹ کر
ٹانکا لگانا لیکن ٹانکنے میں فقط دو تین ٹانکوں کا لگانا معتبر ہے کسواسطے کہ شتا جب چادر کے

دو پٹا سترتا ستر جاوین تو یہ نہ کہیں گے کہ ان دونوں کو ٹانگ دیا بلکہ جب وہ تین
ٹانگے لگا کر چھوڑ دیں اور مقصود بھی یہی دو تین ٹانگے ہوں تو کہیں گے کہ اسکو اوس سے
ٹانگ دیا اور اسی واسطے قیامین بند لگانے کو بند ٹانھا کہتے ہیں ٹانھنا اسے شقلہ ورنو
اور کاف فارسی سے ٹکانا ٹانگ امر اوس سے اور بن ران سے انگشت یا ٹک ٹانگ اوٹھا کر
پیشاب کرنا سنگ کا یہ اوسکے بلوغ کی علامت ہے ٹانگن ایک قسم ہے گھوڑی کی تبت نامی
فوقانی اور باے موحده تازی سو طرف زمان سے ہر یعنی اوسوقت کی مشاجب میں نے
اوس سے عجز کیا تب راضی ہوا یعنی اوسوقت تبت باء فارسی سے جمی پیش بقیراری بسبب جراث
کے پتاک گرم احتلاطی تجنا جیم تازی سے زبان دہاقین میں چھوڑ دینا تاج امر اور نام ایک
دو اکا تریا نامی فوقانی مکور اور رے مہملہ ساکن اور یا محتمانی مع الالف سے عورت تر پنا
راے شقلہ ہندی متضج اور باء فارسی ساکن سے بقیراری سے ٹوٹنا سودا کا شعر ہے
ٹاویک نے تیرے صید پنجو از زمانہ میں ہڈ تر پٹے ہے منع قبلہ نما اشیانہ میں ہڈ تر مر
تاسے فوقانی مکور اور رے مہملہ اول ساکن اور میم اور رے مہملہ ثانی مفتوح مع الالف
سواندک چکنائی جو شوریلایانی میں محسوس ہو ترا بطرحی نامی فوقانی مفتوح اور رے شقلہ
ہندی اول مع الالف اور باے موحده تازی مخلوط الہا اور باے شقلہ ہندی دوم مکور
مع التعمانی سے قوت متصل تری پٹل تین پٹل یعنی ہلیلہ اور ہلیلہ اور آنولہ اور امین
تصرف کر کے اطر فیض کہتے ہیں تریا یا محتمانی بعد مہملہ کے اور رے تازی بعد محتمانی
کے کپڑا اور یہ دار لگا ہوا ستین وغیرہ میں تر پٹنا تاسے فوقانی مضموم اور رے مہملہ اور
باے فارسی دونوں ساکن سے کپڑے کے کسی سرے کو لٹ کر سینا ترا نزد دونوں تاسے
فوقانی مفتوح اور دونوں رے متقابہ ہندی سے وہ آواز کہ کسی چپنہ کو کسی نیز ہوتا

کرنے سے پیدا ہو کر اعلیٰ الاتصال گرانا پانی کا اعضا پر ٹپس تابی فوقانی مضموم اور سین محل
 ساکن ہو وہ ریشہ خورد کہ اناج وغیرہ سے بعد چڑھنے کے اتر جاتے ہیں تسمیہ بارہ چرم کہ
 اوس کا عرض بقدر ایک دو انگشت کے اور طول اوس کا سین بنین تشریحی شین مجہ سے
 رکابی خورد شدہ بلکہ لیکن اصل اوسکی نشین ہوا و یہ لفظ عورتوں کے محاورہ میں بہت
 مستعمل ہے گفت تابی فوقانی سے آب و ہن لیکن یہ لفظ ملامت کی محل میں مستعمل ہو شلکہ
 گفت ہوا و سکی اوقات پر نکلتا کسی چیز کے طرف ویر تک نظر کرنا اور معنی انتظار کے تاکہ امر
 اسکا اور حرف انتہا مکان کسکند می تھلا ترجمہ ہو دوک کا تھل تابی فوقانی اور کاف
 تازی مشدود سے ایک قسم ہو کا غذا وادی تگمہ اصل میں معنی گھنڈی کے ہے جو گریبان
 یا کلاہ وغیرہ میں لگاتے ہیں اور زمرہ اردو میں عوام معنی حلقہ کے استعمال کرتے ہیں
 تکیہ بالمش اور بعضی بھروسہ کو اور وہ مکان جو مخصوص نشست فقرا کے ہوتا تھا تابی مضموم سے
 ترجمہ ہو سنجید لازم کا اور مفتوح سے روغن میں بریان کرنا تمل تابی فوقانی مکسور دانہ
 معروف جسکو کنبہ کہتے ہیں اور معنی مروک اور نقطہ سیاہ کہ چہرہ پر ہونو خواہ خلقی ہو خواہ
 کاجل سے لگایا ہو شیخ ابراہیم ذوق سلمہ اللہ تعالیٰ کا شعر ہے چار تکرے کرد و لکی کہ نہیں سکتا
 لب کو دون رخ کو دون زلف کو دون تل کو دون + تل بدھنا شعاع آفتاب کا
 آتش شیشے سے کسی چیز پر تل کے شکل پر پڑنا تمل تابی فوقانی مفتوح سے چرم زیرین پادوش کا
 اور صیغہ ماضی کا تے سے معنی بریان کرنے کے تمل تابی فوقانی مفتوح اور لام ساکن اؤیم
 مفتوح اور لام مع الالف ہو مضطرب ہونا تمل تابی فوقانی مکسور اور لام مفتوح اور کاف
 تازی ساکن ہو جامہ پشواں جیسا کہ بران قلع میں مرقوم ہوا و رسالہ نعمات ہندی میں لکھا ہے
 جامہ پشواں کہ ترکون کی عورتیں پھنتی ہیں اور عرب حال میں معنی خلعت کہ مستعمل ہو تمل کاف یا

تلمہ تاسے فوقانی کسور سے طما یعنی زیر تیدانی وہ تحصیل جبین سوے اور تاگا اور مقصر ضی
 رکھتے ہیں ظاہر اصل سکی تلمہ دان جو یعنی طرف تلمہ رکھو کا اور مجاز احتیالی مذکور بر اطلاق کر لیا
 اور یا تو تختانی مونث کیو سٹو بطور اہل ہند کے لاحق جو گئی ہے مثل سرسہ دانی تھسی نیاز بوتلی
 تاسے فوقانی کسور اور لام شدہ مع یاسے تختانی ترجمہ جو پیر کا تم تاسے مضبوط و ضمیر غلاب
 کی تختانا چہرہ کا سرخ ہو جانے البسب حرارت آفتاب وغیرہ کو تماشا اصل میں یعنی باہم
 پہننے کو ہے مشتق مشی سے اور یعنی ہنگامہ کی مستعمل جیسے ٹک کا تماشا اور مثل اسکے تاخرہ چہ
 منقوہ ساکن اور راز مہملہ سے نزل اور سرخی اور معلوم نہیں کہ رسالہ لغات ہندی کی
 مصنف فی کمان سے تحقیق کیا جو لکھا ہے کہ وہ سخن جو بطریق سز نش کے کیسکو کہیں تیز نون
 عزیز بھلا برا بچا نانا تن بھنے بدن تندرست جسکا بدن صحیح ہو یعنی بیمار نہ تو خواہ معروف
 تننا پا در میان و دالف کی با سے فارسی یعنی غر و جوائی تنک تاسے فوقانی اور نون مفتوم
 اور کاف تازی ساکن سے یعنی اندک لیکن روزمرہ حال میں متروک ہو تو براتاسے فوقانی
 مضبوط اور واد ساکن مجہول اور تاسے تازی ساکن اور راسے شقلہ ہندی سے وہ کیہ چھی
 یا ٹاٹ کا جبین گھوڑے کو دانہ کھلایا جاوے تو ب معروف تو تا جانور معروف توشہ زاد راہ
 جو مسافر ہمراہ لجاوے اور وہ طعام جو میت کے ساتھ تاقبر لجاوین اور طعام نذر جو
 بعض اولیاء اللہ کی نسبت مشہور ہے جیسے توشہ اصحاب کھٹ اور توشہ شاہ عبدالحق اور
 ان دونوں معنی میں مجاہد ہو تو لٹا وزن کرنا تو لہ وزن بارہ ماشہ کا تو سی ایک خرہ و راز
 سبز رنگ او سکو گوشت کے ساتھ پکاتے ہیں تو تلامہ شخص کہ ادسکی زبان میں لگتے ہو
 تو ہا کہ وٹے خشک تو بٹری نون غنہ سے رسالہ لغات ہندی میں لکھا ہے کہ کہ وٹے منقش
 جبین چراغ روشن کرتے ہیں اور کل خام سے بھی بناتے ہیں انتہی مفاد کلامہ اور معنی اخیر

مجازی تو بننا تا موقوفاتی مضموم اور و او معروف اور نون غنہ اور باء موحده سا کہ کچھ کتاب
 پنجہ کو با تحت سے توڑ توڑ کر ملا کر کرنا تاکہ بہ نسبت پنجہ مخلوج کے زیادہ تر باریک کا تا جاوے
 تو بنیا باء موحده کو بعد یا سے تحتانی مع الالف وہ سوت کہ تو بنی ہوئی روئی سے کا تا گیا ہو
 توڑنا ترجمہ شکستن کا اور قطع پیوند محبت تہ پایان اور رمز و کنایہ جیسے کہ مین او سکی باء
 ایک یہ نکلتی ہو اور بمعنی نکتہ باریک اور دقیقہ کے مثلاً یہ شعر تہ دار ہو یعنی ایک نکتہ رکھتا ہو
 تہ بازاری وہ معمول جو مردم بازار نشین مثل ترکاری فروش وغیرہ سے کہ سوا کا نذران
 کے ہوں لیا جاوے اور یہ قید واسطے ہے کہ تہ بازاری منسوب ہے تہ بازار کی طرف اور
 تہ بازار یعنی زمین بازار کے جو جیسی تہ میکہ ہستی زمین سیکہ پس زمین پر وہ سب لوگ بیٹھتے ہیں تہ
 وہکان دار لیکن روزمرہ حال میں تہ بازاری عام ہو فقط مردم مذکور سے کچھ کچھ کھانڈار
 سے بھی تہ دی کہ وہ طعام جو دیک کی تہ میں رہا ہو اور وہ طعام اوپر کے طعام کی نسبت روغن
 زیادہ رکھتا ہو سبب تہ نشین ہونے روغن کے تھانا سے فوقانی مفتوح مخلوط الما و الف
 کے ساتھ کوئے اور دریائی تہ اور اصل اسکی تہ ہے کہ عوام نے اس طرح پرستمال کر لیا ہے
 تھال طبع بزرگ برنجی تھالی طبع خور و برنجی تھانچا نہر گین کو ایک ہیائت مخصوص پر فرما
 کر کر او پلا بنانا اور بعضے اسکو با تھنا باء فارسی مع الالف اور ب الف کے تہ فوقانی
 مخلوط الما سے کہتے ہیں تھانہ تاکہ کے بیٹھنے کی جگہ تھوک آب دہن تھانولا نون غنہ ہو وہ
 گرٹھا کہ درخت کو گر و کھودین تاکہ بانی اس میں درخت کی نہر سبزی کی واسطے ڈالتے ہیں تھان
 جو چیز لگندہ ہوتی ہو اور کسی سببے میان تھی ہو جاوے مثلاً تھو یعنی لکڑی جو سبب کیرا
 لکے کے یا اور سبب سے خالی ہوئی ہو اور تھو تھانچ وہ تخم کہ اوکے اندر مغز نہ ہو تھو
 ایک درخت جو شیردار اور تلخ کہ اسکو زقوم کہتے ہیں تھو تھانچا کا پنا تھانما مانہ ہونا تھان

مانا گی تھم تھون تھن پستان گاؤ یا گو سفند یا دیگر چار پائے تھیکلی کان فارسی سے پوند تھلی
 کیسہ خر و تھیا کیسہ بزرگ ٹھٹھول ظرافت اور معنی ظریف کے بھی مستعمل ہے ٹھٹھا ظرافت
 ٹھیک دہشت ٹھیکا یا تھنائی جھولہ سے سہارا اور اجارہ و حات کا اور طلبہ وغیرہ بجا نا
 ہمراہ معنی کے ٹھیکسی سہارا ٹھیکرا اسفال بزرگ ٹھو ٹھنا مارا شدت ٹھو کرشت پاجو کسٹھ
 پر مارین اور وہ ضربت کہ کسی چیز کے مدے سے پالو کو پھونچی ٹھکرانا بار بار ٹھو کرنا کسی
 چیز پر ٹھنڈا ہوا ٹھنڈک ٹھنڈی ٹھنڈی سانس بھرنا آہ سرد بھرناتیر نام پرندہ معروف
 کہ اوسکو دراج کہتے ہیں تیل یا تھنائی جھولہ سے روغن تیلی روغن فروش تیلین زن
 روغن فروش تین تیرہ متفرق اور پریشان تھنا خشم اور غضب تیوری چڑھائی بھون
 چڑھائی میر کا شعر ہے ہم خستہ دل ہیں تجھ سے بھی نازک مزاج تر+ تیوری چڑھائی تو لو کہ
 یہاں جی مکل گیا ٹھیکاتا متقلہ ہندی سے نشان خر و کہ کسی رنگ سے کسی پر لگاؤں
 فواد پیشانی پر ہو فواد اور شو پرئیس الم شدید ٹیپ اپ خود نمائی ٹیکہ یا تھنائی جھولہ
 سے پٹتہ کوہ ٹیکہ ملاتی پٹتہ فصل جمیم جات تاس فوقانی کے ساتھ قوم اور شہور ذات
 ذال مجری سے ہی جیسے کہتی ہیں کہ اوسکو ذات سے باہر کر دیا یا ذات میں ملا یا یعنی قوم
 سے یا قوم میں جا جم شرط نجی جاٹ تاس ہندی سے نام ہی ایک قوم معروف کا جادو و جادو
 ساجہ لیکن اردو میں معنی اول میں مستعمل ہے جاتا موسم سرما جاٹ کا ف تازی مفتوح
 اور تاس ہندی ساکن سے ایک قسم بے لباس کی بطور کمری کے جاگنا بیدار رہنا جاگنا
 جاگنے سے اور حاصل بالصدر جال دام جالا پردہ سفید کہ عنکبوت اپنی لعاب سے بناتی ہے
 یا وہ جنت تار کہ عنکبوت اپنے لعاب سے بنتی ہے اس شعر میں شیخ ابراہیم ذوق سلمہ اللہ تعالیٰ
 کے معنی اول کے ہرے سر میں کمان چڑھاب رخ سیتن میں ہر جالا سا عنکبوت کا سف کمن میں ہر

اور نام ایک مرض خستہ کا ہو اور وہ ایک پر دو سفید ہو کہ مرد کی پر پیدا ہوتا ہے اس پر وہ کو بطنی
تنبیہ کے جالہ کہتے ہیں جالی مشک چیز اور ایک قسم ہے جامہ کی کہ وہ بھی مشک ہوتا ہے جامہ
مطلق لباس پوشیدنی لیکن عرف اہل ہند میں ایک لباس خاص کا نام ہے چنانچہ معروف ہو
جاسن نام ہی ایک شرمعروف کا اور وہ مایہ جس سے وہی جاوین جان نفس ناطقہ جان سے
مارتا مارنا جان مارنا ازبیت پر و پختانی جان گمانا کثرت سخن سے کیسکو تنگ کرنا جان پر
کھینٹنا محل ہلاک میں اپنے تئیں دالہ دنیا و کاشعرہ جان پہ کھیلنا ہونہیں میرا جگر دیکھنا
جی نہیں یارے جھکنا دھرو دیکھنا جان نثار جو کہ اپنی جان کو کیسکو واسطے دریغ کرے اور
اوس مردہ کو بھی کہتے ہیں کہ جب دم نکلتے ہی اوسکے پاس صد اسے بلند سے گریہ و کجا کہیں
آواز کے صد سے اوسمیں دفعہ دم آجاوے اور پھر سختی سے جان نکلی جاتی اس لفظ کا اطلاق
اکثر معشوق پر ہوتا ہے جانب داری فرداری جان بوجہ دیدہ و دانستہ چاہنا جیم فارسی سے
کسی چیز کو دانتوں سے نرم کرنا چاٹنا تاسے شعلہ سے ترجمہ یہ بیان کا چا و دہکڑا ایکہ راجو
اور بھنے کے کام میں تانا ہو چادرہ مثلہ چال رفتار اور روش چالہ ایام ہفتہ میں سو روز
معین کہ جہات اربعہ میں سے کسی جمعیت کی سفر کے واسطے مبارک ہو اور ہر صحت کے واسطے
ایک روز معین کیا ہوا ہے اور جاناعروس کا بعد کالج کے خانہ شوہر میں اپنی بابا پ کو گھر سے
اور یہ امر چار دفعہ عمل میں آتا ہے چالاک شتاب رولیکن بحسب ہستمال وہ شخص ہے کہ کسی کام
میں سستی نگرہی چام چمرا چام کے دام وہ چمرا کہ نظام نام ستھنے ہایون کے عند میں تین
کی بادشاہی میں بشکل روپیہ تراش کر بجاسے روپیہ کے رولج دیا تھا چاند قمر چاند ہی سیم
چاند ماری خاک تو وہ پر کوئی علامت نصب کر کے پے درپے بندوق لگانی چاند تارا ایک
قسم کے پے کی کہ اوپر بوٹیان کر رہی ہوتی ہیں چاول بے بیج چاول جیوانا چاول پر غریب

دم کر کر اوس شخص سے جس پر احتمالِ ذرہ کی گواہی ہو چنانچہ انا اور مشہور ہے کہ اس عمل کی تاثیر سے ذرہ کی
 منہ سے خون جاری ہوتا ہے یا تو ناز و خمرہ چاہے محبت چاہے شہد چاہے تادہ شخص کہ اوس سے
 بہت محبت ہو جب طرفِ زمانی یعنی جس وقت چپ جمیم فارسی مضموم اور باری فارسی سا کہ ہے
 خاموش چپنا شرا جانا چپنا متعدی اسکا چپنا باری تازی کے ساتھ کسی چیز کو دانتوں سے نرم کرنا
 چپنا متعدی اسکا بد و مفعول چپ ہو یعنی خاموش ہو اور مطلق منع کرنے کے محل میں بھی
 مشتمل ہوتا ہے انشاء اللہ خان کا شعر ہے گریہ کنان و کیکرتب زہرہ انفعال + مجھ کو کما شوخ
 نے چپ ہونا اوسے لحاظ + چپائی نان تنگ چپ بے فارسی مشد و مکسوسہ ایک قسم کا پانوں
 و بانا چپنا یا تو تختانی بعد باری و مودہ کی بخود یا گندم بریان جو بوقتِ دوپہر کے مزدور دن کو
 کھانے کے واسطے تقسیم کیے جاوے چپ غلط و بناؤ ورنے میں دامن بایں ہو جائے کہ حریف جو تعاقب
 کرتا ہو ناگزیر ہو جاوے چپنا ایسے داریہ کا کسی چیز سے تعلق ہو جانا چپنا متعدی اسکا چپنا ایک
 قسم ہے انگریز کے کی چپنی سر پوش چپو وہ جو جس سے کشتی پلاوین چپنی کرم معروف کہ اکثر
 چادر پلاوین کی بدن میں خصوصاً سنگ کے ہوتی ہے جتنا نافع جمیم سے معلوم کروانا اور کسرہ جمیم سے
 کیسکو باری میں غالب کروادینا اور اوسکی جگہ جتنا واد کے ساتھ بعد تاسے فوقانی کے اور
 جتنا نا جمیم مکسوسہ اور لام بعد فوقانی کے بھی بولتے ہیں جتنا جمیم مضموم سے بلیوں کا بل کاٹاری
 میں لگنا جتنا جمیم مضموم سے متعدی اسکا بد و مفعول جتنی تارک لذات خصوصاً لذاتِ جام
 سے اس واسطے ایک طائفہ فقراے ہنر سے کہ اونسے زیادہ کوئی ترک لذات نہیں کر سکتا جتنی
 کہتے ہیں چپنا جمیم فارسی اور تاسے ہندی سے کسی چیز سخت کا باواز پھلنا لیکن اسکا اطلاق
 ہنر سنگ یا چوب پر جو خود بخود ہٹ جاوے کہنے میں اور زکال کے آگ میں سے آواز دینا کو بھی
 چپنا کہتے ہیں اور اطلاق اسکا گلاب کو پھول کے کھلنے پر کہ اوس میں سے بھی آواز نکلتی ہے مجاز ہے اور

اہل شاہجہان آباد پیشتر بجا و کاف کے خانو مجھ استعمال کرتے ہیں خصوصاً نکال کے آواز دینے
یا یا ہم دو شخصوں میں نزاع ہونے کے وقت جیسو کہیں اُن دونوں میں خوب چٹنی لینے خوب
نزاع اور پرغاش ہوئی چکاری بھرنایا و تھکانی مہولہ سے آواز کا نکالنا زبان سے جب کوئی
شیر لہزہ لکھا کر فیو یوین انشاء اللہ خان کا شعر ہے چکاری کیوں بھری نہ زبان تیری مگر میں
کوئی نرہ نہیں ہر تیرے نام سے لہزہ چٹکی جیم فارسی منہ سے بدن و ناخن سے پکڑ کر زور
کرنا کہ الم پہونچی اور اس معنی میں لینے کے ساتھ متعل ہے مثلاً اوستے چٹکی کی اور سرنگشت
کو انگشت وسطی کے ساتھ ملا کر آواز نکالنا اور اس معنی میں بجانے کے ساتھ استعمال کرتے
ہیں یعنی چٹکی بجانا چٹ جلد چٹنی فون مع الیائے مصالح تیز کر اؤ کو پانی میں پسکر وقت تنہا
طعام کے تبدیل و اللہ کے واسطے لکھا دین چھوٹا تلوار کا تلوار کا سان پر کھونا چھوڑا و شخص کو
اپنا مال سب اٹھ لہزہ مثل شیرینی وغیرہ کے کھانے میں صرف کرے چٹ جیم مفتوح اوسکا
مہولہ سے داغماہ سرخ کہ لبیب فساد خون کے بدن پر ظاہر ہو وین چٹ جیم کھسور اور یا
معروفہ سے مادہ لال کی جو جانور معروف ہر چٹلانا بال پر انسان کی کہ عورتیں اپنی چوٹی
میں اُسکو لگاتی ہیں تاکہ چوٹی دراز معلوم ہو اور اس چوٹی پر حسین بہت بال ہوں بھی
اطلاق کرتے ہیں چٹیل میدان میدان صاف حسین درخت کہیں نہو چٹ جیم فارسی
سے عم چٹ زل عم چٹ جیم مفتوح اور فاس بجم کھسور اور یا مہولہ سے ایک لفظ ہو کہ
اُسکو عورتیں نیز ایک وقت بولتی ہیں دور ہو کی محل میں مثلاً چل چٹ جیم چل و دور
چرا نا لکھ کا لکھ سامنے لکھی چربہ کا غزباریک یا پوست آہو کہ آفتاب کسی نقش پر چاکر
او سپر نقل اوس نقش کے اوتارین چرچا کسی خیر کا جابجا ذکر ہونا چرس دلوکلان اور
ایک شے ہو کہ بطور تنباکو کے چلم میں رکھ کر پیٹے ہیں اور پینا اوسکا نشہ بھی کرتا ہی چرکٹا

چٹکا زلیخا بان اور معنی ترکیبی اسکے چارہ کا کاسنے والا چرباک جو شخص کہ سخن گوئی میں
 چالاک ہو چرواہا بشان چربا وادہ چیز جو درگا ہونیں بطور نذر کے لاوین خبر و فکر اور چال
 آئندہ ورق کاغذ کو بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ عادت کا تبون کے یون جاری ہے کہ ہر چیز کو کتابا
 آئندہ ورق کا جو خبر و تبدی اخبار کے کتاب کو رشتہ سے باجم پیوہ دنیا جسند و دان وہ کہ جیسے
 کتاب رکھی جاوے و حبت ایک قسم ہے و حات کی مثل قلعی اور شیشے کے اور معنی پھلانگ مارنے کے
 بھی حیات فریبی جیم فریبست چالاک چستہ جیم فارسی مضموم سے پیرایہ جن اصل میں معنی
 مطلق شادی اور معافی کے ہے اور مجازاً وہ معافی خاص کہ سالطین بعد سال کے کرتے ہیں
 اور وہ اونکی شمت نشینی کی تاریخ ہوتی ہر جفت جو راعومنا اور جو راپا پوش کا خصوصاً
 جنتی جماع عومنا اور جماع حیوانات خصوصاً جنتی کرنا اور جنتی کھانا جماع کرنا حیوانات کا
 جنتی جیم فارسی مفتوح سے سطر چوبی جسکو کاغذ پر رکھ کر ہر کاسے خط کھینچیں جب فتح جیم
 اور کاف فارسی سے عالم جگالی حیوانات کا کھانے کے بعد چارہ کو بچر مدہ سے نکال کر نہ مزین
 لانا اور چبانا چکا جیم فارسی مفتوح اور کاف تازی مشدوع مع الالف سے وہی خوب ہوا
 چکتی وہ چیز کہ بطور قوس کے بنائی جاوے جیسے چکتی پیز اور تما کو کی چکر جیم فارسی مفتوح
 اور کاف تازی مشدوع مفتوح اور اسے مایہ ساکن سے حلقہ آہن کہ چوڑا اور تنگ ہوتا
 چکر بازہ سنا گردش دنیا اس طرح پر کہ بسبب غرت کے ایک حلقہ معلوم ہونے لگے بیٹی وغیرہ
 چکو اچکوی و جانور و ہون نر اور مادہ اور انکا تھنہ مشور ہے کہ ونگو مو اصلت رہتی ہے اور
 شکو معافیت چکو جانور معروف خوش رفتار و آتش خوا چکلنی جیم فارسی مفتوح اور کاف تازی
 مفتوح اور یا کو تختانی مشدوع باز چیم مخصوص چوب یا مس یا ناج کا کہ اطفال ایک سرشتہ کا
 اوہین اور دوسرا سر گشت پر بازہ کر اور اوکو اتھ سے حرکت دیکر دوسری حرکت میں

بھرا تھو میں لے لیتے ہیں چکی آسیا چکلا چوب یا سنگ۔ ہر دو چمن چل جیم تازی مغبوط
 سے آب جل تھل کثرت بارش سے کہتے ہیں جابجا آب عین کا بھم ہو چننا جلد میری نام ہو
 ایک بازی کا بازی ہلے اطفال سے جلیبی شیرینی معروف کہ بشکل حلقہ کے ہوتی ہو اور
 اسید واسطے فارسی میں اوسکو چاقچی کہتے ہیں جلدہ بیماری سے استسقا جلوس اصل میں یعنی
 بیٹھنے کو جو اور مجازاً بیٹھنا بادشاہ کا تخت پر چلانا جیم فارسی اور لام شدت سے آواز کا
 باندگنا چل جیم فارسی مضموم سے خارش چلون یعنی چل چلن روش چاقو جیم فارسی یعنی مضموم
 اور لام شدہ مضموم اور واساکن معروف سے یک کف آب یا اور شو سائل عامی کا
 فوان کا سامو صلا تمانہ رکھے تنگ ہو چلو بھری ہی پانی میں گر چوبہ چول چ
 چلیہ چالیش دن تک گوشہ نشین رہنا اور اوس مکان چہ چسپ گوشہ نشین ہون بھی مجازاً اطلاق
 کر دے ہیں اور وہ رشتہ جو بطریق نذر اور نشت کی کسی قبر یا درخت یا نیلہ پر باندھیں اور زہر کمان
 یعنی اول کو بیٹھنے اور بچنے کو ساتھ اور یعنی دوم کی باندھنے کے ساتھ مستعمل ہے جانا ایک چکر کو دوسری
 چیرہ کی سخت پیوند دینا جانا ادبی کا اور جانا برف کا بستہ کرنا دو اور پانی کا جانا بات کا
 جو بات اپنی مفید مطلب ہو دوسرے کے ذہن نشین کرنا اس طرح سے کہ اوپر اثر تر ہے
 جانا پنیری کا کسی تقریب سے وہ بات جو اپنی مطلب کے مفید ہو کہ جانی جتنا مقصد لازم ہو
 سب معانی میں اور نام دریا معروف کا جہد ہر نام سلاح کا چار چرم فروش اور یہ کہ
 ہر چم سے جو معنی پوست حیوانات کو مخفف ہو جام کا اور آرسے کہ گرنہ نسبت ہو چمہ یعنی کھجور
 چوبی ہو یا آہنی یا مسی چمہ اسے مشعلہ ہندی سے پوست حیوان چک تانیش چکا ڈر
 کاف فارسی سے خاش چوٹہ تازی ہندی سے پارہ چرم کہ جام استرہ کو ادب ستر کر کے جن
 جیم تازی کسور سے پری لیکن حرف حال میں جن اور پری من اتنا فرق ہے کہ مذکر برجن

اور زبان جو بصورت پراوس قوم کی بری کا اطلاق کرتے ہیں زبانوں میں دوسرا ان کا
ترجمہ شکل صحرا جہم پیدائش جہم لینا موافق عقیدہ ہندو کے یہ ہے کہ کوئی شخص بعد مرنے کے
موافق خبری اعمال کے جزو نہ کی میں کہی تھے دوبارہ کیسے گھر پیدا ہو چکا جہم فارسی مضموم
اور زبانوں میں دوسرے ترجمہ جہم کا جہم بلی گل معروف جسکو فارسی میں یا سمن کہتے ہیں چنا
گل معروف زرد رنگ چنا کلی نام زیور معروف کا چینی ہمزہ مکسور پیار سیدہ سر رنگ زرد
معروف چنیل سر پوش چلہ نیکل خفنگ چکا الی معنی پنجو کے جگتا کند رست چنگاری اکثر خورد
چنگاری چھوڑنا ایک ایسی بات کہنی کہ لوگوں کی سوتلی کا موجب ہو چنگاڑا و مشقہ
آواز بلند اور اکثر باطنی کی آواز پر اطلاق کرتے ہیں اور انشاء اللہ خان کو شعر سے معنی آواز
و لوگوں بھی معلوم ہوتا ہے سن خروش لغزہ اپنا ہی عدد و توجہ کیا ہر کھاکے و ہشت بھاگ جاو
دیو بھی چلکار کر دہ چکیز نون غنہ سے سہ خور د کہ او سمن بچول وغیرہ رکھتے ہیں چنی
جہم فارسی مضموم سے نام جو ہر معدون کا جو جہم تازی مفتوح سے غلہ معروف اور جہم
مضموم سے حرف ثمر جو آتما اور چوب اراہ کہ نرگا و کے کندھے پر رکھی جاوے جو اہر سنگ
بیش قیمت معروف اور یہ اصل میں جمع جہم کی ہے لیکن بحسب استعمال مفرد پر بھی اطلاق
کرتے ہیں جو اہر اس مشقلہ ہندی سے قسم ایک ہلید کی کہ نہایت خورد ہوتی ہے جو اٹکار
وہ شور کہ جو کو جلا کر اوسکی خاکستر سے حاصل کرتے ہیں جو الی یاے تختانی مچولہ سے گندم
جو آئینہ جو آغلہ معروف جو جہم تازی مضموم اور وا و معروف اور تاس فوقانی ساکن سے
روشنی جو تانگا نانا نرگا و کا اراہ اور ہل میں جوڑا سے مشقلہ ہندی سے پیوند جوڑی و چوڑیا
معا جوڑا جفت اور کنش اور خلعت اور دوسرا و کا جوڑیہ وہ طفل کہ دوسرے بڑے کی مانند
نوام پیدا ہوا ہو جو آئنی خویش جو انسا ایک گیارہ معروف خاردار کہ اسکو اونٹ کھانا ہے

جوگ درویشی بطور رہنمود کو جوگی درویش اہل ہند میں سے جو لاپسہ وہ شخص جو کپڑے اپنے
فارسی میں سفید پاف کہتے ہیں جو تک کرم معروف کہ آدمی کے بدن سے خون چوستی ہی جو
راوی شقلہ ہندی سے تالاب خور کہ آب باران او میں جمع ہو گیا ہو چو تر بازی معروف
شیطیح کی قبیل سے چور و زور و چور و حصری شخص بزرگ میر محلہ اور بازار میں کہ وقت معاملہ کے
حاکم کے پاس جواب دہی کہ چو سنا تجربہ کیکن کا چوک جیم فارسی منہوم اور او معروف
سے ایک قسم کی ترکاری کی ترش مزہ چوک جیم فارسی مفتوح سے صحن وسیع جو کھٹ چارو
ورواڑہ کی جو کہتے تھے مشقلہ ہندی مع الہامی وہ چار چوب جسمین آئینہ نصب کرن حمل
جیم فارسی منہوم اور او معروف سے وہ ہیرا کوڑا کا کہ کوڑا اسکے سبب پھر تہی چولانی
ایک قسم ہے ترکاری کی اور وہ دو قسم کی منبر اور سرخ اول کو چولانی اور دوسری کو
لال ساگ کہتے ہیں چو منابوسہ لینا چوم چاٹ کر چوڑ دینا عبارت اس سے کہ جب کوئی
خیر اپنے قابو اور تصرف سے باہر ہوا و سکو بوسہ دین اور بعد اسکے اس سے ہاتھ اٹھایا
النثار الدخان کا شعر ہے ہلکے پھلکے جوٹے ویر کے روٹے تھہر چوم اور چاٹ کے میں کہہ
کے چوڑے پتھر چوٹکنا یا ایک سوئے سے آنکھ کا کھلانا اور بنی تہنہ ہونے کے جو کھٹ
بیداری میں ہوتی ہی جھاڑو جاروب جھاڑوہ سنگ معروف کہ اس سے ہاتھ پانوں کے
میل اوتارنے میں جھاکسی وہ جگہ کہ درخت خار دار او میں بہت ہوں جھاڑا برازاؤ
جب کوئی خیر گم ہو جاتی ہو اور اسکی تلاش اور تحبس کے واسطے جبہر گمان ہوا اسکے کپڑے
اوتروا وین اسطرح کی تحبس کو بھی جھاڑا بولتے ہیں جھپان ایک عماری ہر شل پالکی غیر
سے کہ اکثر کوہستان میں رائج ہے جھٹ تاس ہندی سے یعنی فوراً جھٹ پٹ شلہ بلکہ غلط
پٹ تنہا مستعمل نہیں مجھ نظر آب مشہور جھڑ کثرت بادش جھڑی مثلاً جبکہ مارنا یا کوئی

کرنا جھکا کر جیم تازی مفتوح مخلوط الہا اور نون ساکن اور کان تازی مع الالف اور سا
 مملہ ساکن سے اکثر اطلاق اسکا بلور یا زنجیر یا بعضے زیور مثل گھونگر و اور کڑی کے آواز پر ہے
 جو مٹا ہوا حالت مستی میں جو بھٹلا نا غضبناک ہونا جھونکنا شور یا گھنٹن کا گرم کرنا خافاک وغیرہ
 سے جیل آب کثیر کہ بسب بارش کے کسی جگہ جمع ہو گیا ہو جھینگر یا نور معروف چھال چھالی
 سے پورست درخت چھالہ بمعنی آبلہ چھب اندازہ مشوقانہ چھیلہ جیم فارسی مفتوح مخلوط الہا
 اور یای ساکن سے وہ شخص کہ انداز اور وضع مشوقانہ رکھتا ہو چھینسی وہ عورت او باش
 وضع کہ نہایت ہوشیار ہو چھت سقف چھتا آشیانہ زنبور اور وہ راہ جس پر چھٹ پٹی
 ہوئی ہو چھلہ حلقہ زرین یا سیمین یا سوااوسکے بغیر نگین کے کہ اوسکو انگشت میں پہنتی
 ہن چھم چھم باران یا زیور مثل کڑی اور گھونگر دے آواز پر اطلاق کیا جاتا ہے چھوٹ سا
 بندہ سی حاصل بالمصدر سی چھوٹی سی بمعنی رہائی کے اور ایک قسم ورزش کی سی بھری گئی
 کی کہ حریف کو بدن پر لٹکا جان چاہن یا بیٹھین چھوٹا نور و چھینک عطیہ چھینکا ایک طرف
 سی رسن سی بنا ہوا اور اوسکو چھت میں یا کسی اور جگہ لٹکا دیتے ہیں اور اوسمیں طلعیم
 رکھتے ہیں تاکہ گریہ اور سگ سے محفوظ رہے چیل پرندہ معروف چیلہ یہ چیرہ و تار بانہ
 چیان تخم اعلیٰ جی جیم تازی سی جان حبیدہ طرف مکان بمعنی جدھر کی یہ لفظ یا اسکا مخفف ہے
 یا وہ اسکا شمع لیکن روزمرہ حال میں مستعمل ثانی ہر جنیا درست کرنا چھیم جیم فارسی کسور
 اور یای تھمانی معروف اور باے فارسی مفتوح اور اے مشغلہ ساکن سے میل اور ش
 جو آگہ میں بدہ سوئی کے ظاہر ہو چھیم جیم فارسی کسور اور یای تھمانی معروف اور تازی
 فوقانی ساکن نجوہ الہا اور سا مشغلہ ہندی مع الالف سے ٹکڑا کہ پٹے کا جو خراب اور بکا
 ہو چھتا جانور درندہ معروف شکاری جسکو فارسی میں یوز کہتے ہیں فصل جاریہ مملہ

اس فصل میں ہر چند الفاظ بہت کم ہیں لیکن ضبط فعل کے واسطے لکھے جاتے ہیں
 حال وجہ نشأت کا حالت بشکلہ حالی سکھ رائج الوقت حاصل اردو میں بمعنی فائدہ
 کے مستعمل ہے جیسے کہ میں اس سے کیا حاصل حد انتہا اور اردو میں بمعنی بسیار کے مستعمل ہے
 مثلاً حدیث معلوم ہوتا ہے حرق معوف اور بمعنی عیب اور غنہ مثلاً وہ اوپر حرف رکتی ہیں
 حشرات ایک ہنگامہ کہ محل معیبت اور جابے خوف ہو حقہ قیدان حکم معوف حکومت
 معوف حلال مقابل حرام کے حلاوت لذت علو شیرینی ملائم کی ہوئی حکیم طعام معوف
 حمایت طرفداری حمام ایک مکان خاص جو غسل کے واسطے معین ہوتا ہے حمامی
 غسل کروانے والا حور معروف حیران متحیر حیوان جانور حیات زندگی فصل خاص محمد بن
 کاشانک مٹی خاک تودہ تودہ مٹی کا جو تیر اندازی کے واسطے بناوین خاکی انڈہ وہ بیضہ
 جو مایکان سے بدون جفت کو حاصل ہو خاکینہ انڈہ پکا ہوا خارا سنگ سخت خال تل
 سیاہ کہ چہرہ پر خلقی ہو یا کاجل کا بناوین واسطے زینت یا دفع نظر بد کے خالہ خواہر مادر
 خالو برادر مادر اور عرف حال میں خواہر مادر کے شوہر کو خالو اور برادر مادر کو مامو
 کہتے ہیں خاصی اچھی خیر خاصہ نام ہے ایک کپڑے کا اور وہ طعام خواہر اور سلاطین
 کے تناول کرنے کے واسطے تیار ہوا ہوا خانہ ملک اور وہ سورج کہ واسطے رہنے مرغ
 اور کبوتر کے بناوین اور خانہ شطرنج یا صند و قچ کے خانہ مجاز ہے خالی تھی خبر معوف ضبط
 معوف خنک خائے معجزہ معصوم اور تاس فوقانی مفتوح مشدداور کثرت تانی ساکن ہے
 چپ دستی کہ کندہ اور طبر اور کوتاہ ہو جسکو سوئے کہتے ہیں اور ظاہر الگ کہ میں قہر
 کر کے یہ لفظ بنایا ہے خبر جانور معوف قسم خر کے سے کہ او سکوفارسی میں اسٹرین
 سے اور عربی میں نعل کہتے ہیں خدا المدخر اب معروف خرخشہ محاورہ اردو میں

جھگڑے اور اندیشہ کے محل میں بولتے ہیں حرفہ نام ہے ایک تخم کا جو سیاہ رنگ اور
دو امین کام آتا ہے خورد و چوہا خرافات یہود و خردہ باریکی اور عجیب خستہ جو چیز کہ
اونے صدمہ سے لوٹ جاوے اور اسکا اطلاق غالباً کچوری جسمین روغن بہت
ہوا و شیرینی میں سے فرمون پر جو بہت روغن رکھتی ہوں کیا جاتا ہے خشک خشک
پیرا میں اور یہ لفظ بجز عوام کے اور کسی زبان سے نہیں سنا گیا پس خشک کو خراب
کر کر خشک کر لیا ہے خصوصاً دشمنی خط مکتوب اور موس ریش اور لکیر جو کسی چیز میں
پڑ جاوے خط ہونا اصلح خط ریش کی خط مؤنث و اناریش کا ترشوانا خط زن
رسالہ لغات ہندی میں معنی قطرن کے لکھا ہے شاید کہ عوام سے سکر لکھ یا ہوگا و اگر
اصل میں قطرن قاف سے ہے خط کا آنا مکتوب کا کہ میں سے آنا اور موس ریش کا چہرہ
پر نمودار ہونا خط و اگر کپڑا وہ کپڑا کہ اوپر دھاریاں ہوں خط کا کپڑا جانا فاش ہونا
خطوں کا جو خفیہ کی وسطے لکھی ہوں خط سورا درست ہو جانا خط خری کا خط
بگڑ جانا خط کھنہ لگنا اسکا جو پہلے خوش خط لکھتا ہو خفہ محاورہ اردو میں غضبناک
کے معنی میں مستعمل ہے خشکی غضب خفت بعضی ذلت خفیہ پوشیدہ خفی پوشیدہ عموماً
اور خط باریک کتابت کا خصوصاً خلاف دشمنی خلافت کیسی جگہ پر قائم ہونا اور
یہ اکثر درویش اور مشائخ کے قائم مقام ہونے پر اطلاق کیا جاتا ہے خلیفہ وہ شخص جو کسی
قائم مقام ہوا اور پیر استاد اور بعضی حجام کے اور سوا حجام کے اور وں پر بھی جو پیشہ
حرفہ زریں کرتے ہوں کرتے ہیں جیسے درزی محمد جی محمد ٹھوگنا اپنے بازو پر ماتھنا
پہلو انون کا اسطرح سے کہ اس سے ایک آواز پیدا ہوا و یہ حرفین کو خنانے کے واسطے
ہوتی ہے خمیر آگندھا ہو انھیازہ اصل میں انگڑائی کو کہتے ہیں لیکن اردو میں

یعنی مکافات کو جو کسی امر کے عوض میں حاصل ہو متعلق ہے جیسے بولتے ہیں ہنہ اس کام کا خوب خمیا نہ کھینچنا خندہ ہنسی خندی محاورہ اردو میں عورت بچا پر اطلاق کرتے ہیں اور وجہ اسکی ظاہر یہ ہے کہ بچیا عورت ہنسی میں کاٹ نہیں لگتی تو اس میں یعنی ہنسنے والی عورت کو تھا لیکن عرف مال میں مطلق بچیا عورت کو کہتے لگو خنجر نام سلاح خنجر ہی نام ہے ایک سار کا خشک دائرہ کے لیکن نہایت دائرہ کے بہت خورد اور ایک قسم ہے پارچہ مشروع کی خنجا ہیچو خوجہ جو عضو تناسل اصل خلعت سے نزلکتا ہو + خواجہ سراسر مثلہ اور اصل میں چونکہ خواجہ سراسر بادشاہ اور امرا کے گھر میں آمد و رفت کرتے ہیں اور ان سے وہ نہیں ہوتا اس واسطے انکو خواجہ سراسر اضافت کے ساتھ کہتے تھے یعنی صاحب گھر کے اے گھر میں آمد و رفت کرنے والی مثل صاحب خانہ کے اور لہذا اسکے عوام نے لفظ سراسر کو مخوف کر کے الف کو واو کے ساتھ بدل لیا اور یہی واسطی جب بدون سراسر کے مستعمل ہوتا ہے تو خوجہ کہتے ہیں نہ خواجہ اور خواجہ کو سراسر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں نہ بدون اسکے خواب جسکو عربی میں رویا کہتے ہیں خوب اچھا خوابانی میوہ عوامات خورہ مثلہ لفظ بویکا اسمین خو کے ساتھ ملکر دونوں معنی عادت کو ہیں نہ نہا بلو مثلہ اگم غلام نے شخص کی خوب سے واقف نہیں اور یوں نہ کہیں گے کہ ہم اسکی بوسی واقف نہیں لفظ خوبول سکتے ہیں خوان معروف خوان مثلہ لیکن یہ زبان عوام کی ہے خود واو معروف ہے کشت جو سبز خوان واو معروف سے لہوا اور قتل یعنی اول کے بہنا اور بہانا اور لگانا اور نکلتا اور انکی امثال کے ساتھ مستعمل ہے مثلاً وہاں بہت خون بہایا او سنی اور سنی اور معنی دوم کے کرنے کے ساتھ مثلاً زید نے عمر کا خون کیا خویش واما خیلہ یا میوہ بولہ سے عورت میں ہے محاورہ میں عورت بیو توں کو کہتی ہیں خیال معروف خیال طو ذری خیرات جمال

کہ لند کیکو دیا جاوے خیر اتنی گھاٹ دریائے جمن پر ایک گھاٹ ہو اور وجہ تسمیہ اسکی
یوں کہتے ہیں کہ سابق میں اوسپر سے عبور نہ کرواتے تھے اور اجرت نہ لیتے تھے خیر گزری
ایسی محل میں بولتے ہیں کہ خوف آفت کا ہوا اور آفت نہ آوے خیر ہوئی مثلاً خیر مناؤ کیکو
یا اپنی بھلائی کے خواہاں رہنا خیر خواہ جو کہ کیکو بھلائی چاہتا رہے خیر سے کنکارات کا
یعنی شب کا سلامتی سے بسر ہو جانا خیر ہو محل تعجب میں بولتو ہیں اور اسکا استعمال سطر
سے ہو کہ اگر کوئی شخص ایسی بات کہو یا ایسے کام کا ارادہ کرے کہ اس کے لائق نہ ہو یا بعید از
قیاس ہو تو اوستہ کہتے ہیں تکو خیر یعنی اس کام کو نہ کرنا چاہیے یا یہ خیر واقعی ہو خیر
واو معروفہ سوامی ہر ایک گل کا کہ شہور گل خیر و ہر فصل وال محلہ دال غلہ معروف
دال روٹی یعنی اسباب غرض غریبانہ دال جو تیر غنیمت ہٹی دنگہ اور فساو کا ہونا کسی
محل میں دالان مکان معروف حسین و محبوب دار اور ستون بہوتے ہیں دار و مار کر دنا
آواز بلند سے روندا دال شاخ درخت دالی شاخ خورد والہ شاخ بزرگ ڈاڑھی ریش ڈاڑھی
رکھوانی یعنی ڈاڑھی کے منڈوانی کو ترک کرنا ڈاڑھی چھوڑ نہی یعنی ڈاڑھی کو نہ تروانا
بیاننگ کہ بہت بڑھ جاوے ڈاڑھی کو پیشاب میں منڈوانا کی نہایت ناپسند کرنی
دار و مدار صلح و مصالح اور چچاؤ کرنا دار و یعنی دوا دواو اخیر میں دوا و ساکن پنج کشتی
کے اور معنی قابو کے بھی مستعمل ہے مثلاً اپنے دوا پر ہم سمجھ لینگے اور یہ مجاہد ہے داکھ انگور
خشک دوا و جاری معروف دوا یعنی کثرت سے نوکر رکھے جانے کسی سرکار میں دانت
وندان دانت رکھنا کسی خیر پر طبع کرنی اوس خیر کی دانت توڑنے عاجز کرنا دانت مارنا
حاصل کر لینا کسی شو کا دانتوں وہ شاخ درخت کہ اوس سے بطور مسواک کے دندان
صاف کرین دانتا بخشدہ دانت دودھ کے ابھی نہیں کھاتے یعنی ہنوز دوان اور تاجہ

ہے وانا عاقل دانہ معروف دانہ زرد جو ایک ایک اندر پر نخل کرے واک وال ہندی سے اور
کاف تازی سے آمد و رفت خطوط کی بسرعت اور مغربی ہستفراغ متواتر کے اور وہ پترا
چاندی یا سونیکا کہ نگینہ کے پنجے واسطے چمک کر رکھا جاوے و آب دل ہندی سے و نام ہو ایک
ایک گیارہ کا کہ اوس سے بان چار پانی کے بٹے ہین و اما دشوہ و مخر و آم جال اور ایک فیہ
معین ہر زری و آب کشتی بنس پر جالت تپ مین بحاف وغیرہ اور بانی تاکہ عرق آجاوے
و آہ وال ہندی سے تھار جانور ان بندہ کی جویا کہ رسالہ لغات ہندی مین لکھا ہوا ہے
عرف حال مین دار نہ ہرن کی بھی بولتے ہین و آئی یعنی دایہ دالی و دوا والی جو لوگ کہ
بوسیلہ دالی اور دوا کو روزی حاصل کریں و باو کیسا کا کا خط خواہ او سکی بزرگی کی بسبب ہو
خواہ اوسکے ڈر سے و بنا او پر کی چیز کے بوجہ سے بچی کی چیز کے اجزا کا کیف ہو جانا و
او کسی کو توڑنا و آب وال ہندی سے طبلہ بزرگ جسمین خوشبو یا اور کوئی چیز رکھین اور
یہ اکثر طبلہ چوبی پر طلاق کرتے ہین و بیا طبلہ خورد اور یہ عام ہے اس سے کہ چوبی
ہو یا آہنی یا مسی و قبل پسپا یا روپیہ جو بالفعل مخترع انگریز و کا ہے و خیل وہ شخص
کہ کسی سرکار مین بہت دخل اور رسوخ رکھتا ہو و خول عضو نما سل کا اندام زن مین
فرو کرنا و دوڑا وہ نشان کہ جلد بدن پر بسبب جوش خون کے پیدا ہو اور اوستند
جگہ او بھری ہوئی ہوتی ہر دو آوہ عورت جو اطفال کی پرورش کے واسطے نو کہ ہو
دروازہ معروف دربان نگہبان دروازہ کا درگور ایک کلمہ ہے کہ عورتین بہ دعا یز
بولتی ہین و رانتی آہ آہنی کہ اوس سے گھاس کا ٹن درازد و نورای ہندی سے شکاف
کہ زمین یا دیوار مین واقع ہو جاوے و یا معروف ڈر وال ہندی اور اسے مہلے سے
خوف دس عارودہ و سون تارینخ و ہم دسوان فاتحہ روز و نیم کی دستور ہے جو کہ

نوکر کیس کا سودا فروش سے بیس فی روپیہ ایک پیسہ سو یا ایک تنگہ کم دیا وجہ یہ
 سودا فروش اس کے آقا کے ہاتھ کچھ نیچے دستہ وہ چوپ کہ کار دیا تیشہ میں نصیب کرتا
 دستگی وہ تسمہ کہ قبضہ شمشیر سے شکتا ہر دستک ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارنا اور
 آواز سو کیس کا گاہ کرنے کے واسطے دستہ پٹاؤ آگاہی کہ اس سے آگ اوٹھا وین اصل کی
 دست پٹا ہر دستہ وال مضموم اور میں مملہ شدہ سے ایک قسم شمشیر کی ہے وشنام
 کالی و شوار شکل و تقاریب و غیلہ خیر و انداز اور یہ لفظ و لغت میں تصرف کر کرنا یا لگنا
 دقت ساز معصوم و معروف حال میں وال ہندی ہر بولتے ہیں دقتا و دن
 کلان دقتی و غور و اور ان دونوں لفظ میں وال ہندی ہر دقت معروف و فاق
 اکثر لوگ معنی دفع کے بولتے ہیں مثلاً وہ دفان ہوئی یعنی دفع ہوئی اور لفظ دفع
 میں تصرف کر کرنا یا ہر دقتی وال ہندی اور لام مع الیا سے معنی ترکیبی اسکی ہے
 کہ دف بجانے والا اور یہ باعتبار مضموم کے عام ہے لیکن نام ایک طائفہ خاص کی ہے
 جو مشہور ہے دقت نام تپ کہنہ کا ہے اور معنی نگاہ اور آزرہ خاطر کے بھی استعمال
 کرتے ہیں مثلاً مجاہد نہایت دقت کیا و قیہ نگاہ باریک وقت بمعنی باریکی لیکن
 بمعنی مشکل کے مستعمل ہے ہکو اس کام میں نہایت دقت ہوئی و گتہ ورو و گروال
 ہندی اور کان فارسی مفتوح سے راہ بزرگ کہ سوار او پیادہ او میں حل سکیز
 لوگ وال ہندی مفتوح اور کان فارسی ساکن ہر قدم و راز رکھنا انتشار اللہ خان
 کا شعر ہے شیخ و راز قرائے جو مجلس میں دگ بھری چھتی کمی سبھون نے کہ آیا کلنگ
 فرش و دگہ وال مملہ اور کان فارسی سے ایک قسم انگریزہ شہ کی کہ او میں
 پنہ بہت بھرتے ہیں دگنا وال ہندی کسور اور کان فارسی ساکن سے پھل کر نیچے کرنا

جیسا رسالہ لغات ہندی میں لکھا سو دل عضو معروف اور سخاوت کے معنی میں بھی محل
ہے مثلاً کسی کے سخاوت کرنے کے وقت کہیں ماونے برا دل کیا دل کا ہلنا تو خوش
رفع ہونا کسی کام کی طرف متوجہ ہونے سے دل کا آجانا عاشق ہونا دل گننا دل کا تھلنا
ہونا کسی کی طرف دل بچھنا سیراری دلو کو سونا وقت بیکراری کے دل پر ہاتھ
رکھ کر دباننا کچھ تسلی ہو جاوے انتشار السد خان کا شعر ہے بیٹھے ہیں ہم تو دلو کو
دہوئے میاں + تو جان او سکی دیکھ تجھے جس نے عیش کیا + دل دل کیچر دلال وہ شخص
کہ بائع اور مشتری میں واسطہ ہو کر خرید اور فروخت کر دے وہ لالون میں سے وہ
لال کم زور کہ کسی لال کا دل بڑھانیکے واسطہ پہلے اس سے لال کے مقابل کریں دلاو دال
ہندی سے انبار نجاست کا دلا کاوٹ بزرگ دلی خرمہ کہ ایک قسم شیرینی کی ہے اور
چھالیہ اور خاص مکنی دلی دم فریب دم دینا فریب دینا دم بھڑا گیا تھا بیج وٹنا کرنی کسلی
دم اولٹنا سانس اولٹی لینا کسی عہدہ پر دم لیکار سے چلنے میں تھک کر لمحہ بھر توقف
دم کے دم یعنی ایک ساعت دم میں دم آنا اطمینان حاصل ہونا دم دال مضموم سے معروف
وچھی معروف اور اسکو فارسی میں پار دم اور پالدم باہر فارسی کے ساتھ کہتے ہیں
دک چاک اور تالش + آدم پے در پے دم دم مثلاً دم بخت گوشت پکانے میں دیک کی
سنو کو آٹے سے بند کر کر آچ دینے تاکہ اوسکے بجائ نہ ٹکلی دم بنجود خاموش دم باز فریب
دینے والا دماغ غرور اور تکبر دماغ دار مغرور اور متکبر دن روز دن اوندھایک بھائی
ہے کہ دلو کو نظر نہیں آتا مقابل رونڈے کے کہ اوس میں رات کو نظر نہیں آیا کرنا دبل چھڑا
وندھی دونوں دال ہندی سے چوب ترار و دندتاوان و تودال مہلہ منقوج اور لون
ساکن اور تاسے فوقانی مضموم اور واساکن معروف سے جسکو دانت آگے کے بہت بڑی

ہوں دن دھارے جوری ہوتی ہے یعنی عین دن میں دور بید و دور پار میں ایک کلمہ ہے کہ عورتیں دغاے نیک میں استعمال کرتی ہیں یعنی یہ آفت تیسے دور اور پار میں ہو
مثلاً کوئی لکے کہ میں کل مری چلا تھا تو نہایت محبت سے کہینگے کہ دو پار دو پار
وال مضموم اور واو معروف اور باے موحہ ساکن سے بنہ کی ایک قسم ہے کہ
حیوانات اور سکڑ بہت رغبت سے کھاتے ہیں دوقی وال مضموم اور واو معروف
اور ناسے فوقانی کسیر مع الیاسے وہ عورت کہ ایک کی چٹلی کو دوسرے سے بھا کہ
آپس میں نفاق ڈلوادے وہ دھیر دلا وہ شخص کہ کچھ امید اور کچھ یاس رکھتا ہو
دوسم وال مہندی سے مطرب و دوسنی زن مطرب و نکا واو مہولہ سے ایک ظرف
نکی یا سسی دستہ دار کہ اوس سے تنگی میں سے پانی نکالتے ہیں اور ایک قسم ہے
کشتی کی دو در وال مہندی مضموم اور واو مہولہ اور راس ساکن سے رشتہ تابیدہ
کہ اوس سے کاغذ باد کو اور اتے ہیں دوری یا سی تھانی کے ساتھ رشتہ تابیدہ
چندہ تاکہ دلو میں بجائے رن کے باندھ کر پانی بھر میں وہ جہا کچا بھٹا ملا کہ
اوس کے دانہ کے ٹوٹنے سے مائیت سفید نکلی دولت معروف و وال مفتوح اور
واو ساکن اور نون غنہ کے ساتھ شدت مشتعل ہونا آگ کا انشاء الدخان کا شعر ہے
شعلہ بھر کہ ہے میں یوں اپنے تن کے اندر + دون لک رہی جو جیسی گرمی میں بک اندر
دون وال مفتوح اور واو ساکن سے برگ درخت کچ کیا ہوا کہ دکاندار اکثر دھاک کے
پتوں کو اس طرح پر بنا کر شکر مانگ اور ترکاری زرش بعضی ترکاری مثل شہتوت اور
فلسے اور طبعین اوس میں رنگ کر خریدار کو حوالہ کرتے ہیں اور ایک قسم سے کل بیان

کی کہ نہایت خوشبودار ہوتا ہے و تا دال مضموم اور واو معروف سے دو چندا اور بعضے
دگتا کا ف فارسی و بجا و واو کے بھی کہتے ہیں دو دمی ایک سبہ ہر شیر دار اور
شاہجہان آباد میں دو دمی دال ثانی مشددا اور بغیر واو کے کہتے ہیں اور رسالہ لغات
ہندی میں لکھا ہے کہ بعضی عورتیں بعض اعضاء پر سوزن سے زخم لگا کر اس نبات کا شیر کو
نخون کو لگاتی ہیں اور چھوڑ دیتی ہیں یہاں تک کہ وہ جگہ نیلی پڑ جاوے اور یہ رسم اکثر
نواح یورپ میں ہوتی ہے مفاد کلامہ دھکا دال مفتوح مخلوط الہا اور کاف تازی مشددا
مع الالف سے صدرہ دھپا دال مفتوح مخلوط الہا اور باے فارسی مشددا مع الالف
صدرہ دست کی سی سبہ ہر پوچنا وین خیسے طمانچہ صدرہ ہے ہاتھ کا چہرہ پر دخول
مشکہ لیکن فرق اتنا ہے کہ بہ نسبت اول کے اس میں صدرہ کم ہوتا ہے و صوم شور و غل
و صوم و صام مشکہ اور لفظ و صام تنہا نہیں آتا و خوبی کا ذر و دھوئی دال ہندی مضموم
مخلوط الہا اور واو مجہولہ اور لام مع ایلا سے برگ پان اکٹھی بندھی ہوئی کہ عددین
دو سو سے کچھ کم یا زیادہ ہوتی ہیں دھپا دال مضموم مخلوط الہا اور فون ساکن اور
یاے تختانی مع الالف سے مذاق اور دال مفتوح سے کشیز دھتورہ ایک درخت
ہے کہ تخم اس کے نشہ آور ہیں اور بسبب شہرت کے حاجت تفصیل کی نہیں رہتا دھکا
دل کا تڑپنا و دھرو دال مکسور اور بے ہوز ساکن اور بے مکمل مفتوح اور ہا مختفی
سے عبادت گاہ ہنود و بکیر آستانہ دھریہ ایک طائفہ ہے کہ جو صنائع کا قائل نہیں
دھمال دال مفتوح اور ہاے مخلوط اور میم مشد و سیا و چھانا اور کوڈ نا فلندرون کا
دھوان دھان دھرتی زمین دھرائی ہندی سے بدن دھرا دھرتی تر زمین پر
کسی کھان چیز کا گرنا و دھرا دال مضموم سے اتھا دھری دال مضموم سے ایک جزو ہے

ارابہ کا دھکا آواز جو کسی کے کونے سے پیدا ہو دھنا فرو ہو جانا کسی چیز کا زمین
میں مثلاً پاؤں کا دھنا وہاں شالی ڈھیل وال ہندی مخلوط الہا اور یاے تختانی
معروف سے دزنگ ڈھیٹ وال ہندی مخلوط الہا اور یاے تختانی معروفہ اور یا
فوقانی ساکن سے شوخ کہ کسی کا کہنا نہ مانے ڈھب انداز اور وضع و حج انداز و حجا
بیرق جو نیزہ پر نصب کرین دھجی جہم شد سے پارہ جامہ کہ دراز اور کم عرض ہو چکر
وال مفتوح مخلوط الہا اور کان فارسی ساکن اور سا معلہ مع الالف سے عاشق زن
وہی جزات دھن ہاے مخلوط سے مال دھجی وال مکسور اور ہاے مخلوط اور یا
معروف سے فقر و میا وال مکسور مخلوط الہا اور یاے معروفہ اور میم مع الالف سہی آہستہ
دھیما تالہ ایک قسم ہر تالہ کے مقابل جلد تالہ کے اور تالہ ایک قسم ہے تال کی جو ضبط
نغمہ کی واسطے مقرر کی گئے ہیں دھرو کہنا جلد چلے آنا سودا کا مصرعہ ٹکڑے کی بجوین سے
دھرو دھکا وہاں سے لڑتا ہوا شہر کی طرف ہڈیوں چراغدان دیوالی تھوڑا سہو
کا جو معروف ہے ڈیو کورھی وال ہندی مکسور اور یاے تختانی مجولہ اور واو ساکن
اور سا ہندی مکسور مخلوط الہا اور یاے تختانی معروف سے دروازہ دیوتا ہٹا
ہندو میں ایک مخلوق ہے مثل زشتون کے دیوا چراغ اور او سکودیا بھی کہتے ہیں
دیک ایک کرم ہے برابر چنیوٹی کے کہ لکڑی کو کھا کر خاک کر دیتا ہے ویدار دیکھنا دیدار
جو شخص کہ قتل اور صورت کا اچھا ہو دیپ آتش و یک ایک قسم ہے سرود کی کہتی ہیں
کہ اس کے اثر سے آگ لگ جاتی ہے دیک طرف کلاں کھانا پکانے کا دیوار معروف دیس
وال معلہ مکسور اور یاے تختانی مجولہ اور سین مہماہ ساکن سے وطن ہجو واسطے ویا غر کو
پر دیس کہتے ہیں دیسی جو سیوہ کہ ہندوستان میں پیدا ہو مقابل ولایتی کے لیکن شرط

کے معنی زنان فاشہ کی مستعمل ہو گیا ہے راجحہ آلات پیشہ واران رب خا بر
 راس دوم ہندی اور بعد اویکے یا کے تحتانی معروف ایک خوش ہے مثل
 مللی کے کہ دو دھرتے بناتو بین رپ رای کسور اور پاسے فارسی ساکن سے ہندی
 میں معنی دشمن کو ہے اور او میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے بہت در پر
 ہو کسی کام کے واسطی شکاتم بہت رپ ہو رباب نام ہی ایک ساز کا رہبر رای
 مہلہ مفتوح اور رای موحہ مفتوح اور رای ہندی ساکن سے مسافت بعید کو کھڑا
 اس طرح کہ او سپر کچھ فائدہ مشرب نہورت موسم راس مہلہ مضموم اور تای فوقانی
 ساکن سے موسم توندہ ایک بیماری ہے جو شب گوری کہتے ہیں رتو آید ای مہلہ
 مفتوح اور تاس فوقانی ساکن اور و مع الالف سو نام ہو ایک سنگ کا سنج رنگ
 کہ بعض بیماری کو اندر اطفال کے گزین لگاتے ہیں جو آڑہ وہ نوح کہ راجاؤن کو
 کی عملداری ہو راجا ہوا شکم پر چٹا ہو گا کپڑے وغیرہ کا کسی شو کی بو سے سطر سے
 متاثر ہونا کہ وہ ہواؤں سے زائل نہ ہو ویرج چہرہ اور نام ایک مہلہ شطرنج کا رخ
 نکرتا متوجہ نہونا رو پیہر دنیا کسی چیز کا اور کسی دلیل کو اوٹھا دینا جیسے میں نے
 اوسکی بات کو رد کر دیا اور معنی تو کے بھی رتو آوال مشرف و مرتبہ دیوار گلی ہو
 اوسکو فارسی میں دالی کہتے ہیں رس شیرہ رستہ راہ رستہ روگنا رستہ میں نام
 ہونا کسی راہ چلنے والی کا رستہ بھگانا اوس راہ پر ڈال دینا کہ اوس سے منزل کو
 نہ پہنچیں رستا راس مہلہ کسور اور بین مہلہ ساکن اور نون مع الالف سے
 آہستہ آہستہ ٹھکانا پانی کا رستہ راس مہلہ مفتوح اور بین مہلہ ساکن اور یا تحتانی
 مع الالف سو وہ کہ وضع داری اور راگ و رنگ کی صحبت سے بہت میل کھتا ہو تھی

سین خود در بنا رسن کلان نہایت سطر رشتہ رای مہملہ کسور اور شین معجمہ ساکن اور
تای فوقانی مفتوح اور ہای ساکن و تاگا اور قرابت رشوت معروف تیت نرم ملی قیو
تیلی خیر رکابی ظنون بین رکابی سامنہ پکلا اور چڑا منہ انشا اللہ خان کا شعر ہے
شب نہ بین کتہا ہر وہ مادہ سے ہر رکابی سے اس شعر پر اتنا گھمنڈ + رکابدار وہ شخص کہ
مڑتا اور اچار بنا ویا اور فروخت کر دی کہ اسے مہملہ مفتوح اور کاف فارسی ساکن
معروف اور ایسی عادت بد کہ او سپر بہت اصرار ہو برگی وہ شخص کہ ایک عادت بد پر
بہت اصرار رکھتا ہو رگیا مثلاً رن جنگ زندگی زن عمو ما اور زن فاحشہ خصوصاً
رنگ کہ وہ باروت کہ پایا کہ توپ اور بندوق پر رکھیں روندنا رای مہملہ مفتوح اور
واہ ساکن اور نون غنہ اور وال مہملہ ساکن ہے پامال کرنا کسی چیز کا رونا کہ یہ کرنا
روپا شکل روپا کوئی پاندی روپہ قطعہ پاندی کا کہ لگایا ہوا روگھا وہ طہام
جو سالن کو ساتھ نکھایا گیا ہوا ورنجی بفرج اور بے التفات کی بھیجی تھیں ہے
جیسے کہین وہ نہایت روگھا ہوا روگھا سب کا معنی اول روگھی کے روگھ درخت
روگ جیاری رد مال وہ ٹکڑا کپڑے کا کہ اوس سے تنہا اور ماتھہ پونچھیں وہی نان روٹا
نان کلان اور نہایت سطر روشن واوکسور سے راہ جو درمیان بانگ کی بناوین ہے
ایک قسم راہ کی رہبر رستہ تباہی والا اور عوام او سگو لہر کہتی بین لام ہی بجا رای
مہملہ کے ریت رای مہملہ کسور اور یاسے تختانی معروف سے رسم ریت رای مہملہ کسور
یای مجہولہ سے ریگ رتیا مثلاً ریچھا رای مہملہ کسور اور یای تختانی معروفہ اور تائی نہی
مخلوط الہامع الالف ہی ایک داروہ مدور کہ اوس سے ایشیم اور سہر کہ بال محو تے
بین ریچھنا اسے مہملہ کسور اور یلے تختانی معروفہ اور جیمہ تازی مخلوط الہام سے

مصدر ہی نہایت مائل ہوگا کسی شے کی طرف اور بہت پسند کرنا اور سکور پور راہی غیر
 ہندی گنگہ کیوں کا فصل زراعت مجھے زاری عجز زبردست جو بہت زور اور
 قوت رکھتا ہوا اور بعضی غالب کو زرگری نام ہی ایک بان کا کہ ہر حرف پر ایک حرف
 سے مملہ اور زراعت مجھے زراعت کے الفاظ سے آئے کہ تلفظ کر دین اور رسالہ لکھا
 میں لکھا ہی جو زبان کہ وہ شخص اس میں مقرر کر کے گفتگو کریں تاکہ وہ سہل سمجھو انتہا سے
 تعلیم معلوم ہوتی ہے لیکن اول صحیح زور اور نوکلز زدہ بگل نما کو جسکو بان کی ساختہ
 لکھا تو ہین اور ایک قسم طعام کی کہ برنج شیرین و عنبران سے رنگین کیے ہوئے لکھا ہین
 زفیصل دو انگشت کو ننہ میں رکھ کر چھو نکھنا تاکہ آواز بلند آوے پس پیدا ہوا وہ آواز اکثر
 کبوتر باز کو تراوڑاؤ کے وقت کرتے ہین نکال کویلہ زمین و حر تو زور قوت
 زور اور قوت مند زور ارجسہ کہ کہ بالائی زیارت کی ہوز ہر معروف کہ او سکون ہندی
 بس کہتے ہین زہر کھانا بہت رشک لچا نما زہر او گلنا باتین شکوہ و شکایت کی بوال
 او بے ملاحظہ کہنی زہر ملا وہ سانپ کہ او سکا زہر بہت موثر ہو زہر حرکت کسہ
 کی زیر دست مطلق اور فرمان بردار زیادت معروف زلیست زندگانی زہرہ تخم
 معروف کہ جزو ہی گرم مصالح کا فصل ہین حملہ ساگ ترہ سال نام و زنت کہ
 او سے چوب کڑی وغیرہ حاصل ہوتی ہے سانی کڑی کٹی ہوئی جو گاؤں و بھٹیں
 لکھا وین ساون نام ہی ایک مہینہ کامینون برسات کے ہی ساونی وہ اسباب
 کہم رنگین اور رسن کہ یعنی سامان جھولی کا کہ وہ ساون ہین عروس کہ گھڑی
 ایام کھدائی بھجواوین ساتھ ہمراہی ساتھی وہ مرد کہ ہمراہ ہو ساتھن وہ عورت
 کہ کسی عورت کے ہمراہ ہو جماعت شریک ساتھی شریک ساتھ سکون تہا سے ہندی

مخلوط الماس سے عمدہ تر ہے۔ اور ساٹھ تالی ہندی مخلوط الماس مع الالف سے ساٹھ برس کا آدمی ساٹھ پانچ یعنی ساٹھ برس کا آدمی ہنوز پانچ یعنی جوان ہو جانے یہ مثل بہت مشہور ہے ساٹھی ایک قسم سے چاول کی کہ باریک نہیں ہوتی ساٹھی ایک قسم سے ٹھکر کی کہ اکثر یورپ میں بھو رنگی کے اوڑھتے ہیں ساہو وہ جو داد و شد قرض اور ہندوئی کی کرے ساہو کار نہ کہ سلمی خواہن زن ساہو ہنر مند ساندہ وہ نہر گاؤں نہر اوسکو اپنے تہوں کے نذر کر کر بازار میں چھوڑ دین اور طلاق العنان بھرا کر ساندہ جانور معروف کہ اکثر اوسکو قوت باد کی دوا میں استعمال کرتے ہیں سان گمان بمعنی گمان مثلاً اسکا سان گمان نہیں تھا یعنی اس بات کا گمان نہیں تھا سانولا جو شخص کے رنگ لیم رکھتا ہو قابل گوری رنگ کی سات سات ہفت سات سہاگن سات عورتیں جگتا شوہر نہر موسا گمان ہوتا نام آوری کی ساتھ جنگ و جدل کرنے ساتھ نام آوری اور اعتباری ساتھی وہ عورت کم عمر کہ لکھی ساتھ لعبا اور بازی میں شریک ہو خواہ مرد کی ساتھ خواہ عورت کی ساتھ اور لکھی اسکا مخفف جو چنانچہ گھٹیا کو سکیسان مشہور ہیں ساہلین ورویش ساج خنائون اور سکون جیم فارسی سے راستی ساتھ تمام ساتھی شراب پلانیا اور عرف حال میں حقہ پانے والے کو بھی کہتے ہیں سالاکسہ کو پورہ ماس ماورن خوشدامن مشہور ہے سایہ معروف ہے یعنی ظل اور آسیب جن اور پری کا ساحر جادوگر ساہن وہ جسکو عربی میں صابون کہتے ہیں صابونی ایک شیرینی جو مدو اور بہت سفید اس زمانہ میں بعض لوگوں کی سہم الخطا طر حسی دیکھی ہے کہ اس لفظ کو حصاد سے لکھتے ہیں لیکن رسالہ لغات ہندی میں سین مہل سے ضبط کیا ہے سانپ نوٹن اور باقی فارسی ساکن سے مار + سانپن مادہ مار کی سانپن دو مہر ہی ایک مہر سے سانپ

کہ او سکو و دستہ ہوتے ہیں اور ہر چند یہ تحقیق نہیں کہ وہ مادہ ہی یا نہ ہے لیکن او سکو
 ساہن ہی کہتے ہیں سب ہمہ سبیل وہ پانی کہ لہد یا حضرت امام حسین اور حسن کے
 نیاز میں وقف کرین سبزی بنگ بنر مونا بات کا معروف انتشار اللہ خان کا شعر
 عشق میں ہوتے نہیں پاؤ کسی عنوان سے + غرت و عار و حیا و شرم و نام و ننگ
 بنرہ لکھا س بنر پارسی چالیہ سپاہی معروف پاٹ باے فارسی اور اخیر میں پکا ہندی
 سے ظاہر ابغنی سادہ کہ ہے کس واسطے کہ وہ پالوش زرباف کہ او سپہ ستارہ اور نقش نگار
 نو سوا کار کلا تونی کے تو او سکو پاٹ بولتے ہیں سپو لیا باے فارسی مضموم اور
 واو جھولہ اور لام ساکن اور باے تھمائی مع الالف سے بچہ مارست تاس فوقانی
 ساکن سے خلاصہ چنانچہ ست گلو اور ست لوبان خلاصہ گلو اور لوبان کا ہوتا ہے
 ساتھ غلہ امینتہ اور لغات ہندی میں لکھا ہے وہ آتش کہ سات غلہ کو امینتہ کر کے پادشہ
 لیکن عرف حال میں اہل ہوتا نا تکلیف اور آزار دینا ستو میں مفتوح اور تائی فوقانی
 مشر و مضموم اور واو معروف سوا نا جو یا گندم یا برنج ہریان کا کہ شکر ملا کر اور پانی سے تیز
 کر کے موٹ کر مین لکھا دین ستی میں مفتوح اور تائی فوقانی کسیر اور یاے تھمائی ساکن
 سے وہ عورت کہ ہمراہ شوہر مردہ کی جل جاوے اور یہ رسم ہنود کی ہستی میں مضموم
 اور تائی فوقانی ساکن اور لام کسور مع الیا سوا ایک قسم ریسان کی جو کہ سن کے پوست
 سے بنتے ہیں شتر عدد ہفتاد شتر بہتر اوہ شخص کہ عمر اسکی شتر بہتر بر سکی ہو لیکن
 عرف حال میں ایسی پیرانہ سال کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ باوجود کبر سن کہ ہوش و حواس
 باختہ ہو گیا ہو تھرا میں مضموم اور تائی فوقانی ساکن مخلوط الہا زوری مع الالف
 پاکیرہ تھرائی پاکیرگی اور جاردب تھرا سوا ہی ایک جٹ الفہ جو تھرائی ہندو کہ سلسلا او کھا

سحر ایک پہنچتا ہے اور سحر نام ہی ایک درویش کا کہ چیلہ تھا نانک کا اور یہ سیر اور
 پیشوا ہی سکھوں کی قوم کا سخی تائی فوقانی مشد و کسور مخلوط الہاسی قسم جانول کی مخفف
 ساسخی کا کہ پہلو مذکور ہوا ستھورہ تاسے ہندی مضموم مخلوط الہا اور وا و مبولہ اور ر
 مہلہ مفتوح مع الہاسی ایک قسم ہے حلو الکی کہ اوہین سوٹھڈا لکرا اکثر زبان نوزادہ کو
 کھلاتی ہیں سچ قہج زیب و آرائش عورت کو لباس سے سجاوٹ مثلہ سچ جیم فارسی سے
 راستی اور صدق سچا جیم فارسی مشد و صاوق سچ مج بعینہ مثلاً مٹی کے کھلوے کو کہین
 کہ یہ سچ آومی ہے ای بعینہ سخی سین مفتوح او جیم تازی مشد و کسور مع الہاسی
 نام ہے ایک کھار کا کہ رنگ ریزاوس سے رنگ کاشتے ہیں سحر اخیر شب لیکن اردوین
 بمبئی صبح کے مستعمل ہے سحر گئی اخیر شب میں بیدار ہو کر طعام کھانا بہ نیت روزہ کے
 اور یہ اکثر ماہ رمضان میں ہی سحر ہی مثلہ سحر سین کسور اور حے حلی ساکن ہی جادو سحر
 معروف سخی سخاوت کہ نیا الاسحت معروف اور بمبئی بسیار کے بھی مستعمل ہے میر تقی کا
 ے سخت مشکل ہی سخت ہی بیداو + ایک میں خون گرفتہ سو جلاو + سدا ہمیشہ مدحانا
 سین کسور اور وال مفتوح مخلوط الہاسی جانا لیکن یہ لفظ محبت اور پیار کا رہے سر سین
 مفتوح ہے لیکن اردوین کسور میں متعل ہے سرانا بستر یا چار پائی کو وہ جانب
 جطرف سر رکھا جاوے مقابل پائنتے کے سروا باظاہر امبئی سامان کے ہی جیسے
 سر سے سروا یا یعنی سر سے سامان ہی سر جھاڑنہ بھاڑ شکل مہیب انشا اللہ خان کا
 سر جھاڑنہ بھاڑ جو وحشت نظر پر ہی + حضرت جنون سے مرشد کامل نے عیش کیا +
 سروا وہ بعد الف کے واو مفتوح قبر جو قبل از موت کے تیار کروا رکھیں ظاہر
 یہ لفظ سروا یہ میں تعرف کر کے بنایا ہے اور سروا یہ وہ خانہ ہے جو زیر زمین ہو مولا

سین کو ختم ہوا ایک گھاس ہے کہ جب اوسکو تیز کریں پچ و تاب کھانے کو سر پر چڑھنا مانتا ہے ادب اور گستاخ ہونا۔ سر ہونا کیسی اپنا بار کیسی گردن پر ڈال دینا اور اپنے امور کا اوسکو متکفل کر دینا سر مارنا بہت مشقت کرنا مثلاً میں نے بہت سر مارا لیکن اس کام کی دستی نہ تھی سر چوڑا سر کو زخمی کر کے حاکم کو پاس واسطے دیا اور یاد کے جانا سر توڑ کر لینا کسی سے کچھال ظلم اور تندی سے لینا سر پر چڑھنا جن یا پرتی کا آسیب جن یا پرتی کا ہونا کسی پر سر پر ڈورانا گھوڑا گھابے نامل دوڑانا گھوڑی کا سر اسنا تعریف اور توصیف کرنے سے داکا شستن اسے لاکھ گو فلک نے دیے تھو چار داغ چھاتی میری سہرا کہ ایک دل ہزار داغ سر اپنا بعد الف کو باے فارسی سے بدو عادی سر اپ دینا مثلاً لیکن یہ دونوں لفظ ہندی میں اردو کے محاورہ میں نہیں اور اکثر شائستہ خوانوں کی زبان سے معنی اوس میں عا کے سنگیا ہی جو دیوتا یا اوتار یا اور اہل کمال نے کیسی حق میں کی ہو مثلاً یون سناس کہ کہ اوس پیشانی یا اوسکی زبانی اوسکو سر اپ دیا تھا اور یون نہیں سنا کہ ہم تھو سر اپ دینگے سترہ مشور ستر اور ستر ستر اس سر لیے اوس سرے تک سترنگ کاٹ فارسی سے راہ جزیر میں کھودین تاکہ پوشیدہ قلعہ غنیم یا جس جگہ پوشیدہ جانا منظور ہو جاوین اور سترنگ قلعا اور اینکی بھی کام آتی جو ستر سین مضموم اور راے حملہ مفتوح سے مفتوح اور بعضوں سے ساکن سنی گئی ہو ہوتیار سی ستر تارای ساکن سے ہویشیا۔ ستر دوب دال ہندی مضموم اور واو مجہولہ اور باے فارسی سے آب عمیق جو سر سے بلند ہو سترک راہ ہندی مفتوح سے راہ بزرگ اور اکثر اس لفظ کو انگیزی لگان کر دیئے لیکن بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اصل اسکی شرک شین معجم مفتوح اور راے حملہ مفتوح اور کاٹ تازی ساکن سے لفظ عربی ہے کہ معنی راہ بزرگ کے ہے ستر تارای ہندی

سے متعفن ہونا شرابو اشتر متعفن مٹری ہوئی مثلاً لیکن فرق تائیت اور تذکرہ کا یہ یعنی اول
 مذکر اور دو سر امونٹ ہو مٹرا سین مکسور اور راس ہندی مع الالف سے مرد دیوانہ مٹری
 مٹرا زن دیوانہ سر کی سین مکسور اور راس مٹرا ساکن اور کاف تازی مکسور اور یا مٹرا
 معروف سے ایک پیر ہو مثل حق کے نبی ہوئی تیلیوٹ سے سریش ایک چیرے کہ چرم عام ہو نہ کہ
 پکلتے ہین اور او مین لزوجت بہت پیدا ہو جاتی ہو مٹرا مکافات مٹرا و اراق سسر
 سین اول مضموم اور دوم ساکن اور راس مٹرا مع الالف سے سر سسر ال خسفانہ سستا
 الف تذکرہ اور سستی یہ تائیت سوا زان سکھ سین مضموم اور کاف تازی ساکن مخلوط الہا سے
 آرام سگاری یا مٹرا تائی فی مین مجبولہ بوقت صبح ظاہر اسکاری یعنی صبح کی ہو ادیا مجبولہ نے
 افادہ ظریف کا کیا ہو سکورا سین مکسور اور کاف تازی مضموم اور دو مجبولہ اور راس مٹرا مع الالف
 سے پیالہ مٹی کا سکوری پیالی سگ کاف تازی ہو گتا سگ کاف فارسی ہو مرد قراتی سگی
 زن قراتی سگائی سنگنی سلامی آہن دراز ستریز سلاما سین مضموم سے خوابیندن سلوانادو
 کروانا جامہ کا سلوانی اجرت دخت کی سلام معروف سماو سم اور وقت سمندر دریای اعظم
 سمٹنا فراہم ہونا کسی شہر پر اگندہ کا سمٹنا فراہم کرنا سمیت حاصل بالمصدر سمائی گنجائش اور
 تحمل سموتی ماوش وہ ماوش جو برورد و شنبہ کے واقع ہو سمیت سین مفتوح اور مضموم
 مشدہ اور تائی فوقانی ساکن سو سن بکر باجیت کی سمران دانہ چند بلور یا کلینچ یا مٹرا
 وغیرہ کی کہ بلور تسبیح کے رشتہ میں پرودین تسبیح اور آمین فرق آتا ہے کہ دانہ تسبیح کو
 سواور اسکی سوسی کم ہوتے ہین سبھا تو سین مفتوح اور فون غنہ اور بات موحہ مخلوط
 مع الالف سونام ہو ایک درخت کا شکوہ کاف ساکن مخلوط الہا سے فرمہ بزرگ کہ
 بجائے مین برہمن شندہ سے بجاتے ہین سنگ کاف فارسی ہمراہ سنگت حاصل بالمصدر

شکر زمین کند شمس خندق کو کہ گرد شکر کے گودین سنگین عمارت تھرکی اور معنی سخت اور
 سحر کی بھی چنانچہ کار کا تہون جود بر پامو او سکون سنگین کتو ہن اور سترے سنگین معنی
 سترے سخت کی سترے و دھیر کہ سوئی کی رنگ ہوسنا زرد گر سترے میں مضموم ہو چنانچہ
 لیکن یہ لفظ اکثر ہندو کی زبان سے سنا گیا ہے سنگ میں مفتوح اور نون ساکن اور مضموم
 اور کاف تازی ساکن مخلوط الہاسی سامنے اور مقابل پنجا جیم مخلوط الہاسی مع الالف سے
 ہندی میں معنی شام کو سناؤنی خبر موت سوتا میں مضموم اور واو معروف اور باہون
 مع الالف سے جامہ سرخ سوتہن سوتا سودا خرید و فروخت سوتا داو و بھولہ تو
 زر کر اور واو معروف سے مکان ویرانہ کہ اوہین آدمی ہون سوتن جب و عورتین
 کیسی کو کلج میں ہون ایک دوسرے کی سوتن ہوتی ہے سوت میں مفتوح اور واو ساکن
 سے مثلاً سوتلا لڑکا دوسری مادر سے سوت میں مضموم اور واو معروف و رشتہ
 سوتا میں مضموم اور واو ساکن اور رہے سہلہ ساکن سے خاک اور عرف حال میں واو
 مفتوح کو ساتھ متصل ہے اور واو ساکن سے بمعنی بہادر کو بھی متصل ہے اور س منی
 میں سوتا بھی استعمال کرتا ہے سوگ بسبب ماتم کے ترک زینت کرنا سولف بادیاں
 سورج آفتاب سورج کھی ایک چیر ہے کہ دھوپ کے وقت منہ کے سامنے رکھتے ہیں
 سایہ کے واسطے اور نام ہے ایک پھول کا مشہور ہے کہ آفتاب جس طرف جاتا ہے وہاں
 بھی اوس طرف ہوتا ہے سوتا نام ہے ایک ساگ کا سوتی میں مضموم اور ہنہ کسوریم
 سے سوزن سوتا سوزن کلان سوتا تاس ہندی لہو نون غنہ کے خوب گندہ اور سطر کہ
 اکثر فلندریا مردم او باش ماتم میں رکھتے ہیں سوتھہ واو معروف اور نون غنہ اور
 نامی ہندی مخلوط الہاسی پنچبیل سوتھہ وال ہندی لہو نون غنہ کے خطوط میں سوتھہ

خشک ہونا سوکھا خشک اور خشک سا سوکھی معنی اول فرق آنا ہی کہ اول نادر اور دوسرا
 مونث جو سوئہ گا ایک چیز ہے کہ سب پالانی پر رکھتے ہیں سوئہ میں مفتوح سو صد سوئہ
 سہارا حاصل بالمصدر شغل سہارا بھروسہ ستا ستا پانی ایسا گرم کہ اعضا اوکو ملنے
 تحمل کر سکیں شمال سینہ مضوم سے نان ہیں کہ او سکورو غنہ میں ملتے ہیں سہاگہ نام
 ایک دوا کا کہ اس سے زرد وقرہ نکالتے ہیں سیم سینہ سکورو یا جو ہلہ سے ایک تہ کا ہی
 سو معروف شیرھی زینہ سیوٹی نام ہے ایک پھول کا سیویان ایک طعام ہے کہ آرد گندم
 سے مثل ریشہ کو بٹ کر پکاتے ہیں او سکوفارسی میں ماہیچہ کہتے ہیں اور او سکوی کاغذی
 رسم ہندوستان میں اہل اسلام کو بان عید رمضان میں اور ہندوؤں میں سلوٹوں
 کے دن کثرت سے سیدہ ورا ایک چیز ہے سرخ رنگ مثل شگروف کے شیشی اور کتوتیا
 کبوتر اورٹرانے کے وقت کرتے ہیں سینہ بند انگلیہ ستیا پھل کہ دس شیریں کہ شاہجہان
 میں او سکویٹھا گھیا کہتے ہیں سیٹ یا معروف سے رطوبت کہ کیلی ہاتھ اور پاؤں میں
 حاصل ہو جایا کرے اور یا مجہولہ سے سفید سپارہ قیسوان حصہ کلام الدکا اور
 اسکو بہ تخفیف بابہ تختانی کے سپارہ بھی کہتو میں لیکن یہ اکثر عوام کی زبان ہے
 سیدہ ماراست فصل شین مجبہ شام مقابل صبح کے شام نام پرندہ معروف کا
 شامی اکثر فقرائی ہندو کہتے ہیں شامیانہ وہ جاسہ کلان جو بطور سائبان کے دالاک
 سانسو نصب کرین شاہراہ راہ بزرگ شاہد گواہ شاخ ٹھنی اور سینگ حیوان کا اور
 ایک قسم کا پکوان ہے کہ آرد گندم کے خمیر کو پھین کر کے اور او سکویچہ سچ تراش کر
 روغن میں ملتے ہیں اور ایسی بات کہ کسی کلام میں موجب خلل ہو جاتا چنانچہ جب کوئی
 ایسی بات کہہ بیٹھو تو کہتے ہیں کہ اٹھوں فی ایک اور شاخ نکالی شاہسانہ بعد غای مجبہ کے سین

حملہ شدہ ظاہر لفظ شاخسانہ میں جو دونوں شین معجمہ سو فارسی میں نام ایک ٹاللفہ کا ہے
 کہ شانہ اور شاخ کو سفند کو باہم بجا کر ہر دو کان سے بجیک مانگو تو بین تغیر دیکر اس معنی
 میں استعمال کر لیا ہے شاشہ بشیاب شالہ مار نام ایک باغ کا ہے بیرون از شہر اس
 لفظ کی اصل میں مختلف تفسیریں کرتے ہیں لیکن کوئی تفسیر محققانہ نہیں ہو سکتی قابل
 کے نہ بھی شاہ بالادہ طفل کے مثل نوشتہ کے آریستہ کر کے ہمراہ نوشتہ کو سوار کر کر خانہ عروس تک
 لیجاوین ہرات کی رات میں شب برات جو دھوین شب ماہ شعبان کی شب دیگر نوشتہ
 شلغم جو شب کو بکار لکین اور صبح کو کھاوین شجوان رات کو وقت بخیر دشمن پر جا پڑنا شتاب جلد
 شجاعت بہادری شجرہ وہ کاغذ جس پر کسی سلسلہ کو اولیا کا نام لکھ کر مرید کو دیوین شداد نام
 ایک بادشاہ کا فرکا کہ دعویٰ خدائی کا کرتا تھا شیر مودی اشعارت ایازسانی شریعت بانی
 سے شیریں کیا ہوا اور شیرہ ادویہ کا شکر کے ساتھ قوام میں لایا ہوا شیرتی کلینہ برنگ شربت
 یعنی سرخ رنگ مائل بزرودی شیر لفظ نام میوہ کا شراب میوہ شرابی سے پیو والا شراب خواہ شراب
 شراب خانہ وہ مکان جہیں شراب کچی اور سچی بکاو شست نہ گیر اور اصل میں معنی
 ابہام کو ہے اور نہ گیر کو واسطے کہتی ہیں کہ نہ گیر کو انگشت ابہام میں پکڑتے ہیں اور
 یعنی اوس قلاب کو جس سے ماہی کو پکڑتے ہیں اور زبان عوام سے پکڑتے ہیں معجمہ جاری ہے
 شطرنج بساط معروف شطرنجی درسی شغلہ معروف شغل شین معجمہ مضموم اور غین معجمہ
 ساکن سے کام شفق لونا نام میوہ شنگجہ کہ چوبی کہ جلد کتاب اوس میں کہنیتے ہیں شکوہ گھٹا
 کاف تازی مشدد سے شیرینی معروف شکرانہ شین مضموم سے پاس شکرانہ شین مفتوح
 سے سرخ پنچہ کہ روغن اور شکر کے ساتھ کھایا جاوے شل جو مضموم سے حرکت سے بکاو
 شلغم ترکاری معروف شلک شین معجمہ مفتوح اور لام مشدد مفتوح اور کاف ساکن

سے چند بار سر ہونا تو پ کا کسی امر کی خوشی میں شلو کہ ایک قسم کرتہ کی شلو ایک شال
 ہے کہ اسکو بطور ہتار کے سر پہنچو ہیں تخت اسل میں یعنی موم کے جو اوپر تل بھی
 اوس چیز کے جسکو موم یا چربی سے بنا کر محافل میں روشن کرتے ہیں شہ اندک شہ ایک
 چیز کو تسبیح میں کہ کلاتون سے بناتے ہیں اور شگوف ایک چیز ہے کہ گوگرد اور سیاح سے
 بناتے ہیں اور رنگ اور کاسرخ ہوتا ہے بعد صل کرنے کو تصور اور نقاشی اور کتاب کے
 سرخ لکھنے کے کام میں لاتے ہیں شناخت پہچان سورقوغا شولہ کچھو قریق شوشہ پوڑنا
 دو چار آدمیوں کے سامنے نئی بات یکا یک کہنی شہد عمل شہد جو خدا کی راہ میں مارا جاو
 شہدہ دنام و ننگ شہرت مشہور ہونا شہنائی بزرگ شیوہ طرز اور روش شیرین شیخا
 شیرہ رس اور چاشنی شیطان ابلیس اور معنی مغوی کو مجازاً انشا اللہ خان کا شعر ہے
 کس لگی میں وہ رہی ہے کہاں کا وہ خبیث کوئی شیطان ہو گیا جس نے ذکر ایسا کیا
 خبیثت شرارت اور خبیث شوخیز باب صا و مصلح صا و حرف صا و کا کہ علامت صحیح
 کے کاخذ حساب وغیرہ پر لکھیں صاحب سلامت بجای سلام و علیک کے بعض محل میں
 استعمال کرتے ہیں صاحبی عالی دماغ ہونا کہ امور سل کی طرف خیال اور توجہ نہو یہ کاشع
 آنے لگے ہو دیر دیر دیکھے کیا ہو کیا نہیں تم تو کر دو صاحبی ہندہ میں کچھ رہا نہیں
 صادق پچا صادق القول جسکی بات سچی ہو صاحبزادہ کسی بزرگ کی اولاد اور سوط
 اکثر سیر کی اولاد کو کہتے ہیں صاحبزادہ پن نادانی صاحب شوق یہ کلمہ طبر کا ہے شلا کوئی
 کچھ بات کہو اور دوسرے کے پسند نہ آوے تو تو کہو کہ تم صاحب شوق ہو صاف جو چیز کہ
 غش اور آلودگی سے پاک ہو اور معنی سہل کے بھی جیسے یہ شعر یا عبارت صاف ہو صاف صاف
 و اشگاف اور بے لگاؤ صاف صاف شلہ جیسے اس بند میں مجلس کے ہ شکر یہ بات لگا کہ

کہ رکھ چکے معاف + اور جو تو روپے تحفے کی سن صاف صاف + یہ نہیں صومع ماری
 تو جان لاف و گداز + نیست این کعبہ کہ بنے پاؤ سرائی بطواف + نیست مسجد کہ درو
 بے ادب آئی بخروش + صاف فاقہ سنا کا دینا فاقہ دینا صافی وہ پارچہ جامہ کہ اوست
 کوئی چیز ترقیق مثل شربت یا شراب غیرہ چھانی جاویں صبح ہونی سفیدی صبح کی نمودار
 ہونی صبح پر تکی کی وبال صبح میں گرفتار ہونا شلہا ہار اصر پڑ یعنی بنے تو اس کے ظلم پر صبح
 کیا تھا سو اس کا وبال اوپر پڑا صدقہ و طعام کہ کیسی صدمے او تار کر چور ہے یہ کیسی
 صدقہ ہونا کیسی گرد چھبنا از روی عظیم یا محبت کہ صدقہ جانا صدقہ واری یہ لفظ
 عورتوں کا روزمرہ جو یعنی لفظ صدقہ ہونے اور واری کا تنہا پر لانا اور واری ایک
 کلہ ہے کہ عورتیں کمال محبت میں کیسے حق میں کہتے ہیں ظاہر یہ بھی صدقہ جانے کے
 ہے کہ سو اسلم کہ باج صدقہ جانے کے واری جانا بھی بولتے ہیں صدقہ حاجت مسد کی اور اگر
 جمع بطور فارسی کے ہو لیکن ارو میں بہت متعل جو جیسے ہزار ہا صدقہ خرج میں احتیاط
 کا کرنا صرف عرف حال میں اس کو کہتے ہیں کہ خلوس مقابل میں روپیہ کو فروخت کر کے
 صلاح یعنی مشورہ کے متعل ہے صلاحیت احوال روزمرہ کا جو زمانہ دار حاکم کی اختیار
 کہ جسے صدمہ کہ جو کہ کسی بات کا جواب نہ دے اور اس میں تعریف کر کر گم صدمہ کہتے ہیں حضور کہ
 اسرافیل روزِ محشر کو پھونکے گا صوف پسند گو سفند اور عرف حال میں یعنی بانہ کو جس سے
 گوشت ہٹا جاتا ہے بھی بولتے ہیں اور ایک جامہ ابریشمی کا نام بھی ہے اور چنگہ اکثر یا نہ دوا
 میں دالتے ہیں شاید اس واسطے اس چیز کو کہ دوات میں ڈالیں صوف کہتے ہیں
 لیکن رسالہ لغات ہندی میں صوف سین نام سے ضبط کیا ہے اور کہا ہے کہ صوف یا چمچ
 یا پنبہ کہ دوات میں ڈالیں اتنے گلانہ صوفی پر ہیرا گریں دیکھا کہ کو تیرا زون کی اسطلاح

میں عہد اس امر کا کہ دو شخص مقابل میں سے جو کوئی دوسرے کو بوتر کو کڑی چھیننے چنانچہ
 بولتے ہیں ہماری اور اسکو صید ہے صیدی جو دو شخص کہ آپس میں صید کرتے ہیں ہر واحد
 کو صیدی کہتے ہیں شاہ نصیر مغفور مرحوم کا شعر ہے جسے سنا کسی صید یا کبوتر ہر دم + لاگ
 پروان کی سوار اوٹھے اور بیٹھے + باب ضاد معجمہ صمدیہ میں معنی اصرار اور ہٹ کر مستحضر
 ضد بانہ جنی بہت اصرار کرنے ضدی وہ کہ بہت اصرار کرے ضرر گر نہ ضلالت لہر اسی ضیاء
 کی کو کھانا کھانے کے واسطے بلانا باب طار مہملہ طاق مقابل جنت کا اور مٹی گانہ کے
 مثلاً وہ اس کام میں بڑا طاق ہو یعنی یکہ سوطاقت معروف طالع مستعمل معنی نجات کو
 طاهر پاک طیب معالج طباق مشہور طباق اکثر فقر اسے معنی مجموعی کے جہیں سہا ب
 گدائی کیا ہوا کہیں سنگا گیا ہر شاید لفظ طباق کو خراب کر کر یہ لفظ بنایا ہوا طوات معروف
 طرب خوشی طشت معروف طعنے معروف طعنے منہ مثلاً طیفانی زیادتی طعنے مستعمل معنی طعنے
 کے طور لفظ طار مہملہ معروف طوطی تو تارا اور اسکی تحقیق میں اہل لغت کو اختلاف ہوا کی تحریر
 کی اس مختصر میں گنجائش نہیں طواف کعبہ کی گرد پھر نا طول دمازی طول کلام و دمازی کلام
 کی طول دینا با کا بہت بڑھانا بات کا طول دینا قصہ کا بہت بڑھانا جھگڑے کا طوفان
 اردو میں مستعمل معنی بہتان کے ہر مثلاً ہم پر کیوں طوفان لگاتے ہو اور اسنو وہ طوفان
 کٹر اگر دیا طعش معنی غضب کے مستعمل ہے + باب ظا معجمہ ظاہر معروف ظاہر سیر
 پیشوا حلال خوردن کی قوم کا ظالم ظلم کرنا لا ظرافت خوش طبعی ظلم جو ظلم ڈھانا جو بڑی
 نہایت کرنا ظلم ظلمی از روی جور اور یہ محاورہ عوام شاہجہان آباد کا ہر ظلمت وہ تاریکی
 جہیں چشمہ آب حیات کا ہر ظلم ناز پیشین باب عین مہملہ عابد عبادت کرنا لا عالم
 صاحب علم عالم الغیب غیب دان یعنی خداوند تعالیٰ عارف صاحب معرفت عارفی لغت میں

یعنی برہنہ ہونے کے ہوا اور مجار اوہ کہ جس سے کوئی کام نہ ہو سکے چنانچہ کہتے ہیں وہ
 اس کلام میں عاری ہوا اور یعنی تنگ ہو نیکی کے مثلاً میں اوسکی ان حرکتوں سے عاری آگیا
 عبت بے فائدہ عبادت بندگی خدا عبارت معروف عبرت نصیحت لینی عبور دیا یا عبور
 اور کتب متداولہ اور غیر متداولہ پر نظر ہوئی مثلاً فلان کو بڑا عبور ہے عداوت دشمنی عداوت
 عدل کرنا اور عداوت حکم عدالت کہتی ہیں عرب ملک معروف اور وہاں کی رہنے والے کو
 بھی عرب کہتے ہیں عرب سرنام ایک آبادی کا یا شہر شاہ جہان آباد ہے کہ سابق میں
 کی ہوئی اہل عرب کی ہوا اور وہی لوگ وہاں فروکش ہوئے تھے عربی باجا وٹ اور شاہ
 وغیرہ سودا کا شعبہ شہر آشوب میں سی رہی فقط عربی باجا پیر انہوں کی شان ہے
 جو چاہیں اوسکو نہ بجا میں سو ہی کیا امکان ہے عربی چٹیا ایک طرح کی بندیش ہستار کی
 کہ اس نوع میں صلحا اور انصیا کی ساتھ مخصوص ہے عذرہ عرف حال میں روز سابق میں
 اور عین الفطر اور شب برات کا عرفہ کرنا بعد مر فو کیسے جو روز عرفہ واقع ہوا اس میں
 موت کی فاستحہ حلو پر دلوانی عرصہ مدت قلیل یا کثیر چنانچہ کہتے ہیں اس بات کو
 تحوڑا عرصہ ہوا یا بہت عرصہ ہوا عرضی خط اپنی سے بڑی نسبت اور ادھین شرط ہے
 کہ اوسکی پیشانی پر ایک کھینچا ہوا عرض معروض وہ مطلب کہ کسی بزرگ کی خدمت میں
 بیان کیا جاوے عرض یگی وہ شخص کہ بادشاہ کی حضور میں اوسکی وساطت سے عرض طلب
 کیا جاوے عزرائیل فرشتہ کہ جان قبض کرتا ہے عزم عقد غریت دعا جس سے موکلات کو
 حضرات میں حاضر کرین عزیز جو کہ قرابت قریب رکھتا ہو عزت یعنی بزرگی اور آبرو کی مستقل
 عزت دار صاحب عزت عزت والا شلہ عزیز داری قرابت قریب عشرت عیش عشق محبت
 ہر نہایت عشقباری کیسی ساتھ عشق کرنا عشق اللہ مع محاورہ ہلوانون کلام کہ اکھڑ سونے کی

بجای سلام کو ایسین استعمال کرتے ہیں عطر خوشبودی مخصوص عطر لگانا مناسبت ہو ورنہ کور کا کیسے
 کپڑوں کو عطر ملنا شملہ علت اصل میں بمعنی بیماریاں کیے اور چیز خراب کو مجازاً علت بولتے ہیں
 علیل بیماریاں علت انسانی علاقہ تعلق اور نوکری علاقہ دار و راتبی علاقہ بند پورا علاج چارہ
 علتیہ جدا مثلاً وہ جس کو ملحد ہو گوئی عمر عین مضموم اور میم سا کر سے معروف عمدہ لغت میں باقی
 کہ کہ تو بین کہ اولیٰ تمہا دیکھا جاوے اور متعلق بمعنی اچھی چیز اور بہتر کی شملہ عمدہ کپڑا اور عمدہ کھانا
 بمعنی ہر دار کے سودا کا شربت اتفاق ایک آشنائیاں ہر گئے تھے ایک عمار کو ڈیرے +
 عمارت معروف عمارتی ہونے جو ہاتھی کی پشت پر رکھیں عمارتی دار ہاتھی وہ ہاتھی کی
 پشت پر عمارتی رکھی ہوئی ہو عنایت توجہ عنایتی بزرگ غائب عورت زن عید روز معروف
 اور بمعنی بہت خوشی کی مجاز ہو جیسے کہین کہ او سکی گھر آج عید ہو یعنی نہایت خوشی کی عیش
 عیب معروف عیب از حسین کچھ عیب از عیب لانا گھوڑی کا عیب دار ہو جانا گھوڑی کا
 بعد اس کے کہ ہوا ب غیب معجبہ غائب جو سامنے ہو غار گر ہا غائب پوشش اس غائب چاند
 غالب جو دوسری پر غلبہ رکھتا ہو غارت لوٹ غازی جو کہ کا فوسے جنگ کر کے فتحیاب ہو
 نجی کم دہن غٹ غٹ لاجر غم پیچا شربت یا پانی وغیرہ کا غما غٹ شملہ انتشار الدخان
 و دھوم یہ بادہ کشوں کی ہے کہ نہانہ میں ہر دست جلتے ہیں صراحی کی غما غٹ بہت
 غٹ پٹ چسان اختلاط غار لغت میں بیوفائی کرنا اور متعلق بمعنی مفسدہ کی غدار و ایک گروہ
 ہر کہ جلد ہائیں ہو جاتی ہیں لیکن دروہین کرتی غدار ال معاملہ کے تشدید و لغت میں بیوفائی
 اور متعلق بمعنی شہر وسیع کو چنانچہ بولتے ہیں کہ بڑا شہر غدار ہے یعنی وسیع اور چونکہ ایسی محل میں
 بولتے ہیں کہ کوئی چیز یا شخص گم ہو جاوے اور اسکی تلاش سے سبب بخت شہر کو عاجز ہونا
 شاید اس نظر سے ہو کہ جیسے بیوفائی حصول مراد کا غیر مقصود ہے ایسی ہی انتہی ہی بڑی شہر میں

دستیاب ہونا اسکا بھی غیر متصور ہے غذا معروہ غریب مسکینی غریب مسکین غش ہو دہونا
 بسبب ضعف قلب کو غش کرنا دل از دوست دادہ ہونا انتشار الدخان کا شعربہ حل محل خطبے
 میں یہ بطور کہ او سپہ رات سو بار کہک خندہ قتل نے غش کیا غش آنا بخود ہونا
 بسبب ضعف قلب کے انتشار الدخان کا شعربہ جسوقت میری محو تکلی کو غش آیا لوگوں
 کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا غصہ اردو میں یعنی شتم کے استعمال غضب یعنی شتم اور بعضی
 بسیار کی بھی استعمال اول ظاہر ہو اور دوم عیسیٰ اور سکا غضب حافظ ہو یا غضب بہن ہی یعنی بہت
 غضب کرنا یا جاکرنا مثلاً کوئی شخص کوئی حرکت نامناسب کرے تو اسکی تہذیب کے واسطے کہیں
 کہ تو نے غضب کیا یعنی یہ امر کرنا نہ تھا غضب ڈھانا بیداو سخت کرنی مثلاً او سنی سہرہ ایک غضب
 ڈھاکھا ہو غضبناک خشمناک غضبی مثلاً اور غضبی او سکو بھی بولتو بہن کہ کسی محل خوف اور جانچ
 میں از کتاب کر بیٹھا اور نہ ڈرے جیسے کہتے بہن وہ ہر ا غصبی ہے اور اس محل میں غضب غیر
 یا محتمانی کے بھی بولتے بہن مثلاً وہ ہر ا غصبی ہے غضب خدا کا یہ ایک عبارت ہے الامور
 سے تفرک وقت بولتے بہن مثلاً غضب خدا کا ایسا بھی کوئی کام کرنا ہو غضب پڑنا کسی پر
 خدا کی عتاب میں گرفتار ہونا جیسو اس شعر میں ہے چنیک عمامہ کو تو سہری پڑے تہی غضب
 پہونچا اس بوجہ سے تو منزل مقصود کو کب غف غف سفت کبر اعظمت معروہ اور
 خواب یعنی نیند مثلاً تہی بیٹھے کچھ غفلت سے آگئی یعنی غلبہ آگئی غفور الرحیم دوم
 صفت بہن ہوتی تالی ثانی کی لیکن محاورہ اردو میں کہ لکھی بول جاتے بہن مثلاً وغفور الرحیم
 محل غین مضموم ہو غوا غوا غین مکسور اور لام اول مضموم اور واو معروہ اور لام دوم
 ساکن سے وہ کمان کہ اوس سے غولہ مارین او سکو فارسی میں کمان کہ وہ کہتو بہن غلہ
 غین مضموم اور لام مشدود اور خفا سے لای ہونے غلہ شاید غصہ غولہ کہے غلبہ ہرست

ہونا غلاف پوشش آئینہ اور شیشہ وغیرہ کی غلط مقابل صحیح کے غلط مقابل
 صحت کو غلام معروف غلام اناج غلام غنیم مضموم اور لام مشدست وہ ظن جمین
 آمدنی سائیر یا نذر کی ڈالتور پین غور غین مفتوح سے تہ اور قعر لیکن کسی چیز میں بہ تعمق فکر
 کر سیکے معنی میں متعل ہے غوری غین مضموم سے غور کا رہنے والا اور غور نام شہر کا جو جیسے
 سلطان غوری اور غوریوں کی سلطنت مشہور ہے غول غین مضموم اور واو مجولہ سو مرد و مضموم
 اور کٹھے غیرت غین مفتوح سو رشک لیجانا غیر یگانہ + غیب پوشیدہ ہونا اور معنی غائب
 کے مستعمل چنانچہ بولتو بدین کہ غیب کا حال کیا معلوم ہو یعنی جو چیز نظر و محض غیب ان
 یعنی حق تعالیٰ شانہ غیبانی یہ لفظ دشنام ہو مگر بہ نسبت اور دشناموں کے مستعمل محض بر
 نہیں ہو کسو اسطے کہ ثقات کی زبان پر بھی آجاتا ہو یہ لفظ عورتوں کو حق میں بولتو بدین
 ظاہر مرکب ہی غیب اور آنے سے کہ افادہ نسبت کا کرتا ہو اسکے معنی یہ ہوتے کہ منسوب
 غیب یعنی پوشیدہ کار کر نیوالی اور ظاہر اس پوشیدگی کو فعل شیع چھپ کر کرنا
 ہے اور غور میں اس لفظ کو چند ان سخت نہیں سمجھتین غالباً معنی نہ سمجھنے کے سبب ہے
 فصل فافائدہ باعتبار لغت کو مال جو دیا جاوے اور عرف میں عام ہو اس کے مال ہونا
 علم یا اور کچھ فارسی زبان معروف فارسی بولنا یعنی زبان فارسی میں کلام کرنا فال
 شگون نیک و بد فال گوش راہ چلنو میں مردم کی باتوں پر کان رکھنا اور اس سے
 اپنی مطلب کے موافق شگون لینا فال کھولنا کتاب غرائم اور اعمال کی کھوکھر حساب لے سکو
 بتانا فافائدہ نشاستہ کہ پکا کر جالین اور او سکود موسم گرمی میں شربت میں ڈالکر استعمال
 کرتے ہیں فافائدہ نام میوہ تریش مزہ فالتوتامی فوقانی مضموم اور واو معروف سو اسی
 چیز کے معنی میں سنا گیا ہو کہ ضرورت سے زائد ہو فاصلہ اردو میں معنی مسافت کے مستعمل ہو

مثلاً یہاں سو وہاں تک بہت فاصلہ ہو یا تھوڑا فاصلہ ہو فارغ ضد شاعری کی فاحشہ زبان کا
 فجر سیفا صحیح فجر ہوئی صبح کا نمودار ہونا اور رفع ہونا غفلت کا بسبب تنبیہ شدید کی مثلاً لو
 کہتے ہیں اتنی جوتیاں لنگی کہ فجر ہو جائیگی اور بجائے لفظ فجر کے ٹرکا جو ہندی میں بھی فجر کے
 ہی بھی استعمال کرتے ہیں شخص نما و مضموم سو سخن شرت کنا فجر نما و مفتوح اور خاص ساکن یا مفتوح
 سے ناز کرنا فدا اردو میں یعنی قربان کر مستعمل ہے مثلاً ہم اپنی جانتک خدا کر نیو حاضرین
 فر بہ موٹا فرق جدا کرنا اور مستعمل یعنی جدائی کے اور معنی تفاوت کی جو دو چیز و نہیں ہو بھی
 استعمال کیا جاتا ہے مثلاً ان دونوں چیزوں میں یہ فرق جو فراق جدائی فرقہ ایک گروہ
 مردم کی فرمان حکم اور کتابت بادشاہ کی طر فو فرایش کسی شخصہ منگوانا فرقی تمام ہو ایک
 طعام کا مثل کبیر کے قنا و معروف قنا و قصہ کہو لنے والا قنا میدان نق ہو نارنگ کا
 اوڑنا چہرہ ہے جیسی اس مصرعہ مشہور میں ہے سر ہے دور میرا رنگ نق ابھی سو ہو فقرہ
 اردو میں ایسی بات کہتے ہیں جو متعلق اوپر فریب کی ہو مثلاً جسے آپ خوب فقرہ چاقو فقرہ ویشتر
 خواہ گدا ہو خواہ غیر اسکی فکر اندیشہ لیکن اردو میں اس اندیشہ کو بولتی ہیں جو محل اندوہ
 میں ہو قن اردو میں یعنی فریب کے مستعمل قنا معروف فوت بستی فوقی فراری اصلاح
 اہل و قریب میں مرنایا کہیں بجاگ جانا کسی نوکر کا اور اردو میں اسی معنی میں استعمال ہے
 فوطہ دار وہ ساہو کہ کسی امیر کی سرکار میں صرف زر کا مستند ہو فہم سمجھنا فوالمرا دیہ
 عبارت کسی شہ ط کی خبر میں واقع ہوتی ہے یعنی اگر فلاں امر اس طرح سے ظہور
 میں آوے تو ہماری یہی مراد ہے باب قاف فارسی وہ شخص کہ حروف کلام اللہ
 کی تجوید قرات کے ساتھ ادا کرے قاضی وہ شخص کہ منصب قضا سلاطین کی طر فو
 او سکوفہ ض ہو اور نکاح حیوان قاف رکابی کللا یعنی کی قافل معترف اپنے قصور

یہ قاصد وہ شخص کہ باجرت خط کمین بجا و قائلین فرشتہ شین قالب کا کیش اور
 اور زور و نقرہ کا اور معنی جسم کو قابو نہ لکین یہ روز مرہ عوام کا اور قائلین غیر
 بنایا جو قاش پھانک قافلہ کاروان فارورہ اصل میں معنی شیش کو سی اور چونکہ بول
 مریض کا شیشہ میں رکھ کر طبیعت کو دکھاتا تو بین مجازاً معنی بول کے مستعمل ہو گیا ہے قبیلہ ان کے
 جسکو مہاجرین جو کہ تہذیب قبلہ پرور جو شخص کہ اپنی اقوام کی پرورش بہت کرے وہاں برائی
 قبلہ یعنی کعبہ اور لفظ تعظیم کا یہی ہے قبلہ و کعبہ قبلہ کو دوسرے معنی میں قبلہ و جو شخص کہ قبلہ کی
 طرف منہ کرے ہوئے ہو قبلہ نما ایک خیریت کہ اس سے سمت قبلہ معلوم ہوجاتی ہے اسکو
 بشکل مرغ کے پتھر رگس کے بناتے ہیں اور وہ اکثر متحرک رہتا ہے سودا کا شعبہ
 ناول کی سری صید پتھر ازانہ میں ترپے مرغ قبلہ نما اشیاء میں قبرستان وہ جاسکے
 اوسمیں قبور بہت ہوں قبول یعنی پیش آنا اور معنی مان لینے کو مستعمل قبولیت اردو میں بھی
 اجابت دعا کو مستعمل ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ انیس شب قبولیت کا وقت ہے یعنی دعا مانگی سے قبل
 ہوتی ہے قبولی ایک قسم جو طعام کی کہ باول اور ال نخو سے پکاتے ہیں جیسو کچڑی چاول اور
 وال مونگ یا وال ماش وغیرہ سو قصہ معنی جھگڑہ کو مستعمل ہے قصور معنی قصص کے قصاص
 جان کے بدایان یعنی قصاص معنی موت کو زبان زد قصار یعنی اتفاقاً قصیدہ قصائد معنی و جبار
 قطران و عذوب یا ہاتھی دانت کہ اوپر ظلم کو قسط لگا دین قطر کی مثلہ شیخ ابراہیم فوق
 سلم الد تعاد کا شعر ہے اوٹھلے سوز غم ہر منط ہیں یہ خون کے دعو کو فی غلط ہیں
 کہ مثل قطر کی خط پہ خط ہیں نہوز باقی ہر استخوان پیر + قطار چند شتر ایک استوق پر چلے ہو
 قفل معروف قفل عبارت قفل ہوا اللہ اور قفل اعود رب الطلق اور قفل اعود رب الناس
 سے کہ اکثر فاتحہ کے وقت انہیں کے پڑھنے کی رسم ہے قفل ہو جانا قریب جلاک ہو چنا مثلاً

مارے ہو جو کہ قتل ہو گیا قتل اعنوفیہ وہ شخص کہ عادت اوسکی اس امر سے جیسا ہی ہو کہ
 جابجا قتل ہو گیا طعام اور فلوں سے قتل کیا کرے قتل اندک قیامہ ساوہ گوشہ کی ہو گیا
 کوٹ کیا گیا ہو قمار جو اوقدیل معروف کلمات ایک چیز ہے کپڑے کی بہت سی کوٹ
 پردہ کے نصب کرتے ہیں قوت واو مشد سے زور قوم گروہ قول گفتار اور عوام کی
 قسم سو کی قول دینا عہد باز ہنا قوی مقابل ضیعت کی قواعد جمع قاعدہ کی اور کثرت
 خاص سپاہیوں کی قوال سرانیدہ قمر معروف قمار قمر کر نیوالا اور رہنے دیر کی صفہ
 میں بھی واقع ہوتا ہے جیسے کتوہین وہ قمار دیر یا ہی قہوہ بن جوش سیکہ ہوئی قید معروف
 تو استفرغ قیامہ گوشت کتا ہوا قیامت روز معروف اور کلک شب کا شمار وہ قیامت
 خوبصورت ہو اور روز مخصوص میں از بسکہ آشوب اور افات بہت ہونگی اور قاتل شوق
 بھی فتنہ زار و مشقوق کے خاصیت کو اوس سے تشبیہ دینے میں متون کا شعور قیامت
 یا اور قیامت میں ہے کیا ممنون + وہی فتنہ ہو لیکن یہاں دریا سپاہی میں دھندل
 قیمت ارزش کسی چیز کی قیمتی گر ان قیمت چیز باب کاف تازی کام مترادف کار
 کا کان گوش کان رکھنا کسی کی باتوں کو متوجہ ہو کر سنا پوشیدہ کان دھرنا متوجہ
 تمام سنا کسی بات کا کان پھرنے تو یہ کرنا کسی امر سے کانیں چھوٹنا کسی سے کسی کی باکونی
 کرنی اس طرح پر کہ اوسکی دلچسپی ہو جاوے کان اٹھنا گوشمالی کان بجھنے یا نہ مجھ رہے
 کانیں بسبب توجہ ریاچ کے خود بخود آواز آنی بدون اسکے کہ کسینے خارج سے آواز دی ہو
 کانگاہیل زیر گوش کا نا باقی معنی ترکیبی اسکی یہ ہیں کہ کانیں بات کرنی نہیں سنے اسکی
 محل میں ہو کہ کسی طرفی خور و سال کے کان ٹٹک نہو لیجا کہ اوسکی کانیں کسی چیز سے ادنیٰ کہ
 وہ دیر جاوے گا نا چھو سی کیلے کان میں آہستہ آہستہ بات کرنی جسکے سرگوشی ہو میں کان

ہر کسی ایک آنکھ کو رہا اور کھنچا جو اب اسے ہندو کو مقیدہ میں کاتب کی واسطے یعنی کسٹھ
یہ محاورہ زبان سابق کا ہی اور اب مشرک ہی انتشار اللہ خان کا شعر ہے کیوں فائدہ
بھی کسی لہو کاتب کی واسطے موجب ہر جھل بھی کچھ بدعا غرض + کائنات اور وہ
قلب ہاں اوس سے دو کوئی سے نکالیں اور وہ قلب کہ جس سے بھلی بکھلی اور وہ ترازو
نکھو جس سے سونیا پانڈی یا موتی وغیرہ وزن کریں کاتب حاصل بالمصدر ہی کا موت
جو ترجمہ ہے بریدان کا کاک ایک قرض ہو تائب آگے گندم کا کہ اسکو شیریں پا کر نام
دگاہ کی بطور تبرک کے تقسیم کرتے ہیں کافئی وہ زنگار جو پانی پر جم جاوے کا چھی مرد
ترکاری فروش کا چھن زن ترکاری فروش کلج و پیچہ کہ اوس سے شیشہ اور بول بھی
ہو اور وہ گوشت نہ نشست گا وہ وقت براز کرنے کے بسبب ضعف اور نہافت کے
بازرگاہوں کے کاٹھ تاسے ہندی مخلوط الہاسے چوب کار گیر صنایع کا جتنی وہ ترشی کشل
خردل وغیرہ پانی میں ڈال کر رکھ چھوڑیں یہاں تک کہ ترش ہو جاوے کاج مترادف
کار کا کا جو بھو جو وہ چیز کہ کاری کرنے یا اعتبار ظاہر کے خوشنما اور دلفریب بناؤں ہوگی
پالدار نہو کار جہاں ہی ہندی مخلوط الہاسے وہ آتش رقیق کہ کچھ ادویہ سے تیار کر کے
زن نوزادہ کو پلاوین کامی ادویہ شخص کہ بسبب کاروبار کے فارغ نہواور بیشتر
مصروف کام میں رہے کائنات اسے فوقانی سے بافتن نہیہ اور ابریشم وغیرہ کا کانس
ایک قسم ہے گیاہ کی کانس ایک چیز ہے مثل برنج کے کہ برنج اور فلذات ملا کر بناؤں
اور اوس سے ظروف تیار کرتے ہیں کانس ہی ہندی مخلوط الہاسے ایک چیز ہے سبب
اس سے کہ اوسکی پشت پر وقت سواری کے رکھ لیتے ہیں اور ظاہر ام کب ہی کا تو
سے جو یعنی چوب کے ہو اور یار نسبت سے پس اول جو بہت نیتے تھے اور اب کچھ

اور پھر یہ بھی ہوا میں لیکن اسی نام کے ساتھ سمی کرتے ہیں کالی چیز سیاہ کالی گھٹا ابر سیاہ
 کالی بلانا بلانا سیاہ گھٹا انتشار اللہ جان کا شعرے فصیح تو ساری ہو لیکن باقی رہی آہ
 کالی بلانے غول بیا بان کی قسم یہ کالا سیاہ معمولی لیکن یہ مگر ہر اطلاق کرتے ہیں اور
 مار سیاہ خصوصاً کالائے سیاہ اکثر بدنامی میں استعمال کرتے ہیں مثلاً تیرا کالا منہ کیا کرتا ہے
 کالے بال یا جو محبوبہ لہے سو زور کا بل دودھ کا جل کی گوتھری یعنی محل بدنامی کا بل
 چراغ کے شعلہ پر سر پوش وغیرہ رکھ کر دودھ حاصل کرنا کا جل لگانا استعمال کرنا دودھ کا
 آنکھ میں بطور سرمے کا وہ ایک فعل ہے کہ گھوڑی کو اس طرح بددلتا ہے کہ
 کہ اس کے قدم کے نشان سے زمین پر ایک دائرہ بنا دیتا ہے کہ اس کا وہاں فصل کا
 حاصل میں لانا کیا ہندی میں معنی جسم کے کایا کپٹ بطریق تلمیح کے روح کو ایک
 جسم میں جو دوسری جسم میں ڈالنا کایا کپٹ بعض ادویہ کی استعمال سے جسم کے ہڈی اور
 کو بیل دینا مثلاً پیرانہ سال کا بدن شل جانوں کے ہو جاوے حتیٰ کہ دانت درست
 اور ریش پر سیاہ ہو جاوے کا بنے برنگ کاہ پس چاہئے کہ رنگ زرد کو کین لیکن
 رنگ بنہ ہو بلکا سو اس پر اطلاق کرتے ہیں اور بعض کسی کے بھی ہے جو ایک قسم بزرگ
 کی کا ہو نام دارو کا سیاہ کب طرف زانی ہو کہ محل ہضم میں استعمال پاتا ہے
 مثلاً کب جاوگی یعنی کس وقت کبت اشعار ہندی جہاں کے کتباً وہ شخص کہ شاعر ہندی
 جہاں کے تصنیف کب کہوت کاں مفتوح اور یاے فارسی مضموم اور واو معروف ہر
 نا خلف کپڑا سے ہندی سے قماش سوت سونہا ہوا کپڑے پہننے کی جامہ ہائے پوشیدہ
 کپاس پنہ غیر مخلوج کتا کاں مضموم اور تاے فوقانی مشدد سے سگ کیتا کاں مضموم
 اور تاے فوقانی ساکن اور یاے تحتانی مع الالف سے مادہ سگ کتی تاے فوقانی مشدد

مکسور سے یہ تھمائی معروفہ کی شکل لیکن مہاورہ میں کتنا بہت مستعمل ہے لنگی کاٹ
مضموم اور تاس ہندی ساکن اور کاٹ تازی مکسور مع الیاس نام دار و اور دانست کا
صدمہ ہو نیچا نارشتہ کاغذ باد کو اس طرح کہ کاغذ باد کے زور سے ٹوٹ جاوے کہم کاٹ
مضموم اور تاس ہندی مفتوح اور میم ساکن سے کنبہ اور قبیلہ کٹی کاٹ مضموم اور
تاس ہندی شدہ اور یاس معروفہ سے ایک پیرہے کہ کاغذ کو پانی میں تر کر کر خوب کٹی
ہیں تاکہ اجڑاؤ سکی باریک ہو کر مثل خمیر کے ہو جاوے اور اوستہ جلد کتا بلو قلمدان
وغیرہ بناتے ہیں کٹر اتنا چرمین کٹورہ کا شہ سی یاروین کٹار کاٹ مفتوح اور تاس
ہندی مع الالف و سلاخ معروف کٹاری کٹار خود کجاوہ محل شتر کجرا تغیر کحل
کی بابدال لام براہی مہما کچرا جیم فارسی کے ساتھ خرپہ خورد کہ مہنور چنگی پر نہ آیا ہو
کہ کاٹ مضموم اور جیم فارسی ساکن سے سر پستان کچلا کاٹ تازی مضموم اور جیم فارسی
مفتوح اور یاس تھمائی ساکن اور لام مع الالف و مترادف میلو کا لیکن احتمال کا
پیلے لفظ کے ساتھ آیا ہے اور تھما نہیں دیکھا گیا تسلی کا شعر ہے اس طرح میل کچلی تو یہ
آفت ہو تم اگر بکلف کرد کہ چیمبر تو غضب لاوا جی + کچا خام کچا ہونا کھسیا نامو نا کچا لڑ
کھسیا نا کڑا اور اول کسی ارادہ سے باز رہنا اور دوسرے کسی ارادہ سے باز رکھنا یہ کچ بہت
آویسوں کا مالک باتین کرنا کچیا کاٹ مفتوح اور جیم فارسی ساکن اور یاس تھمائی ہم الالف
سے جو شخص کہ اپنی ارادہ سے اندک خوف سے باز رہے کچا تو ترکاری معروف کچنال درخت
معروف کچنال کی کلی غنچہ درخت کچنال کا چوم تر قاش ہاے ابنہ نام کہ اوستہ اپار کچا لڑ
اور نہ بھی سچا ہے جیم کے ہاے موصدہ اور داو اور ہاے موصدہ کے درمیان نون مختہ
کتو میں کچوم کرنا کیسکو مار کر قریب ہلاک پہونچا نا کچو سی یہ لفظ باعتبار الفاظ کچوموٹ

کچھ آئندہ معلوم ہوتا ہے لیکن واقع میں خلاف اسکے ہو سکا اسلئے کہ کچھ ہی ایک شعر کے حجم میں
 بقدر میر جھوٹی کے اور بعض اس سے کلان تر اور درای ہی قسم خبر نہ کی اور شاید اوس لفظ کی
 تائید ہوا ویرسان تائید بجاظ خوردی حجم کے ہونہ بجاظ اوسکو کہ خبر نہ خورد تر ہو شاید اس
 لحاظ سے ہو چونکہ گو دا اور تخم مثل خبر نہ کو ہے گویا وہی کچھ ہی کچھ کی نسبت خورد تر ہے لہذا
 بالعباب کہ دو ال محلہ مخففہ شعر معروف جسا کو گھیا کہتے ہیں اور اوسکو عرف میں کہ دو
 وال مشہور ہے کہ تو بین اور یہ مخفف یعنی گاہے جسا کو گھو باوی موعہ مخفوط الگ استعمال کرتے
 ہیں اور چونکہ یہ لفظ مشترک ہے ایک شاعر نے اسکو شعر فارسی میں خوب باندھا ہے اور اس
 لفظ نو دو معنی کا قافیہ بوجھ ہے وہو ہذا سے گفتم درین بہار گئے یا وہ میخوری ہذا نکفت
 آن بت ہندو کہ دو کہ دو چوں کہ جیب ساکن ہند ہی اس معنی شعر کی یہ ہو کہ میں نے پوچھا
 اس بہار میں کجی تو شراب پیتا ہوں اس معشوق ہندو نو مارے کہا کہ گاہے گاہے اور چونکہ
 کہ دو طرف شراب بھی ہوتا ہے اور مکرار افادہ کثرت کا کرتے ہیں جیسے چین چین اور گل گل
 وغیرہ ان پس معنی یہ ہو کہ بسیار بسیار اور نہ مطلق بسیار بلکہ استعارہ کہ اوست لئی کہ دو ہندو
 ہو سکیں کہ آل کان مضموم ہو ایک آلہ جو زمین کھودنی کا کدرا کان مسموم سے نام ہے ایک
 راگ کا کدراہ کان مفتوح اور سے مملہ مع الالف اور سے ساکن سے وہ صدائی خیرین کہ
 کہ بیا زمین بوا اختیار رکھے گراہ کان مضموم سے وہ ناہ جہین سے آمد و رفت شروع ہو گئی کان
 مفتوح اور سے مملہ مسموم اور بے تختانی ساکن سے نام ہے ایک درخت کا کارپا کان مسموم
 اور سے مملہ ساکن اور بے فارسی مع الالف سے مہربانی یہ لفظ ہندی ہے اور استعمال
 اسکا پندت ہندی خوان یا اکثر نہ ہو جو فارسی سے بہرہ نہیں رکھتے کرتے ہیں کہ روٹ کان
 مفتوح اور سے مملہ ساکن اور دو مفتوح اور تائی ہندی ساکن سے ظاہر معنی ہے کہ

ہے کروٹ لینا اس پہلو سے اوس پہلو ہونا کروٹ بدینا اس پہلو سے دوسرے پہلو پر کر دینا شبہ طیکہ ایک پہلو پر لیٹے ہوئے دیر ہوئی ہو کر دینا کان مضموم کو کٹری یا آہن سے تیز سے خاک یا آتش کو کسی چیز کی تلاش کے واسطے ہٹانا کر دینی یا جو معرودہ ہو وہ چوب کہ اوس سے آتش سنوار اور دیکھان کی اولٹ پاٹ کرین کر نہ کان مضموم اور اس معاملہ مفتوح اور لون ساکن اور وال ہندی ساکن سے ایک پتھر ہے کہ اوس سے چاکو یا تلوار تیز کرتے ہیں کرم کان مفتوح اور اس معاملہ مفتوح اور مہم ساکن سے ہندی میں بمعنی تقدیر کے ہو اور یہ لفظ بھی سوہا سنوہ کے اور کسی کی زبان و نہیں خنانچہ بولتے ہیں ہماری کرم میں بھی لکھا تھا کہ آہ کان مفتوح سے اور اس معاملہ مع الالف جو شیرا نان دانٹونین دہنے کے وقت فی الجملہ سخت معلوم ہو اور دانٹ سے توڑ ٹیکے وقت ایک گنہ اس سے آواز پیدا ہوا اور اس لفظ کا اطلاق مذکر پر ہوتا ہے کہ آرسی مونٹ کہ آہ کرم اس ہندی سے تخم معصفر کڑوا تلخ اس کا اطلاق مذکر پر ہے کڑوسی تلخ اس کا اطلاق مونٹ پر ہے مثلاً باوام کڑوا اور نبولی کڑوی کڑواٹ تلخی کڑ کرنا آواز کرنا مایکان کا انڈا دینے کے وقت کڑھنا کان مضموم اور اس ہندی ساکن مخلصا الہا سو اندر گھین ہونا کیلئے واسطے گراہ کزغان کلان کڑا ہی کزغان خور و کڑ کڑ چانا چبانا کسی چیز کا اس طرح کہ دانتوں کے صدر سے کی صدا بلند ہو کر احاطہ آہنی کہ اکثر سقف میں نصب کرتے ہیں اور حلقہ ٹھیں یا زریں کہ عورتیں ہاتھ اور پانوں میں پہنتی ہیں اور یہ قسم زیور سے ہے اور بمعنی سخت کی کڑی ظاہر میں یہ مونٹ ہو کڑا کے واسطے لیکن یہ خلاف اوکو ہو کسوٹ کو کڑی وہ چوب دراز ہے کہ سقف اوس سے تیار ہوتی ہے اور بمعنی سخت کے لیکن فرق اتنا ہے کہ اس منی میں اول مذکر اور یہ مونٹ ہو کڑا کا کان مفتوح اور اس ہندی

ساکن اور کاف تازی مع الالف سے وہ کبت یعنی اشعار ہندی کہ باد فروزش وقت
 جنگ کے باواز بلند پڑھیں کہ وہ مشعل اور پرتعلیف اور توصیف بہادرون اور سپاہیوں کے
 ہوتی ہیں یہ مثل رفیر کے ہیں عرب میں کسب مرگئے سو جو سخت کینچ کر بارہٹے کو کہتے ہیں
 کساؤ نہ سخت ہونا کسی چیز کا کسان کاف تازی کسور اور سین مہلہ مع الالف اور نون
 ساکن سے کار نہ کشت کسی کاف مفتوح اور سین مشدود اور یای معروفہ سی ایک آہے
 باجھانوں اور گل کار و نکا و سکی فارسی رسالہ لغات ہندی ہیں کلاں لکھی ہے کتب مصنف
 کیسے نراک سیاہ کسیر و نام ہے ایک بیج کا کہ اسکو کبھی خام اور کبھی بریان کر کر کھاؤ ہیں
 اور رنگ اسکا سیاہ اور بقدر آلو بخارا کے ہوتی ہے کسیر ایامی مجبولہ سی ایک طائفہ کی طرف
 مسی کو بیج کہیں کیسی روح پیاسی تھی ایسی محل میں کتہی ہیں کہ سیوی پرازا آب خود بخود
 ٹوٹ جادو شعیرہ مغان اب شیشہ نو ہاتھ سے تیری جوہر ٹوٹا کسی محو کش کی شاید
 روح یہاں پیاسی جھکتے ہو کف جھاگ کشتا نا یعنی کفن پہنا نامرہ کو کفن وہ کہ کسیر
 درمیان سے بھاڑ کر فقرا گلی میں والین یا مرہ کے گلے میں وقت تکفین کے پہنا دیں کفن جو
 کفن وزو کٹر کاف اول مفتوح اور کاف دوم مشدود مفتوح اور رب مہلہ ساکن سے ایک سم
 ہی حقہ کی کٹر والا وہ شخص کہ حقہ باجرت پلاوے لکڑ کا دم کشتن حقہ ٹھیک کی لکڑی کا
 اول مفتوح اور کاف دوم ساکن اور رب ہندی کسور اور یای تھانی معروف و خیار گوی
 کاف اول مضموم سی سوٹ کو تھلے پر وقت کتنی کے پیچیدہ ہو جاوے کل روز گذشتہ اور
 آرام کل کل و نون کاف کسور سے غل اور شور کرنا اسطر حسی کہ دوسرے کو ناگوار ہو مثلاً
 ایسے وقت میں کتہی ہیں کیوں کل کل کرتے ہو اور اسکو دانتا کل کل بھی کہتے ہیں گلیہا کاف
 مضموم سے اور لام ساکن اور یای تھانی مخلوط الہام مع الالف سے طرف معروف بطور انجورہ

کی لیکن اس سے بہت خورد اور وہ اکثر عطارد کی دکان میں شربت وغیرہ کو دینے کے لئے
 آتی ہر کچھ قص نام قبل مخصوص کنندہ کہ تو میں پتی اور اسکو فارسی میں کلچہ یا چھٹا
 کے ساتھ بعد لام کے کہ تو ہیں کلچہ کا ف مفتوح اور لام مکسور اور یا تو تھانی جہولہ اور
 تازی مفتوح مع الہای مع الہف سو جگر لیکن اطلاق اسکا بیشتر جگر انسان پر ہوتا ہے کلچہ
 ہر چہ تانیث کلچہ کی ہے لیکن اطلاق اسکا جگر حیوانات مثل گوسپند و گاؤ وغیرہ پر ہوتا ہے
 ایک طائفہ جو گائے و اون کا کلال شرب فروش کلمہ کا ف مفتوح اور لام مشد دست معروض
 اور نام ایک تکراری معروف کا اور لان اور با و از بلن ہونا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول
 کلمہ گو مسلمان کلگی ایک چیز ہے کہ زبان کے واسطے سر اور دستار پر رکھتے ہیں فارسی
 میں جینہ کہ تو ہیں کہ نہ ہنگہ اور عرف حال میں ازار بند کو بھی کہتے ہیں کہ کسنی کہ سخت
 کچھ چارہ ہنا کہ تمامنی کیسی اعانت اور امداد کرنی کیسی وقت کار کے جب وہ پیدل
 ہو چلا ہو کہ نہ بھائی امیدوار کرنا فلاح آئندہ پر نا کہ کسی امر خاص کے ارادہ سے باز نہ آو
 کہ کہ نام ایک میوہ کا اور نام ایک کپڑے کا جو کہ اس کا رواج زمانہ حال میں بسبب انگریزوں
 کے ہوا ہے کہ قلیل کمی قلت کہتی ہے میریم کے تاس مکسور مع یاس تھانی معروفہ کی قلت
 اور یہ لفظ کمی کو خراب کر کے بنایا ہے اگرچہ عوام سب اس لفظ کو تلفظ کرتے ہیں مگر بھی
 خواص کی زبان سے بھی گوش زد ہوا ہے کہ طالعی کہ نصیبی کم زور و زور کم رکھتا ہو
 کما کہ جنگ زرگری سپاہ انون کی کیلہ کا ف مفتوح اور میریم مکسور اور یاس تھانی
 جہولہ سے مزج اور یاس معروفہ سے نام ہے دوا کا کم رونق راے سے جو چل سکے
 سودا کا قطعہ گھوڑی کی جو میں سے کم رو ہے اسقدر کہ اگر اس کے نعل کھلاو ہا گلا کی تیغ
 بناوے کہو امار ہے و لکویہ یقین کہ وہ تیغ روز جنگ + رستم کے ہاتھ نہ چلے دیت

کار نہ ارزا اور ضرر اسے حملہ سے جو جاہل نہ کتا ہو کہینہ از لکین مثلہ مکہ نام ی
ایک جانور کا کہ وہ اکثر کشت زار خیرہ اور گھیا اور تولی میں پھلتا ہوا اور اسے
تباہ کرنا ہی کہیدھا دوش کج نام ہے ایک قوم کا کہ وہ مردار خوار ہے کچھی یہ لفظ کتا
کچن سے بمعنی زکے اور یاے نسبت سے یعنی منسوب ہزار و چونکہ زمانہ رفاہ طاب
بہت ہیں ان کو مجازاً کہنے لگے ہیں اور یہ نام مختص اسی طائفہ کا ہے کچن زہر ہے کہ
کچنی کے تحقیق میں گذر لیکن چونکہ یاے تحتانی تائید کے واسطے ہوتی ہے کچن بدن
یاے کو اس مرد کو کہنے لگے ہیں کہ اون عورتوں کا مالک ہو کچنی کاف معنوم اور ہم
مازی کسور اور یاے تحتانی معروفہ سے کتا کچا کاف تاربی معنوم اور لون ساکن اور ہم
مازی ریح اللات سوہندی میں گھونگی کنبان پڑوہ ہونا کنول کاف مفتوح اور لون
نغہ اور وا مفتوح اور لام ساکن سے نام ہے ایک پھول کا اور ایک پھیر سے کاغذ
سے بشکل پھول کے کہ او میں چراغ روشن کرتے ہیں کنول کتا وہ تخم جیکہ درخت کا پھول
کنول ہے کثیر نام ایک درخت کا کن پچھا ایک طائفہ فقہری ہندو کہ کان کو کتا کہتے
ایک حلقہ تارے ہیں کن پچھا جو کی مثلہ کنول کاف معنوم اور لون ساکن اور وال منبری
مفتوح اور لام ساکن سے خط مدور کہ کوئی شخص اپنے گرد کھینچے کنڈی زرخیز و دروازہ کنڈی
کو اڑند کہ یہ کنڈی بند کرنی انشا راں خان کا شعر ہے آئی جو میر گھسین وہ شب راہ
کرم سے + ہیں موندوی کنڈی بد منہ پچیر لگے کہنے تعجب سے کہ یہ کیا + ہاں تیری یہ قات
کنڈی دینی اور کنڈی کانیا اور کنڈی بند کرنی مثلہ کنڈی کان مفتوح اور لون
ساکن اور وال ہندی کسور اور یاے تہواریہ سے پاچکندی گزبان و مائین کے ہونگر
سنگریز گنگن کاف دوم فارسی اور مفتوح ایک قسم زیور کی کہ عورتیں ہاتھ میں پہنتی

اور اوسکو سوار کہتے ہیں کتھا بعد نون کو تاسے ہندی مخلوط الہام مع الالف لالی نو پڑھائی
 کہ اوسکو گلو میں پہنتے ہیں کنگورہ کنگرہ کہ دیوا احصار اور جو علی پرناوین کنگرہ کان مضموم
 اور نون غنہ اور کاف دوم فارسی مفتوح اور رے مہملہ ساکن سے جو نہایت فربہ اور زور آور
 ہو گنگنی کاف مفتوح اور نون غنہ اور کاف دوم فارسی ساکن اور نون کسورہ اور یا و تھانی
 ساکن سے نام ہے ایک غلہ کا کہ نہایت باریک ہوتا ہے اور اس نواح میں اکثر لالون کو جو جا
 سرخ رنگ ہو کتا لڑکے میں کنگجورہ خزندہ معروف کہ کا نین گس جاتا ہے اور کسورہ فارسی میں
 بنار یا اور صہ پایہ بھی کہتے ہیں کن سلانی خزندہ معروف کہ بقدر نصف انگشت کو طولانی
 اور بہت باریک سوزن سے کچھ گندہ کہ اوسکے پائون بہت ہوتے ہیں اور برسات میں پیدا
 ہوتی ہے کہتے ہیں کہ وہ بھی حالت بنجری میں کان میں گس جاتی ہے فارسی میں گوش نرک
 کہتی ہیں کتلی کاف مفتوح اور و او ساکن اور لام مع الیاسے دو نون مہملہ پھلانا کیسے پائے
 کے واسطے کوئی بھرتی کوئی میں کیسکو کپڑا کتیا کوڑا کاف مضموم اور و او معروف اور رے ہندی
 مع الالف سے خاشاک کوڑی وہ جاے جہان خاشاک بنا کر میں کو پھل کاف مضموم اور و او
 معروف اور نون غنہ اور باہی موحده مفتوح مخلوط الہا اور لام ساکن سے سوراج کہ دیوا
 میں چوری کے واسطے کرین عربی میں اوسکو نقب کہتے ہیں کوٹ کان مضموم اور و او
 مجملہ اور تاسے ہندی سے قلعہ کوٹھان سف اور حجرہ بزرگ کوٹھری حجرہ خور کوٹھی
 وہ چیز کہ او میں غلہ بنا کر کرین اوسکو فارسی میں کندہ کہتے ہیں اور وہ چوب گردہ کہ کوڑا
 اول نصب کرین اور او سپر دیوار کوئی بلندی بجاوین کو تیل وہ گھوڑا زائد کہ اگلے اگلے
 خالی پلے تاکہ بوقت ضرورت کے او سپر سوار ہووین کو با ایک چربے چوب سے کہ اوس
 زمین کوٹھی میں کو پٹی ایک دست افزا ہے کہ جلاہی بوقت نو سکے تار پر پھیرتا ہو تاکہ

وہ تار در ہم ہر ہم نہو جاوین اور ایک دست افزار ہے معارون کا کہ اوس سے دیوار قلعی
 پھیرتے ہیں کوچ کی چلی ایک چلی ہے دراز کہ اوس میں روئیں ہوتے ہیں اوسکا اثر یہ ہے کہ جسکے
 بدن و لگ جاوے بدن میں بشارت عارش ہو جاتی کوس مقدار معین مسافت کی کوسنا
 بدو عاکر فی کو نپل شاخ خورد ملائم کو کھی کا ف مضموم اور وا و مجہولہ اور لام مخطوط الہامی
 سے جو لہہ ہند و گنو ما کا ف مضموم اور وا و معروف زاویہ کورا برتن وہ طرف گلی کہ ہنوز
 استعمال میں نہ آیا ہو کو ا کا ف مفتوح اور وا و مشدوع الالف سوزاع کو یابہ زغال کو
 کا ف مضموم اور وا و مجہولہ اور با و فارسی مکسور اور یابہ معروفہ اور نون ساکن سے لنگوٹی
 فقرائی ہند کو کھار کا ف مفتوح مخطوط الہامی الالف اور یابہ مکمل ساکن سے ایک چیز مثل
 نمک کے ہو کہ بعضے اشیاء کو سو فکے کے حاصل کرتے ہیں اور با و مفتوح مع الالف سو حال کمال
 کا ف مخطوط الہامی پست حیوانات کھانڈ کا ف مخطوط الہامی الالف اور نون غنہ اور
 وال ہندی ساکن سو شکر سیفہ لکھان با و مخطوط الہامی کے ساتھ فلزات اور جواہرات
 کے پیدا ہونے کی جگہ اسکوفارسی میں کان کہتے ہیں محل فضلہ کچھ یا سر سون کا بعد روغن
 نکلانے کے باقی رہی کھنی مثلاً کھریا با سے مخطوط سے نام ہے ایک مٹی سیفہ رنگ کا کہ اوس
 مثل قلعی کے درو دیوار کو سیفہ کرتے ہیں کھر کھر دونوں کا ف مخطوط الہامی مفتوح اور دونوں
 را سے ہندی ساکن سے آواز جو کسی چیز کے کھینٹے سے بلند ہو جو سا کا ف مضموم مخطوط الہامی
 اور سین مملہ مع الالف سو وہ شخص کہ باوجود بلوغ کے ڈاڑھی اور موچھین نہ کھتا ہو
 یا اگر کھتا ہو تو بال بہت قلیل ہوں مصرعہ انشراح الدخان کا سے مونچھو ڈاڑھی ہے
 کہ مولانے اوسے کھو سا کیا نہ کھات نامہ مملہ سے فاذ وراث کھات نامہ ہندی سے
 چار پائی کھنی کا ف مضموم اور یابہ ساکن اور نون مکسور مع ایابہ مرقق کھر کا ف مضموم

مخلوط الہا سبھی حیوانات مثل سم گوسپنہ اور گائے اور ایشال اوسکو گھون کاں مضموم
مخلوط الہا اور جیم ساکن سے سرخ کھجی سرخ نکالنے والا اسکو فارسی میں پشنام
کہتے ہیں کچھ کاں مخلوط الہا کسو اور یا سے تخمائی معروف اور اس مہا ساکن سے شیر
سرخ مار کچائی ہوئی کھیس یا سے مجولہ سے ایک قسم ہے جامہ پوشینی کو کہ کہ نسبت اور
کپڑوں کے گندہ بنا ہوا ہوتا ہے اور یا سے معروف ہے شیر گو پند یا گاؤ کہ ابن پیچہ دینے
تین دن تک داخل ہوا اور وہ آتش پر پھر ہوتا ہے کس پس کاں مضموم مخلوط الہا
سین مہل ساکن اور بای فارسی مضموم اور سین مہل ساکن سے باجم آہستہ باتین کرنی کہ اور
کوئی نہ ہو کچھ پر ایسی نار جیل کچھ پر ہی تارک سے کعبہ کاں مفتوح مخلوط الہا اور پکائی
مشہد مفتوح اور یا سے شقی سے وہ شخص کہ دست چپ سے کام کرے کھاری کاں مخلوط
مع الالف اور اس مہل مع الیا سے تلخ مثلاً کھاری پانی کھول صلابہ سنگین کھاس کاں
مخلوط الہا مع الالف اور سین مہل ساکن سے پانچ دہائی بسیار کہ گون میں باندھ کر
خبر یا گاؤ کی پشت پر لا کر کہیں بجاوین کھاندہ آئینہ اور سالہ لٹات ہندی میں قید
تیشیر چوبین کی کی کچھ کی در پچہ خور و کھڑی کاں مخلوط الہا مضموم اور اسے مہا
مع یا سے معروفہ پارہ چم کہ گنش کچھ بچے بچے پاشنہ کو نصب کریں کھڑا کاں مضموم
مخلوط الہا اور اس مہل ساکن اور بای فارسی مع الالف سی آئینہ کی کہ اور سے کھاس
کھو دین کھڑا کاں مضموم مخلوط الہا اور اس مہل ساکن اور بای تخمائی مع الالف ہی ایک
اکہ چوبی ہے کہ انکر کھ اوس سے چلتے ہیں کچھ خورہ اور وہ شیرنی کہ آئے اور شکر سے بہ شکل
خبراکے بناوین اور روغن بن بریان کریں کھو تاتہ ہندی سے زر قلب کھڑی دو
طعام کہ تدیک میں جکڑ سخت ہو جاوے کچھ ہی دال اور چاول ملا کر چائے ہوئے کھانسی

مرض مشہور کہ او سکوت ساز کہتے ہیں کھاج خاشاک کہہ چناسترون کا ترجمہ کھینچنا یا ناری سین
یا زیدین کہتے ہیں کنوٹا کا ویدان کہنا گنتہ لہاوت وہ کلام کہ بطریق مثل کو بہت زبانی
اوسے کہانی افسانہ کہو نام کرنا کھیل کا ف مخلوط الہا کسور اور یاسے معروف اور لام ساکن
سے وانہ برنج یا جوار وغیرہ کہ آگ بین بران کرنے سے شگفتہ ہو جاوے کھیل یا جوہ
سے بازی کھیلنا معصوم یعنی بازی کرنے کھوٹا کا ف مخلوط الہا کسور اور لام مفتوح او
واو ساکن اور نون مع الالف سو وہ شمشل کلی یا مسی یا چوبی مثل لعبت و غیرہ کہ
اطفال او کو ساتھ بازی کریں کھلاڑا غیر میں سے متقلہ ہندی وہ شخص کہ باطل طرف بجا
اور لب کے ہو کھلاڑی بعد اسے ہندی کے یاسے معروف جو ہر لفظ سے یہ استفادہ ہوتا ہے
کہ کھلاڑی وہ ہے جو منسوب ہو کھلاڑ کی طرف یعنی باطل بطرف کھیل کے اور متعلیٰ معنی اوں
شخص کے کہ بعض بازیچہ شمشل تنگ بازی اور کبوتر بازی میں کامل اور استاد ہو کھینا
کا ف مخلوط الہا کسور اور یاسے مجہولہ اور نون مع الالف کشتی کا چلانا کھینا کا ف
مخلوط الہا اور یاسے مجہولہ اور وال محلہ ساکن اور نون مع الالف سے ترجمہ راندن کا کہ کا ف
مضموم مخلوط ہا ساکن اور رے محلہ ساکن سے وہ تجارت تاریک کہ ہوا میں موسم
زمستان میں ظاہر ہو وی اور اوس سے رشحات پانی کے ایسی ٹپکتے ہیں کہ اگر اوس میں کھیل
کریں کہ پڑے جیسگ جاوین فارسی میں او سکوترم نون کسور اور رے فارسی ساکن اور
سیم سے کہتے ہیں کھپ کا ف مخلوط الہا اور یاسے مجہولہ اور باے فارسی ساکن سو دفعات
خشت یا مٹی کی بچہ بچانے کے کہ خریا کاؤ پر بار کر کے کہیں پہونچا وین یعنی جتنی دفعہ کہیں
پہونچا وین ہر دفعہ کو کھپ کہتے ہیں کھست اخر میں تاسی فوقانی کشت زار کھیل کا ف کسور
اور یاسے تھمائی معروف اور لام ساکن سے میج آہنی کیر کا ف کسور اور یاسے معروف اور

راوی ہندی مع الالف سے اطلاق اسکا اکثر حضرات پر ہو تا ہے کچھ آکر م سرج رنگ جو رہتا
 مین مین مین پیدا ہو جاتا ہے اور چلنے مین مین اپنے شکم سے باہر نکالتا جاتا ہے اور وہ مٹی راگو
 او سکوت سکم سے نکلنے کو وقت ملتی ہے کیلانا نام سپود معروف کیلکزام درخت معروف کیلکزام کاٹ کر
 اور یا سے جھولہ اور کاف تازی دوم ساکن اور کاف مفتوح اور یا سے تختانی غیر محفوظ اور بعد الف کے
 عربی مین سرطان کہتے ہیں کیا رسی کاف مفتوح اور یا سے تختانی غیر محفوظ اور بعد الف کے
 یہ سہلہ کسور اور یا سے تختانی معروفہ یعنی خیابان اور مرکب ہنہام اور حرف ندا بھی ہے یعنی
 کیا ترجمہ چہ کا اور رسی مختلف رسی کا جو یا سے معروفہ سے ندا ہے عورت کی طرف یعنی اغوش
 کیا ہے انتہا اللہ خان نے ریختی کے شعر مین یہ دونوں لفظ بانہی مین اور ریختی یا معروفہ
 سے ایک تم شعر کی کہ بعض ظرافت ساخرین نے او سکوا بجا دیا ہے اور او مین عشق عورت
 کا عورت کے ساتھ مذکور ہو تا ہے بہر کیف وہ شعر یہ ہے سہ بولی نر کس کہ جو کیا رسی مین
 نیکھا پانی + ہمارے ہی طرح جگہ بھی کیا رسی روزہ + کیوڑا کاف کسور اور یا سے جھولہ اور
 واو ساکن اور رسی ہندی مع الالف سے اصل مین نام درخت کہ ہے کہ او سکے پھول کے عرق
 کو بھی حجاز اسی اسم سے سہی کرتے ہیں کچھ کاف کسور اور یا سے معروفہ اور جیم فارسی مفتوح
 اور رسی ہندی ساکن سے گل کچھ شکہ اور اسین احتمال ہے کہ مختلف اول کا ہوا اور احتمال
 ہے کہ یہی اصل ہو اور اول مزید علیہ اسکا باب کاف فارسی گالی و شام گارسی اراہ
 گا را وہ گل جو عمارت کی و وسطی بنائی ہو گا رکھا جامہ سفٹ گا را و ضنی ہوئی روئی کا گلو لگائی
 ایک قسم پوشش چادر کی ہے کہ اکثر وہ قانون کی رسم ہے اور وہ یہ ہے کہ چادر کو بٹلون کو
 شیش سے نکال کر سینہ پر گرہ دی لیتے ہیں گا و دال مہملہ ساکن سے پچھٹ کہ طرف کی تہ مین شیش
 جامہ کا قانون غنہ کے ساتھ بن الف کے وہ گاجر زدک گر و کاف مفتوح اور یا سے جھولہ

تاری ساکن اور ہر مضموم اور واسکن سے نوجوان کپ چپ کان مضموم اور باقی فارسی
 ساکن و جیم فارسی مضموم اور باقی فارسی ساکن سے ایک بازی جو مخصوص اطفال کی کہ ایک اتر کا
 بنا کر کلون کو بیچا تا ہو اور دو و نون یا تھو کو اس کے کلون پر مٹھ کر تا ہو کہ اس کو سحر
 ہو یا اختصار کا کتی ہو اور نام جو ایک شیرینی کا سحر میں رکھ کر کے بعد کھل جاتی ہے گت اخیر میں
 فوقانی نجات اور مخاورہ حال میں اسکی ضد پر استعمال کرتے ہیں یعنی تیری زد کو بٹٹا
 فلانی شخض کی وہاں خوب گت مہولی اور ظاہر ایہ از روے استعمال کی ہے لگا کاف دوم
 تازی وہ کڑی جس سے تبا کیلین گتھا کاف منشوع اور تبا بندہ ہی مفرد و مخلوط الہام
 سے بار نیز گم گھڑی بہتہ جا کہ کٹھا کاف منشوع اور تبا بندہ ہی مخلوط الہام اور کیا تختانی
 مع الالف سے وجہ مناصل کجرا سیرہ کا جبر کا کجھا کاف منشوع اور جیم تازی مثلاً مخلوط
 مع الالف سے مال بسیار ایک جگہ متعجب چنانچہ یون کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا کچا مارا یعنی
 بہت مال کہ ایک جگہ متعجب تھا از روے خیانت حاصل کر لیا گجری کاف مضموم اور جیم تازی
 ساکن اور ہر مملہ کسرا اور یاے تختانی معروف سے ایک بہت گئی ہوتی ہے کہ بشکل زبان
 و باقین کے نہاتے ہیں شاید نصف کو جبری کا ہے یعنی زن کو جبر اور کو جبر ایک قوم کی طرف
 چنانکہ اوس بہت کو اون عورتوں کی وضع پر نہاتے تھے اس واسطے کو جبری کہا اور کثرت
 استعمال سے نصف ہو گیا کہ باخر کہ جسی مادہ خر کہ گدی و نون کاف فارسی مضموم اور
 دال مملہ اول ساکن اور دوم سے مکسور مع الہا زیر بغل یا پہلو یا کف پائین کھلی اور خار
 کا مہر ناگشت لگنے کی سبب سے اور کف پائین اوس شاگ کو صکو جھانوان کہتو ہیں گدی
 جو خارش ہو اسکو بھی گدی کہتے ہیں گدی گدا گدی گدی کرنی گدی کاف مضموم اور
 اور دال مملہ مشد مکسور اور یاے تختانی معروف سے تھا کہ آکالے محل میں بڑتے ہیں

کہ کوئی نوخاستہ مرد یا عورت فریبہ اور بدن اوسکا مالک نہ ہو انشاء اللہ خان کا شعر ہے
 وجم وگمان سے وہ کروں جو تیرے لیت اوس صنم کی + جو ان رعنا جس فی فہمی پر ہی کا
 غرض گدا کا + گدا لکھ رہا مقابل صاف کی جیسے گدا پانی یعنی وہ پانی حسین گاہی
 ہو گداری کاں مفتوح اور ال مشہور اور پامی معروف سے منہ اور وہ نہ جو چہ پہلے
 زخم اور خصوصاً زخم قسط پر کھنکھراؤ سپر ٹپی بانہ میں اور معنی لہ جینس کے بھی ہے
 گدا کاں مفتوح اور ال محلہ مفتوح اور یا سے تنہا فی ساکن اور لام بیح الا انہ
 جامہ و تان خصوصاً کھاراکہ اوس میں پیہ بہت بھر کر اطراف اور درمیان میں گداری
 بہت دلی جاوین گرم حار اور غضبناک اور چہاں احتیاط انشاء اللہ خان کا شعر ہے
 صد شکر خا اجذب محبت کی بدولت + کچھ آج وہ غلطہ میں بہت مجبور ہا گرم + گدا گرم
 الفت اس میں الصاق کے واسطے ہو مثل گوناگون اور زگارنگ وغیر ان اور معنی ہو کہ یہ
 میں ایک گرم ملحق دوسری گرم کی ساتھ اور مراد یہاں گرم سے جڑو ہے کہ ملحق
 گرمی ہو یعنی ایک جزو متعدد بھفت گدا کی ملحق ساتھ جڑو و دم نصف بھفت گدا کی
 گدا اور اس کا نظیر ہے شباشب یعنی ایک جزو شب کا دوسرے جزو شب کی ملحق اور
 مقصود اس سے تمام شب کی کسو اس کے کہ جب کہین کہ ہم شباشب علی آئی گدا اس سے
 ہوگی کہ اس طرح سے آئی کہ ایک جزو شب دوسرے جزو شب سے ملحق تھا اس کے چھوڑ
 وقت میں یعنی استیجاب ہر جزو شب کا تھا وقت رقتا کو اور ہندی میں راتوں رات
 بولتے میں پس رات اس لفظ میں بھی معنی جزو شب کی ہو بہر کیف استعمال اس شعر سے
 شلا تو ہی پر سے روٹی یہاں تک گدا گرم ہو چکی یعنی اندر سرد ہو گیا اوسکو کسی جزو تک
 نہ پہونچا تھا انشاء اللہ خان کا شعر ہے بشعواز کی اوج ایسی جالی گدا گرم کہ پس اس کے

سارے مہمان میں بہت مگر جہاں آواز کرنا بعد کا گروکان مضموم اور یہ مہما مضموم اور
 و اور معدوم ہے اور اس کا وہ لفظ ہندوؤں کے حق میں استعمال کیا جاتا ہے اور اہل اسلام
 کے حق میں گروکان مضموم اور یہ مہما ساکن سے منسلک گری کاں ماسور اور اسے مہما ماسور
 اور یہ تھمائی عروہ سے منہ ختم ہا جیسے بادام کی گری اور اخروٹ کی گری یعنی مغرباوم
 اور مغربا خروٹ گروکان مضموم اور یہ ہندی ساکن اور اوشن مع الالف سے آنجورہ
 کہ اس میں کلمہ ہے مچو لون کا نصب کرین گروا بلسنت کا وہ آنجورہ کہ کل سرسون مع
 شام کو اوس میں نصب کرین اور بلسنت چڑھنے کے وقت لوگوں کے ہاتھ میں ہو کر آیا وہ
 محبت کہ اس کی ان کیٹے سے شکل عبرت کی بنا دین اور اس کو لباس اور یو پنیٹاوی
 اور سکو شکل مچو بٹا ہے ہین اس کو گروا کہتے ہین وال ہندی مٹا سہی گروا گروا دونوں
 کان فارسی مضموم اور وہ نور سے ہندی ساکن سے آواز کا کرنا بعد کا گروکان
 مضموم اور اسے ہندی ساکن سے ایک قسم ہے غیر پٹیک جیسا کہ ہندو سہا کہتے ہین
 گروا یہ مرکب دو لفظ گرو یعنی قند سے جو گدرا اور انہ کی لفظ سے چونکہ حریرہ میں انہ
 ڈال کر پکاتے ہین ان دونوں لفظ سے مرکب نام رکھا ہے گرو کا چھوٹا کلمہ یا مین یعنی کلام
 یا کسی کام کا پوشیدگی میں کرنا کہ کوئی اوسیر مطلع نہ ہو مثلاً جب اخفا منظور نہو اور ظاہر
 اور واشگاف ایک بات کہیں یا کوئی کام کرے تو یوں کہتے ہین کہ یہاں کچھ کیا مین
 تو گرو کچھ نہا ہی نہیں جو اس طرح سے احتیاط کرین اور جب کوئی کام یا کوئی کلام
 واشگاف اور ظاہر کسی جگہ وقوع میں آیا تو کہیں کہ وہاں کیا کلمہ یا مین گرو کچھ نہا تھا
 جو کوئی مطلع نہو تا گرو گری ایک قسم حقہ کی گروک بدتر قہ شراب کا قسم شیرنی یا ششی
 یا کلمین سے گرو دراع کہ آ رہ اوقات بہ سہی وجہ عیشیت سے جہتہ ہو گری جاسہ

وسطہ کسائیں کاف مضموم اور سین مملہ مع الالف اور ہمزہ مکسور اور یاء تحتانی
 مع نون غنہ کو فقیر مند و کسا مکر کاف مفتوح اور سین مملہ ساکن اور تاء فوقانی مع الالف
 اور نون غنہ اور کاف فارسی مفتوح اور رے مملہ ساکن سے گوانہ اور احمق اور ہونو
 گشت اصل میں یعنی سیر کے ہوا اور کوتوال یا پیس دار کا شب کو وقت ہمراہ سپاہیوں
 کو چون اور مخلون میں پھرنا مجاز ہے گل پھول اور قبا کو سوختہ کہ شکل زکال کے ہو گیا
 گلال ایک چیز سرخ رنگ ہوا پس ہونی خشک کہ ہند و ایام ہولی میں ایک دوسرے
 پر پھینکتے ہیں گلی و نڈا دو پارہ چوب ایک کلان اور دوسرا خور و چار یا پانچ گشت
 کو قرار کہ اطفال چوب کلان کو چوب خور و پارتے ہیں اور وہ چوب خور و چوب کلان
 کے صدمہ سے بلند ہوتی ہے اور پھر ہوا میں ایک ضربت چوب کلان سے اوسکو گاتر میں
 تاکہ دو برج پڑی گلا کاف مفتوح اور لام مع الالف سے خلق کا کرنا اطفال کا تالو
 اوٹھانا انگشت سے اور یہ عمل کسی بیماری خاص میں کرتے ہیں گلا گھوٹنا خفہ کرنا خلق کا
 کلاس ایک طرف ہوا پانی یا شراب پینے کا کہ نسبت آنجورہ کو دراز اور کثیر شدہ زیادہ
 ہوتا ہے گلمری نام بانور معروف کا کہ راسوی کچھ کم اور دم دراز اور اسکے تمام بدن پر
 دھاریاں دراز ہوتی ہیں اور کپڑے کو دانتوں سے کتر دالتی ہے اور پارہ ہائے بامہ ہندیا
 نو اکھٹا کر سرورخ دیوار میں آشیانہ بناتی ہے گلمہ اند کہ ہے گلمری کا اور نام ہے ایک نطفہ
 مخصوص کا کہ اوس میں برگ پان رکھتے ہیں گنجا وہ شخص کہ اوسکی سر پر بال نہون اوسکو
 فارسی میں کل کہتے ہیں کاف تازی مفتوح سے گندھی خوشبو فروش گندھک کہ بیت
 گلا نون مشدوع الالف سے نیشکر گندار شتہ دراز ہرا زگرہ کہ اوسکی ہر گرہ پر غرہ بیت
 پڑھ کر دم کی ہوا اور اُسکو اطفال کو گلی میں واسطے حفاظت کو دالین گند اتعویذ لفظ

مرکب ہر لفظ گٹا اور لفظ تعویذی اور حرفت حرف عطف ہے یعنی مجہم گند اور
 تعویذ گندہ جرم کن کا مضموم ہو فعل گنی ہے معروفہ دانشمند اور نہرند گنگندہ و نون
 کا مضموم اور نون اول ساکن اور نون دوم مفتوح مع الالف سے وہ شخص کہ نامک
 میں بولی کو راوہ شخص جو رنگ سرخ و سفید رکھتا ہو گوشتی یا ہے معروفہ گوشت
 گور اور اشعار ہندی بجا لکھائیں عشق حبیب پر جو عورت ہو اطلاق کرتے ہیں گول کا مضموم
 مضموم اور واو مجہولہ سے مدور اور احمق اور سو گولی گلولہ بندوق گولا گولہ توپ گود
 کا مضموم اور واو مجہولہ اور وال حملہ ساکن سی بیٹھ کر اور دونوں ہاتھ کشادہ کر کہ
 کیسکو دونوں نوپر بیٹھا ناگودسی یا ہے معروفہ شملہ گود میں لینا مصدر ہے یعنی
 بیٹھانا و زانو پر ہاتھ پھیلا کر گود سی لینا شملہ گود لینا بغیر حرف طرف کی متبنی کرنا اور
 یہ اصطلاح ہنود کی ہے گوچھنا آواز کرنا بقارہ اور وہل کا اور صد ادیا گینا اور کوکا
 گوچھا قسم سموسہ کی کہ اوسکی اندر مغربا و ام اور پستہ وغیرہ نیم کوفتہ پر کر کر بریان
 گوگل نام دوائی تلخ مزہ کہ اوسکے جلائیے بوسے بد آتی ہے گوگر پھل ایک درخت کا
 کہ پختہ ہو کر شیرین ہو جاتا ہے اور بعد چاک کر نیلے اوسکے اندر سے جانور چھوٹے چھوٹے
 پرندہ نکلتے ہیں گوگھر و خار خشک کو بھی ایک گیہ ہے شنبہ بکرب کہ اوسکو گوشت
 میں پکاتے ہیں گورگ و دندا ایک چیز ہے آسن سے کہ اوسکا کھولنا دشوار ہوتا ہے فنی
 میں قفل و سواس کہتی ہیں گونا کا مفتوح ہو جونا عروس کا خانہ شوہر میں اور یہ اصطلاح
 ہنود کی ہے اور کتھالی سے بعد مدت کے یہ رسم وقوع میں آتی ہے گوچھیا کا مضموم
 اور واو مجہولہ اور باے فارسی مخلوط الہا مکسور اور تخفانی مع الالف سی فلاخن گون
 کا مضموم اور واو مجہولہ اور نون ساکن سے ایک چیز ہے پشم کی کہ اوسمیں غلہ پر کر کے

کا ویاخر پر بار کرین گوہ سوہما کو بر سر گرین گہ بری سر گرین قریق مع گل کے دیوار کو اوست
 لیا ہو گوہ صبح گوندی درخت معروف اور اوکی باہر مجاز اطلاق کرتے ہیں گوندنی
 مثلاً گوند اور دھو و بریان کہ قدرے پانی والا گرم کو کھلا دین کو نکا وہ شخص کہ زبانی
 بول دسکی گھر کا مفتوح مخلوط الہا اور سے مہلہ ساکن سے خانہ گھر بار مثلاً گھر باری
 خانہ دار گھر وندا خانہ خور و کہ لڑکیاں گوریاں رکھینکے واسطے بناوین گھر آرا سے
 مہلہ مشرود مع الالف سے وہ آواز کہ وقت نزع کرکے سے نکالے گھر انکا آواز مذکور
 کا کھٹانکے سو وقت نزع کے گھر آکاں مفتوح مخلوط الہا اور سے بہت سی مع الالف
 سے بدوی خور و گھر یا کاں مضموم ہو یا وہ اسب کہ قد میں چھٹی ہو گھڑی ششم جس
 روز و شب کا اور وہ آکہ کہ جس سے حساب ساعات نیز و شب کا معلوم کریں چنانچہ
 مشہور ہے گھر یال جس گھر دور دور و ڈرانا گھر شوان کا بطریق شرط گشت ساریں سے
 چسپان اور کشان چلنا گشت ساریں اور گشت ساریں معنی خنق کو اور گشت ساریں
 کے آتاب اول ہیر گشت ساریں اور دوم جیسے بنگ کا گشت ساریں گشت ساریں کا ترجمہ گھر
 ایک چیرے چیرے کہ او سکے ہا پر ہا ہوتے ہیں اور او سپر ہو سے برا زاب رکھتے ہیں گشت
 کاں مخلوط الہا مضموم سے اور تاسے ہندی مفتوح اور نون مشدوع مع الالف سے
 پانچا مہ کہ پانچویں او سکے فقط گشت ساریں سے تنگ ہوتے ہیں گشت کاں مفتوح مخلوط
 اور تاسے ہندی مشدوع مع الالف سے وہ پوست بدن کہ بسبب کثرت استعمال کے سخت
 اور مضطرب ہو جاوے گشت کاں مخلوط الہا مفتوح اور نون ساکن اور تاسے ہندی مع الالف
 سے زنگولہ کہ شتر اور فیل اور گاؤ وغیرہ کی گردن میں باندھیں گھونٹ جرمہ گھونٹ کاں
 مخلوط الہا مضموم اور واو مجولہ اور نون غما و رکاف فارسی مع الالف ہو بہت

سخت ایک کریم کا ہے کہ ایک جانب سے کشادہ اور پہن اور دوسری جانب سے
 پیچھا رہتا ہے اور دریا اور نالوں میں سے حاصل ہوتا ہے مثل پیپون کے گھٹی کا
 مفہوم مخلوط الہا اور تاسہ ہندی کسور اور اسے تختانی معروف سے وہ چیز خوشبختی کہ
 بچہ کو اپنے متولد ہونے کے بلاوین گھونس خرموش گھوسی ایک قوم ہے کہ پرورش گاؤں
 کرتے ہیں اور اسکا شیرچکر روزی حاصل کرتے ہیں کہ راکان مفتوح اور نایہ ہوساکن
 اور راسہ حملہ مع الالف و یقین گھائی کاں مخلوط الہا مفتوح مع الالف اور خرموش ایسا
 سو پوسٹ یا بین و دانگشت گھات تاسہ فوقانی ساکن و کین گھات تاسہ ہندی ساکن
 سے وہ موضع اب دریا کہ واسطی نسل اور پانی بھرنیکے بناوین گھولا انیم کا انیون پانی
 میں حل کی ہوئی انشمار الدخان کا شعرت رات تریاک کی نشہ فی اولٹ ڈالاواہ +
 کوئی گھولا تھا کہ تھا کا سہم یا سہودہ گھنہ بکھیر گھرج مٹی یا سہ معروف سے وہ کہ
 سرائع اسکی گھنہ کا مطلقا ست گیا بوجبہ خراب بایکے اور یہ واقعہ میں بددعا ہے
 کہ مونس کے حق میں کہتی ہیں انشمار الدخان کا شعرت ہو یہ گھرج مٹی چاہے غیب اعدا
 کرے اس گھری کو اللہ غیب اعدا + گھنا کاں مخلوط الہا مفتوح اور تاسہ ہندی
 مع الالف ہی ابر گھور نا غور اور عمیق نظر سے کسی شخص کی طرف دیکھنا گھنہ ہی کاں مخلوط
 مفہوم اور نون ساکن اور وال ہندی کسور اور ایسی تختانی معروف سے بکھ گھائی
 تاسہ ہندی کسور اور یا سہ معروف سے راہ تنگ جو پھاٹین ہو گھن کاں مفتوح واہ
 ہاں ہوز اور نون ساکن سے خسوف اور کسوف گھوٹلا آشیانہ گھی روغن گاؤ گھن
 کاں مخلوط الہا مفہوم اور نون ساکن سے اجزاء جو بکھیر کے تباہ کر نیسے مثل آریک
 ہو جاوین گیت کاں کسور اور یا سہ تختانی معروف اور نا غور قانی ساکن سے ایک

قسم ہے سرانید کی گیر و ایک خاک ہے سرخ رنگ کہ فقیر اور جوگی اوست جامہ رنگتے
 بین گیارہ کاف مفتوح اور یاسے تختانی ساکن اور لام مفتوح اور اے ہندی ساکن سے
 پس پہلے شوہر سے کہ عورت بعد کالج کے اوسکو اپنے ساتھ شوہر ثانی کی گھر لائی ہوگی
 شغال گیان کاف بکسوری یا غیر ملفوظ دانش گیانی و دشمنہ فصل لام لاک حاصل
 بالمعمرہ جو گنتے سے لیکن متعل معنی دشمنی کے میر کا شعرہ تھی لاگ اوسکی تیغ کو جسے عشق
 نے + دونوں کو معرکہ میں لگی سے بلا دیا لاگ باندھنی دشمنی کرنی اور حریف ہونا نشانہ
 کا شعرہ مومنہ دیکھ عاشقوں کے مقابل ہو رنگ میں + باندھنی ہے مجھے کس سے
 تو لاگ اسی بنت + لاش جسم مردہ لاؤنا وال مملہ ساکن سے کسی شے کا بار کرنا پشت
 گاؤ وغیرہ یا اربہ پر لاوی یاے معروف سے ایک بار کہ پشت گاؤ پر لا دیا ہوا لاکھ
 کاف تازی مخلوط الہا سے عدد صدر ہزار اور ایک چیز ہے سرخ رنگ کہ بطور صیغ کے
 درخت سے حاصل ہوتی ہے اور گرم کرینے چکجاتی ہے لاشمی تاک ہندی مخلوط الہا او
 یاے معروف سے چوب دست لات تاک فوقانی ساکن سے لکھ الیج جیم تازی سے
 شرم لاؤ وال ہندی اور بعضوں کے نزدیک رہ ہندی سے لام کاف دشنام لانا
 نون نعمتہ سے بعد الف کی اور باے موحده مع الالف سے وراز قلب ہونے لکھ لکھ
 وہاں بولتے ہیں کہ کوئی چیز بہت خیرین ہو مثلاً انہ ایسی شرمین تھی کہ لکھن نہ ہو تھیں
 لیاؤ پشش معروف انکر گھنہہ ورا کی طرح لیکن وہ اوس کشاؤہ اور کلان تر ہو
 اور اوسکو اڑھتے ہیں لبریز یعنی پر ہا لب شلہ لپنا کسی سے چسپیدہ ہونا متعدی
 اوسکا لپیٹ حاصل بالمعمرہ اسکا لپکنا جست کرنی سرعت کے ساتھ کسی چیز کو اٹھانے
 واسطے لپ باو فارسی سے یک کف دست پسلی خلوار و گنم کا کہ روغن لٹانا اپنا

بنارت وینالٹس لام مضموم اور تائی ہندی مشہور اور میں مہملہ ساکن ہے حامل بالمصدر
یعنی نوٹ کا مہملہ لام مضموم اور تائی ہندی کسور اور یکا تھانی مجہولہ اور سا مہملہ مع
یامع الالف وہ شخص کہ اوکو کاوت غارت کرنی کی مولیٰ لام مضموم اور تائے ہندی
ساکن اور یا تو تھانی مع الالف سے لوٹہ خور و لیکن اس قدر کہ لیا اور سکتے ہیں کہ اوہین
ٹوٹی سنوٹ لام مفتوح اور تائے ہندی ساکن سو سو چند زلف کہ کہ باہم پیچیدہ ہو
ہون اور باعتبار تہیہ کی شکل کو بھی کہتے ہیں پچا لام مضموم اور جیم فارسی مشہور مع الالف
سے مرد بزرگ نام و رنگ ٹو باریچہ کو دکان کہ چوب سے بناتے ہیں اور بیچ آہنی اور سین نصب
کر کر اور یہاں اوہین لپیٹ کر بھرتے ہیں لٹھ چوب دراز اور گندہ لیکن لام مفتوح اور
تائی ہندی ساکن اور کاف تائی مفتوح اور نون ساکن سے ایک شیبہ کہ اوہین جا پاپ
یا تین پایہ نصب کر کر ماحی یا سب پر آؤ آب اوپر رکھیں اور یہ درازے گھڑوئی کی کہ ہر ٹوہ
لام مفتوح اور تائی ہندی اور واو مجہولہ اور اسے مہملہ مع الایامع الالف سو بالور معروف
پہنہ و پچی لام مضموم اور جیم فارسی مفتوح اور یا تھانی مشہور و نان تنک میدہ کے
کہ روغن میں بریان کریں اور اوکو بیشتر حلوے کی ساتھ کھاتے ہیں اور عرف حال میں
اوکو پوری کہتے ہیں لہذا لام مفتوح اور وال مہملہ مشہور اور واو معروف سے وہ رنگا
کہ بار کرنے کے کام آوے لہذا لام مفتوح اور وال مہملہ مع الالف اور واو ساکن ہے
سقف رنجہ کی لہذا لام مفتوح اور وال ہندی مشہور اور واو معروف سو قسم شیرینی
کہ آرد نخو دیا آرد مونگ وغیرہ اوپر شکر اور روغن گاؤسی بناوین بشکل مدور لٹھ
راہ ہندی سے جنگ کرنی لڑائی جنگ لڑکا ٹفل لڑکی دھڑلڑی ساک لڑکھڑی
لام مضموم اور اسے ہندی ساکن اور کاف مخلوط الیما مضموم اور یہ ہندی کسور اور

یا تو توحیدی معروف سے غلطی ملے یہ کسی لام مفتوح اور سین مملہ مثلاً کسور اور یا معروف
 سے شیر خام آب آئینہ اس سدا و نون لام مفتوح اور سین مملہ اول ساکن اور سین دوم
 مع الالف و بار ایک وقت کا ہو نہایت سبب وار کا و سکون فارسی میں پستان کہتے ہیں اس وقت
 شکہ ششم ششم لام مفتوح اور شہین چھ نون اور نو فاقی مفتوح اور سین ساکن اور ساقی
 مفتوح اور شہین غیر ساکن اور اسے فاقی مفتوح اور سین ساکن سے اس وقت ہونی کہی
 اچھی طرح اور کبھی بڑی جمع تھا لام مفتوح اور نون مع الالف و ایک قسم کو بوتر کی کالٹر
 کردن اور بچی رکھنا ہے لکیر نشان کہ شکہ خط کے کہ کسی ستریز پر زمین یا اور کسی شہین پر
 جاوے لکیر پشیا زیم قدیم کو یا پشیا زیم یا شاہ اسیر کا شعر خیال زلف زبان میں نصیب
 پشیا کر گیا ہے سانپ کل کو لکیر چلا کر اور سانپ کی لفظ کے ساتھ لکیر کا پشیا بھی محاورہ
 ہے مثلاً جب کوئی مطالبہ کرتا ہے جا کر اور اسکی تلاش میں ویسی ہی ہو کر تو بڑ
 تو کہتے ہیں کہ سانپ کل گیا یا سانپ کے پشیا میں اور لکیر سانپ کی وہ نشان ہے کہ سانپ
 کے پشیا سے زمین پر کل خط پیدا ہوتا ہے لکڑی لام مفتوح اور کا و مشدہ مفتوح اور
 اسے ہندی سے چوب کلان گندہ لکڑی چوب خود لکڑی بڑہ وہ کہ ہمیں سوختی کو بیع گیا
 لکڑی لام مفتوح اور کا و فارسی سے ساکن اور دال مملہ کسور اور یا معروف و کوئی حرف
 یا کلان کہ کسی سے کوٹ کر یا پیکر بنائی ہو خواہ اس میں وہ چیز نائیت کہتی ہو مثل برکت
 یا خشک ہو اور بعد پینے کے پانی اور سین شامل کر دیا ہو گندہ کا و فارسی سے متصل ہونا اور
 چھیدن اور معنی جامع کے مجاز ہے لگو جانا جمع متصل واحد کرنا اور ہر ایک کے چل جانا
 اور چونکہ یہ لفظ ان دونوں معنی میں مستعمل ہے اس شعر جرات میں اگرچہ معنی ثانی
 کے ہے لیکن باعتبار معنی اول کے موجب شکہ کہ ہو گیا ہے یا دیا گیا ہے وہ میرا لگو جانا

اور آء + اوسکا بچے ہٹ کی یہ گنا کوئی آجائیگا + لگاؤٹ کیسکے ساتھ ایسا معاملہ کرنا کہ
 موجب اتحاد اور دوستی اور اتفاقات کا ہوسے اور یہ مجاز ہے لگام مفتوح اور کاف
 فارسی مشدوع الالف سے یا مع الہما سے محبت اور علاقہ مثلاً سگھو اوس سے لگاؤ یعنی محبت
 با علاقہ لگاسکا کلمہ ثانی میں اول سین مہملہ مفتوح اور کاف فارسی مشدوع الالف مثلاً
 اور بدون لگہ کے مستعمل نہیں لگائی لام مضموم اور کاف فارسی مع الالف اور نہ مکسور
 مع یاء معروض کی عورت اور یہ لفظ مونث لوگ کا ہے لاد و نون لام مفتوح اور اخیر
 بین الف یعنی احمق کے مستعمل ہے اور ظاہر انخف لا کا ہے کہ ہنود کے زمرہ میں
 اکثر اطفال خرد سال پر اطلاق کرتے ہیں اور یہ مجاز ہے لاد و نون کی یہ لفظ بھی احمق
 پر اطلاق کیا جاتا ہے اور اسکا ایک قصہ مشہور ہے کہ شہر بدون کے لوگ زمانہ سابق میں
 ایسی احمق ہوتے تھے کہ باوصف بالغ ہونے کے مثل اطفال خرد سال کے دایہ کے ساتھ
 بچتے تھے اور جو شخص اوسکا نام پوچھتا تو شرم سے آپ نہ بتاتے اور حوالہ دایہ پر کرتے
 لگاتار لام اول مفتوح اور لام ثانی ساکن سے مصدر ہے کیسکو آواز دینی سطر سے
 کہ وہ خوف زدہ ہو جاوے لٹ و نون لام مفتوح اور تاء فوقانی سے نام ہے ایک
 راگ کا لٹجا لام مضموم اور نون ساکن اور جیم تازی مع الالف سے وہ شخص کہ اوسکی ہاتھ
 کی انگلیاں کبھی رکتی ہوں اور بہ سبب اوسکے کچھ کام اوسکے پنجہ سے ہوسکے لنگی لام
 مضموم اور نون ساکن اور کاف فارسی مکسور اور تاء معروض سے وہ پارہ عریض
 کہ اوس سے شہ عورت کرین لنگوٹہ لام مفتوح اور نون غنہ اور کاف فارسی مضموم اور
 واو مجہولہ اور تاء ہندی مفتوح اور تاء مختصی بالالف سے وہ لٹہ کہ فقر اوس سے عورت
 کرین لنگوٹہ کسنا اور کھینچنا لٹہ مذکور ہے بکھینچ کر باندھنا انشاء اللہ خان کا شعر ہے جیہ ہے

فقیروں کی طرح کھینچ ننگوتا + اور باندہ کے تہمت + جانچ خرابات میں ٹک گھوٹ
 کے سبز لویوں کیجے عبادت + لبنا لام مفتوح اور نون ساکن اور باء مفتوح مع الہا
 سے طویل لبنا ن طول نکا کاف تازی سے نام قلعہ معروف کا کہ اوپر پرام اور راوی کی لرا
 اور اوکو پھونکنا ہنواں کا مشہور ہے انگور ایک قسم پوزنہ کی کہ اوکا رو سیاہ ہوتا ہے
 انگارہ لام مخموم اور نون ساکن اور کاف فارسی مع الالف اور رای مہلک مع الہا مخموم
 او شخص بے نام و تنگ کی معنی میں مستعمل ہے کو لام مخموم اور وا ساکن سے شعلہ آتش اور
 چراغ اور شمع کا لوگ لام مخموم اور وا و مجہولہ اور کاف فارسی سے مرد و نوحہ لام مخموم
 اور وا و مجہولہ اور تا سے فوقانی مخلوط الہا سا لاش ٹوٹا ہے ہندی ساکن سے غلطیہ
 امر اوکا اور حاصل بالمصدر جیسو لوٹ مانی کہتے ہیں اور رانا اس جگہ معنی عمل میں ہوتا ہے
 یعنی فعل غلطیہ عمل میں لانا لوٹ پوٹ غلطک زمانہ اور پوٹ کہ غلط مانی ہے ہاں ہندی
 مخموم اس معنی میں لوٹ کی لفظ سے جائز ہیں استعمال کیا جاتا لوٹ جانا غلطک
 اور چونکہ اطفال خرد سال کو جب کوئی چیز پسند آتی ہے تو اس کے حصول کے واسطے ہند
 کرتے ہیں اور حالت ضد میں لوٹی کہتے ہیں اس واسطے مجازاً بہت پسند کرنے کے معنی میں
 بھی مستعمل ہو گیا ہے اور اکثر اس معنی میں ایسی ہی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ پسند
 کرنا والا اسکی طلب میں اصرار کرتے اور چاہے کہ وہ شے خواہی خواہی حاصل ہو جاوے یا نہ ہو
 یوں کہتے ہیں کہ وہ اس چیز کو دیکھ کر لوٹ گیا انتشاراں رخاں کا شعر ہے تنہا اور کو
 دیکھ کے غفلت نے غش کیا + اپنی بھی جان لوٹ گئی دل نہ غش کیا + تو فنی لام مخموم اور
 وا و مجہولہ اور تا سے ہندی ساکن اور نون مع الیاء حاصل بالمصدر ہے اور کھانکے
 ساتھ مستعمل ہوا وہ مارے دے کوئی ناں بکھار یا تھا تو ناظر ٹوٹی داری اور گلی کہ

اوسمین پانی بھر کر دھویا اور کام مین لادین لورسی یہ معاملہ مع الیات وہ ذکر کیا تھا
 کہ کھانیکہ واسطی کرین لو با آہن لو ہیا اب ہاے ہوزیکے یات تختانی مع المالف وہ شخص کہ نظر
 آہنی مثل کر چھللی اندر تباہ وغیرہ بناوے لو ہیا باے سورہ اور یاے تختانی مع المالف سے
 نام ہے ایک نملہ کا کہ اوسکی پھلی کو حالت بنری مین گوشت کی ساقہ پاتے مین لو ہیا بعد او
 کے لون اور یاے تختانی مع المالف نام ہوا یک ساگ کا کہ اوسکا برگ نکین ہوتا ہر سودا
 کی محسوس کا ایک مصرعہ شیخ کی جو مین سے دو لہا نکاس ہوا ہے جون لو ہیا نکاساگ + لون نکاس
 ہونگ تو فضل لو لا لام مفہوم اور و او معروف اور لام مع المالف سورہ شخص کہ اوسکی تاجیکہ
 ہون نہ مین لہری وہ شخص کہ بڑا بڑا اندراج ہوا و مین کام کا خیال آجاوے اوسکی طرف
 وقتاً متوجہ ہو جاوے کہ لہا لہا نیند کا سوا سو متحرک ہونا نیند کا ہو خون یہ شخص سے
 لو ہو کا لیکن لغو او کے مستعمل ہے شیخ ابراہیم ذوق کا شعر ہے جا رہا ہوں کہ لہری تیر کا سونا
 یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زبان شیخ مین + مولمان وہ شخص کہ بسبب مجروح ہو گیا
 تمام بدن اوسکا خون سے آلودہ ہو گیا ہو لیس معروف لہا را ننگر نیر لام کسور اور یا
 معروف اور وال ساکن سے سرگین اسپ و فیل نیر لام کسور اور یاے معروف اور یا
 مملہ ساکن سے پارچہ و راز کہ عرض مین کہ جو جسکو دھجی کہتے مین لیکہ نام کسور اور یاے معروف
 اور کان مخلوط لہا ساکن سے حم سپس اور خط جاوہ لیکہ برون کی طریقہ بزرگان کا لینا
 بعد یا معروف کو با و فارسی ساکن سے کنگل کرنی دیوار پر لپ یاے مجہولہ سے ضا و لہی
 لام کسور اور یاے مجہولہ اور حمزہ کسور اور یاے معروف سے شیرہ آرد تش پر کایا ہوا
 کہ اوس سے کاغذ کو با ہم وصل کرین لیس لام کسور اور یاے مجہولہ اور مین مملہ ساکن سے
 چپ جسکو لزبیت کہتے مین فصل سیم نالا سلسلہ دریا شبہ کہ کلی مین پھین اور وہ دا

رشتہ میں کیونچے ہوئے بطور تسبیح کے کہ ہنود ہاتھ میں نگین اور اپنے معبود وان کے نام اوپر
 نگین ہانگے نون غنہ اور کاف فارسی سے فزق سے ہانگنا مطلب کرنا ہانگ کرنا ہانگ کرنا ہانگ کرنا
 مفتوح اور کاف تازی ساکن سے ایک قسم زیور کی ہے پانچا بعد الف اول کے باقی فاقی
 ساکن پانچا میں کرنی آپ حاصل بالمصدا یعنی پانچا میں پانچا بعد الف کے نون غنہ اور جیم ہنود
 مخلوط الہا اور یام معروف ملحق ہا میں برادر ماورائی باغبان مانڈا انان تنک مانڈا گین
 برہم سبتہ کہ شک ہو باور اور اسکو بطور پانچا کی جلاوین لیکن یہ نسبت پانچا کے شکر
 کم و نیما ہواش مونگ اور اردو زبان میں یعنی اور دیکھ کہ غلہ سے سوا مونگ کے متعلق ہی
 ہاتھی وہ چیز کہ برگ ہا میں ہوا تھا پیشانی مانتھا کوٹنا ہاتھ اپنے پیشانی پر مارنا حالت غم
 میں مانتھا ٹھٹھکا کھٹھانی تاج ہندی مخلوط الہا اور نون مفتوح اور کاف تازی ساکن سے
 کسی نصیب سود میں گذر جانا اس چیز کا جس سے کچھ اندیشہ و خطر ہو مثلاً کوئی شخص
 کسی سے کوئی بات سنی اور اس کلام کے نحو اسے یہ معلوم کرے کہ یہ بات اسکی یا اسکے
 کسی قریبی اور عزیز کے واسطے مضر ہے اور بعد اسکے وہ ہی ظن میں آوی تو وہ کہو کہ
 یہ سارا منہ او سی وقت ٹھٹھکا تھا مانچا نون غنہ اور جیم تازی مخلوط الہا
 مع الالف سے سو وہ کچھ کا کہ برج پنجہ میں ملکر کسی اور نگین سے مثل سو وہ جو غیر
 کے ساتھ رشتہ کا غدا باد پر پیمیں ٹھٹھکا تے ہندی ساکن اور کاف تازی مع الالف
 سے غم مٹی خاک مٹھو سیم کسور اور تے ہندی مخلوط الہا مضموم اور وا و معروف سے
 جانور معروف جسکو تو تاکتے ہیں مٹھو سیم مفتوح اور تے ہندی مخلوط الہا مشدو
 مع الالف سے آپ کم روٹھی سیم مضموم اور تے ہندی مخلوط الہا کسور اور یا معروف
 سے مشت مٹھو سیم مضموم اور تے ہندی مخلوط الہا ساکن اور یا سے تھٹھانی مع الالف

دستہ چوبین مٹا فون کا کہ اوس سے روئی دینیں ستاس احتیاج بول ستا ساؤ ہنجر
کہ اوسکو احتیاج بول کی سخت ہومثالی وہ جگہ کہ شخص ہو واسطے بول گھوڑے کے ستاس
میم کسو اور تاس ہندی مخلوط الہام مع الالف سو شیرنی جو بمعنی حاصل بالمصد کہ
جو مٹو سا تم مفتوح اور تاس ہندی مخلوط الہا اور و او معروف اور سین ہما میم الالف
سے وہ شخص کہ بسبب کسی فکر یا آرزو کی کے خاموش مٹیا ہو اور کسی سے بات نہ کرنا ہو
لیکن یہ اطفال کہ اکثر کہتے ہیں مجیرہ نام ساز معروف کا اور وہ دوز گولہ برنجی ہین
کہ ایک کو دوسرے پرارتے ہین تاکہ اوس سے آواز نکلی مجھلا میم مفتوح اور جیم تازی
ساکن اور تاس ہنوز مفتوح اور لام مع الالف یا مع الہا سے دشوار ہو جانا کسی عالم
کا اور اسکو اثر جمیلہ بولتے ہین ان دونوں لفظوں ہما یکے دوسرے کا قلب اور مزید
یا مختلف ہے چچر میم مفتوح اور جیم فارسی مخلوط الہا شدہ اور سا مہلہ ساکن سو پیشہ
مچلی ماہی اور وہ عصفے جو بازو اور ساق مین ہین چچی ماہی اور بوسہ چچان میم مفتوح اور
جیم مع الالف اور نون ساکن سے وہ چیز جسکو مانہ کہتے ہین محرم معروف اور سینہ بند زنا
جسکو ایگیا کہتے ہین محل بابتہ بارعت کو ایوان امر اور سلامطین اور بمعنی زن امر اور
سلامطین بھی استعمال کرتے ہین اور یہ مجاز ہے عکسہ اور وہ ایوان کہ واسطے سکونت امر اور طایر
کے شخص ہو اور شاید چونکہ محل بمعنی زن کو مستعمل ہے جسکو کہ گزرا پس محل مراد ہوسکا کہ بی بی
کے رہنے کا مکان ہو محلہ معروف جو وہ ہے نصیب آدمیم مفتوح اور وال مفتوح اور
واو ساکن سے زہم جو گھوڑے کو اوش پر ہو ہڈا سا میم اور وال ہندی مع الالف اور سین ہک
مع الالف سو مٹو اس لفظ کے ضبط مریاب مستعمل ہے یہ معلوم ہوتا ہین کہ ڈا سا ساؤ ستا
کہ جو چیز مثل روپہ یا چادر کی سر پر لپیٹین اور رسالہ لغات ہندی مین جو کھانا اور کھا

حاصل یہ ہو کہ وہ کپڑا جو دستار پر باندھیں مرتبان ایک مخلوط ہے کہ اوس میں اکثر اچار اور
 مر بار کتھو میں مرطرا میم مفتوح اور رازی مضموم اور دوا مجموعہ اور رازی مضموم مع الالف
 و ہرچ کہ شکم میں بوقت وضع براز کی ہو و اسیہ مرض پیش میں ہوتا ہے مردہ نیم مفتوح
 اور راس مملہ ساکن اور دوا مفتوح مع اللف سے ایک گیلہ پی خوشبو اور تلخ مرگٹ نیم مفتوح
 اور راس مملہ ساکن اور کاف فارسی مخلوط الہا مفتوح اور رازی مبنی ساکن سے دہرین
 کہ اوس جگہ مردہ ہندون کا جلا یا جاوے مرثیہ رنہا اور پیر مرثیہ اللہ مثلاً انشاء اللہ
 کاشعہ مرثیہ اللہ شبہ مرثیہ میں یہ دوا کاف کلس + بالکون نے خوب میں ایکا
 سکایا یا بتر + مرثیہ وہ طعم کہ بہت کھنے کسی پیڑ کے محسوس ہو مثلاً کڑوا مزہ اور میٹھا مزہ
 اور بعضی لطف اور لذت کے جو کسی امر سے حاصل ہو مثلاً آج و بان بڑا مزہ مواد مذکور
 معروف مسادہ سخت کہ انصاف ہو جاوے اوسکو عربی میں ثولون اور فارسی میں
 شخ کہتے ہیں مٹی ایک دوا ہے کہ دانتوں کو ملتے ہیں اور اویکی ملنے کی سہم عورت
 میں بہت ہے اور خورجہ ماوہ عورت کہ سماگن ہو مسوٹھا میم مفتوح اور میں مضموم
 اور دوا معروف اور راس ہندی مخلوط الہا مع الالف سے گوشت بین دنا ان مسور
 نعل معروف کہ جسکو عس کہتے ہیں ست جو نشہ شراب رکھتا ہو مستی عرف مال میں مبنی
 رنجبت جامع کے ہر جو حیوانات کو ہو اور حیوانات کی آب منی کو بھی بولتو میں اور دوا
 مائیت جو بعض درخت سے پکتی ہے جیسے نیب سوا سپر بھی مستی کا اطلاق کرتے ہیں سنگ
 پیشانی فیل مسان ایک بیماری ہو کہ اطفال کو عارض ہوتی ہے مثل صرع کہ کہ ہاتھ اور
 پاؤں میں تشنج ہو جاتا ہے اور مبنی مرگٹ کو بھی متعلق ہے مشکلی گھوڑا اسپ سیاہ رنگ
 مشک نیم مفتوح سو معروف شلیز و شک کو چاک مصالح اسباب کسی شو کو عموماً اور گل اور

شست وغیرہ اسباب عمارت کے خصوصاً مصلحت صلاح کرنی مطیع فرمان بردار مطلع
 پہلا شعر غزل یا قصیدہ وغیرہ کا مطلع صداقت و یقینی آسمان ہلال کے دیکھائی دینا
 ابرو بخارسی خالی بونٹا کوٹم وہ شخص کہ اوپر ظلم کیا گیا ہو مغرور معروف مغلوب عاجز مغفل قوم
 منہ زور ظلمہ مردم قوم منحل سے کامیہ نیم فہم اور کاف تازی مشدہی شست کہ لیکو دین یا اوغرا
 پر پندین کی سیم فہم اور کاف مشدہ اور یا سے معروف خوشست نیکن اسکا اعلیٰ تازی
 کر نیکی وقت کیا جاتا ہو کئی گامی شست و نیم کرنا آئی کا وقت کو دھن کر کی کیا آتشہ کو د
 شست سے مارنا کما سیم مفتوح اور کاف مشدہ مع الالف و ظلمہ معروف کئی سیم مفتوح
 اور کاف مفتوح اور یا تخیالی ساکن سے مشکہ مکرئی سیم مفتوح اور کاف تازی ساکن
 اور یہ ہندی سور و یا سے معروف سو شکبوت مکر شکبوت جلالن کہن روغن
 بک و ساکت ہیں کہنا ہانچی قبل کلالن کہ مشدہ رفنا رکھتا ہو کور سیم مفتوح اور کاف
 تازی مفتوح اور واد ساکن اور یہ ہندی مع الالف سے سورہ دراز یا کھنچر
 کھنچی گس لک سیم مفتوح اور کاف فارسی مفتوح اور یہ معلط سے ننگ مکر چھوٹا کدو
 چوب ہوتی ہیں کہ پہلوان دونوں ہاتھ میں لیکر گرد سر کے گردش دیتے ہیں اور یہ ایک
 ورزش ہی پہلوانوں کی ملاپ مائل بالمصدر مانخت اور سٹعل بمعنی صلح کے اور بمعنی مطلق
 ملاقات کی جرات کا شعر ہے ملاپ کیونکہ ہود و نو کے دل نفس میں ہیں، جنھوں کے پس
 میں ہیں ہم وہ پالے پس میں ہیں، ملاح نافہ مالائی وہ چیز کہ شیر پر وقت گرم کر نیکی
 جم جاوے ملیدہ ایک قسم طعام کی ہے کہ روٹی کو ریزہ کیے روغن اور شکر ملا کر ہاتھ سے
 ملتے ہیں یہاں تک کہ باریک ہو جائے ملتانی مٹی گل سرشوی مٹائی زن مامون مولاً
 پرندہ معروف جسکو صعوہ کہتے ہیں من دل اور مہر مار انشا اللہ خان کا شعر ہے

تہجہ نہ ملنے کا کل میں کان کا مٹی ۰۔ یہ من نکال کے بیٹھا ہے ہاتھات میں سانپ +
 مندر مکان بود و باش فقراے بلند کا بیسے یکہ مکان بود و باش فقراے اسلام کا
 مندر ایک شہر ہے دستار کی من منادانہ سیاہ رنگ میں خشخاش سے کلان ترہ گندم
 میں آئینہ ہوتے ہیں سخن سیم مفتوح اور فون ساکن اور جیم تازی مفتوح اور فون ساکن
 سے دوا و شک پس ہوئی کہ دانتوں پر یلین منتر سیم مفتوح اور فون ساکن اور
 تازی فوقانی مفتوح اور اسے حملہ سے افسون من مانتی حسب خواہ من مارنا اپنی تیلین خیر
 مرغوب ہے باز رکھنا من تازی سیم مفتوح اور فون غنہ اور وال ہندی مخلوط الماع الف سے
 وہ شاید کہ ایام شادی میں بروز معبود بطور رحم کے نصب کریں اور اور اسکو بچے
 سبویا کے گئی کرکین اور آخر روز میں مردم برادر ہی جمع ہو کر اون سب کو پانی سے پر کر دے
 اور یہ بطور شگون کے ہوتا ہے اور کچھ لفظ بطریق اوس رسم کے کہ عرف میں اسے نیوتہ
 کہتے ہیں صاحب خانہ کو دیوین منہ می یا تو معروف سے مکان کو ایک بطور گندہ کو کچھ
 کی بود و باش کے ساتھ تنصیح منہ و اعلمہ معروف موم معروف موی تنصیح وہ تنصیح کہ موسم
 بنادین موت سیم منوم اور و معروف و لول موند نا دال مہا سے بند کرنا مثلاً آٹھ
 موند نا اور کو اڑ کا موند نا اور گندہ می کا موند نا بھی آیا جیسے کہ فصل کافی تازی میں گندہ
 اور وال ہندی سے تراشیدن موس خواہ موس سر ہونخواہ غیر اسکے موشا و او موشا و
 تازی فوقانی مخلوط الما سے ایک بچ کیا دہر سیاہ رنگ اور سخت اور مطہر کہ بوی خوش
 رکھتی ہو موشا و او موشا و اور تازی ہندی شہرہ او مطہر ہونک غلہ معروف کہ او سکچا پل
 کے ساتھ پکاتے ہیں اگر سالہ کہ چاول کے بھرا د کا وین نوادس ملہام کو کوٹک پلا و کہتے
 ہیں اور مار دال کو پکا وین تو بچہ ہی کہتے ہیں موشا و او موشا و اور تازی ہندی مخلوط

نعل معروف تور طاؤس موری و وسوراخ کہ بن دیو این کرین تاکہ آکسیف اور آب باران
اوس راہ سے باہر نکلے مستند دہن اور چہرہ نسخہ مانکی مراد وہ چیز کہ اپنی طلب کے موافق
حاصل ہوتی ہو نحو بلو ابجائی برادر خواندہ موشمہ سیم مضیم اور واد معروف اور تار
ہندی مخلوط الماسی وستہ کار و اور خنجر و تیغ وغیرہ کا اور دستہ نفاق کو بھی کہتے ہیں اور
ایک قسم سحر کی ہر کہ کسی ہلاک کرنے کے واسطے کرتے ہیں اور اوس سے وقتا وہ شخص ہلاک
ہو جاتا ہے موج سیم مضیم اور واد مجبولہ اور حیم فارسی ساکن سے قدم کہ پٹھے کا بھڑکنا کسی
صدہ سے اس طرح کہ مولم اور رفتار سے مانع ہو موشنا ایک آلہ آہنی ہے کہ اوس سے پانچ سین
اوسکو عربی میں منقاش کہتے ہیں موشچ پوست ہر سر کندہ کا کہ اوسکو کوت کہ ریسمان بتا ہیں
موشخی افسون محبت موگرسی وہ چوب کہ اوس سے دھوبی کپڑے کو گندی کرین موجی کفش و
مہر اسیم مفتوح اور ہای ہوز ساکن اور رہے معاملہ مع الالف سے کنار مہائی ضیافت مہمان
وہ شخص کہ ضیافت میں آوے مہاسا ایک قسم جوشش کی ہے کہ جوانوں کو چہرہ پر ظاہر
ہوتی ہے مہاسا ایک قسم خوراک کی ہے مخصوص اسب مہادوہ ریسمان کہ شتر وغیرہ کی ناک
میں ڈالین مہت سیم مفتوح اور ہای ہوز ساکن اور تار فوقانی سے تار اور کبیرہ مجاور
عورتوں کا ہر سین باریک اور تنگ مہاری خنامہدہ سیم مفتوح اور یاہ تختانی کہ
سے سوتلی مان یہ مخفف مامد کا ہے کہ وہ مخفف ہر مایندہ ربدل مامد کا اور مامد مخفف
ہر مامد راہدہ رکھا مہی دانہ معروف کہ اوسکی سبزی کو گوشت کو ساتھ پکاتے ہیں میں چل
نام ہے ایک دوا کا مہی گن شتر و گوسفند وغیرہ میا حادہ بنہ سر زن کہ اوسکو قویج
کہتے ہیں مہدک غوک میلا وہ مجمع کہ ہر طرح کی آدمی و جان جمع ہوں میان یا مہ تیغ وغیرہ
کھانا بنی مہا صیان فصل لون ناک کان تازی سے بنی ناک کان فارسی سے سانب

ناری سے ہندی سے نبض ناند لون غنہ سوتخا رس خالین ناس ایک دار و کی کہ او کو بیک
 سوتختہ بین اور اسکو بلاس بھی کہتے ہیں ناس انی وہ طرف کہ او میں ہلاس طہین نال
 وہ پوست کہ عورت کی شکم سے بچہ کے ساتھ باہر نکلی نالی وہ کی کہ زمین کو عرض میں بقدر کینے
 بالشت اور طول میں جہان تلک حاجت ہو کھودین تاکہ پانی بدر رو وغیرہ کا اس
 راہ سے چلا جاوے تاکہ آب باران کہ بہت جمع ہو کر ایک سمت سے روان ہونا کا
 سر نہ اور سورخ سوزن نام سم نامور مشور نامی شلہ نام کلک نامور ہنکسی امین
 نبول تخم درخت نیب بناہ مسر کرنا کیسے ساتھ نتھہ نامے فوقانی مخلوط الماسی خطہ
 زرین یا سیمین کہ عورتین ناک میں نہیں نٹ نامی ہندی سے ایک طائفہ جو شعبہ دن
 میں سے جنگو دار باز کہتے ہیں نجات رسنگاری نخرہ ناز عورتوں کا نامی لون مفتوح اور
 وال مہلہ شدہ اور یاے تحانی معروف جو نہر کلان نرالا وہ کہ وضاع اور الطوار اور
 سب جہ سے ہون نر جلا وہ برت کہ او میں تمام روز پانی نیپس اور یہ نزدیک ہو کہ
 مثل روزہ کو ہے نزدیک اہل اسلام کے نرس نامی رنس رگ نسوت نامہ وا او
 بمعنی خالص اور بغیش لیکن اس معنی میں اسکا اطلاق آب صافی کو سوا او کہ میں نہیں پایا گیا
 نشان علامت اور علم نشا سنی علم بردار نشانہ وہ علامت کہ خاک تو وہ پرتیر مارنے کے
 واسطے کرین نشانی وہ پتہ کہ کسی کیسے پاس یا نگر و نشانی کا چھلا وہ چھلا کہ عشوق
 عاشق کو واسطہ یاد گاری کے دیوے نشا ستمہ معروف نشتر معروف نشیب پستی نشا
 اصل میں معنی سکر کے ہے اور مجازاً معنی شراب کے مستعمل ہے بولتے ہیں کہ اونے نشا پایا
 نشہ باز شراب خوار نشہ پانی کرنا پیا سہنگ کا لفظ در اصل معنی گروہ مردم کے ہے لیکن
 مستعمل معنی نو کو زلیل مثل سائیں وغیرہ کے ہے لفظ شلہ اور اس لفظ میں نہایت تخیل

نصیری ساز معروف شغل کرنا کی اس ہے کہ چاک تر ترفع سود نقارہ کو س نقش معروف
 اور معنی آئینہ مذکور بھی متصل ہے نقشہ صفحہ یا شمشاد کہ اوپر مکانات کی صورت کچی ہو نقش
 بہ شخص کہ نقشہ مکانات اور صورت گل اور پونٹے کی شاوے نقاشی حاصل بالحصہ درخت
 بانا نقشہ اور گل اور پونٹے کا نقشہ طرف گل نقشہ دار نقاب روی بند نقارہ سیم اور ایک
 رنگ گھوڑے کا نقری یا جو نسبت کو ساتھ وہ چیز کہ نقارہ سے بنی ہوئی ہو نقد مقابلہ سے
 کے اور اکثر معنی داماد کے استعمال کرتے ہیں لیکن استعمال میں سنا گیا ہے نقل لغت میں
 ایک جامی و دوسری جامی میں لجانا اور ایک بات کو دوبارہ ذکر کرنا بجا ہے اور
 عرف میں بجا نہ جب اشعار قصص میں کچھ حکایت مذکور کرتے ہیں اور کسو بھی اقل ہو
 ہیں نقل نقل کرینوا لامعنی انیر کے نام پکنی نام ہے ایک دو کا کہ جب او کسو سو نگین تو
 چھٹک بہت آوے کمال ذوق مفتوح اور کاف تازی کسو اور یا سے مجھلا اور لام ساکن
 سے ایک چوب معنی سپہ کہ شتر کی ناک میں کرتا ہیں کتو لون مفتوح اور کاف مشہور
 اور وہ معروف سے وہ شخص کہ او سکی ناک پر ہی ہو کتو لون مفتوح اور کاف تازی
 ساکن اور یا سے موصد کسو اور یا سے تہمانی ساکن اور میں مہما مفتوح اور یا سے مہما ساکن
 سے ایک زریور کہ او کسو عورتیں ناک میں بہیتی ہیں کتو کلام طرز آئینہ ناک چھٹاکر کہ
 کتو زریور کسو اور کاف فارسی مضموم اور واو مجھلا اور یا سے ہندی مع اللاف مرکب ہے
 نون نفی اور لفظ کوڑی سے اور کتو را معنی کتھی کہ پس کتو را وہ شخص کہ زقار سے عاجز ہو واو
 مجازاً معنی دلالت اور محتاج کے استعمال کر کہ و شام کو عمل میں اطلاق کرنے کے ہیں لیکر
 مجاہدہ عورتوں کا ہی کتو را تھا وہ کہ بوارث اور بے زن ہو کاسی حاصل بالحصہ
 پہلے ہی معنی خروج کو کحاح معروف کحاحی وہ عورت جو کہ کحاح میں آئی ہو نقل ایک پتھر

مکی بیان تھی کہ پانی کے مدخل میں اوسکو نصب کرتے ہیں نئی نویسیان چنی کہ جو لاپے اوپر
سوت لپٹتے ہیں خطرات عمدہ یافتہ پشیم نماز معروف نمازی وہ شخص کہ مقید نماز کا ہو
نکیرہ شامیانہ نمونہ چیز اندک کہ انبار غلہ یا اشیا کثیر میں سے پسند کیواسطی کیسکو دیون
نمود کرد فرمائش انہما کرد و فرستھا نون اول مفتوح اور نون ثانی شدہ مخلوط الہا مفتوح
مع الالف و خرو نینال خانہ پدر مادر شد نون اول مفتوح اور نون ثانی ساکن اور
بعضی کی زبان سے مفتوح سا گیا ہے معنی خواہر شوہر کے نندہ کی خواہر شوہر کا شوہر
نندہ وہ تغار کو چاک نورہ چہنہ اور ہر مال کہ بال او کھارٹے کیواسطی بلکہ پرنگاویں
نوج نون مفتوح اور و اوساکن اور جیم تازی سے عہد تین خدا خواہستہ کسفی میں استعمال
کرتی ہیں نوکر معروف کوچی جانا چاہیے کہ اس نواج میں اکثر زنان فاحشہ کی رسم یہ ہے کہ
کثیرین مول لیکر او کو فعل شیع پر حکم کرتی ہیں اور او کو جو کچھ اوس فعل شیع سے حاصل
ہوا اوسکو اپنے تصرف اور قبضہ میں رکھتی ہیں تو ان کینزون کو کوچی اون فاحشہ عورتوں
کی کہتے ہیں اور او کو نایکہ نواسہ پسرختر نواڑ وہ چیز ہے کہ سوت سے بنی جاتی ہے
عرض میں بقدر سہ چہار انگشت او طول کی حد نہیں اور اوس سے چار پائی بنتے ہیں
نویل وہ پیغام کہ مردم برادری کو ہنگامہ شادی میں شریک ہونیکے واسطے
بھیجیں توتہ وہ زر کہ تقریب شادی میں بطور رسم کے دیا جاتا ہے نور اون مکتوب
اور ہا ہو نور مضموم اور و او مجہولہ اور رسم مہملہ مع الالف و نماز اور خیر مہملہ مضموم
اور ہا مافطی ساکن سی ماخن لیکن روزمرہ حل میں متوک الاستعمال سی نہر نون مضموم اور
ہا مفتوح اور رسم مہملہ ساکن اور نون مع الالف و آئہ ماخن تراشی کا نہالی بستہ چہنہ دار نہالی
مکتوب اور ہا مفتوح اور تازی فوقانی شدہ مع الالف و وہ شخص کہ اوسکے ساتھ میں ہتھیار

شہر نانوں کسور اور بے مضموم اور رہے ہندی ساکن اور نون سے لاف سے جھکنا لغت میں
 ہونا کسی چیز کی واسطے نہلا ایک آلہ ہے آہنی ہمارا ان کا کلاوس سے دیوار پر کچ کو گھومتی ہیں
 اور یہ اگرچہ شکل کرنی کے ہوسکین اور سے کو چکر نہلا غسل کر نہلا نا غسل کر وانا نہاری
 وہ دانہ شب کا بچا ہوا صبح کو گھوڑی کو کھلا دین اور ایک قسم سالن کی ہے کہ اس کو باجی
 پکا کر صبح کے وقت بیچ کرتے ہیں بیچا بہت بیچ قوم مردم ارازل نینب درخت معروف
 کہ اس کے ثمر کو بولی کہتے ہیں ظاہر ایسا تختانی اور بے موصدہ کی بیچ میں بھی نون ہے
 کسوا سے کہ اس لفظ کو نیم سیم کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں اور بجائے باہی موصدہ
 کے سیم کا لانا وہین ہوتا ہے کہ نون اور بے موصدہ معارف ہوں جیسے خب او خم
 اور کتب اور کم اور دب اور دم اور نبلی اور املی اور امثال انکی پس خواہ یوں کہیں
 کہ سیم بے موصدہ اور نون دونوں کے عوض میں ہی یا سیم کے ساتھ نون حذف ہو گیا
 ہے واللہ اعلم بالصواب نیون کسور اور بے تختانی اور واد ساکن ہے بنیاد دیوار
 نیلا کبود رنگ کیلا تھو تھو طوطیاں بے نیو لاراسو نیہ نون کسور اور بے موصدہ
 بے ساکن سے محبت نیستی مغلسی فصل واو واری جانا یعنی صدقہ جانا وارث و
 شخص کہ میرا شکیلی لیوی اور اردو میں یعنی حامی اور مددگار کے بھی مستعمل ہے اور
 عورتیں شوہر کو بھی وارث کہتی ہیں واری نیاری دونوں کلون کے اخیر میں ہاوی
 ایسے محل میں استعمال کرتے ہیں کہ کسی مغلس کو مال کثیر کے ہاتھ لگنے سے فراغت اور تول
 ہو جاوے اور یہ لفظ ہونے کے ساتھ مستعمل ہے مثلاً اتبوا سکے وارے نیارے ہو گئے
 واحد شاہ ہونا کسی سے سلوک کرنا یہ لفظ مستعمل عوام کا ہے چنانچہ کہتے ہیں وہ ہٹے اشتہا
 نہوا یعنی ہم سے کچھ سلوک نہ کیا واسطی فکم وہ فکم جو صحرانی وسط سے ہو واما مرگ عام کہ بے

فساد ہوا کی ہو اور وا و مفتوح اور اس مملہ سا کن سے غالب مثلاً وہ اوس پرور یعنی
 غالب و رات میراث کا حامل ہونا ورق کاغذ بمقدار معین کہ وہ آٹھواں حصہ ہوتا
 جزو کتاب کا ورقہ مثلاً ورم سو جن وزن اصل میں یعنی تولنے کے ہوا و عرف مابین
 یعنی اوس گرانی کے ہے کہ تو تولنے کے معلوم ہو جاتی ہے مثلاً اوس خیر کا دس سیکڑوں
 ہوا ورم یعنی مطلق گرائی کے مثلاً اوس خیر کا ہزار وزن ہے ورنی چیز گرائی وزن و نیز
 وہ کہ خدمت وزارت رکھتا ہو وسیلہ دست آویز وصال ملاقات اور مجازاً یعنی موت
 کے بھی مستعمل ہے جیسے اس شعر مشہور میں ہے لوگ مر نکو بھی کہتے ہیں وصال + یہ اگر
 صحیح ہے تو مر جاتے ہیں ہم + وعدہ معروف وعدہ اگرچہ وعید ضد وعدہ کی بلکہ کن
 عرف میں یہ دونوں لفظ مرکب ہو کر یعنی وعدہ کے مستعمل ہو گئی ہیں مثلاً اوستے جسے
 بہت وعدہ وعید کیے تھے لیکن کچھ ظہور میں نہ آیا وفات مرگ وقفہ مختصر یا کاشعرہ
 زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے + یعنی آگے چلینگے وہ بیکر + وقر یعنی عزت اور آبرو
 کی مستعمل ہے وقار مثلاً وقت معروف وکالت فساد میں ہونا وکیل و شخص کہ اوس کو کام
 سونپا جاوے وکالت نامہ اصطلاح اہل عدالت انگریزی میں وہ کاغذ مسندہ کہ وکیل کو
 لکھ کر حوالہ کریں باین مضمون کہ ہم نے اس شخص کو اپنا وکیل کیا اس کا ساختہ پر اختتام
 ساختہ پر اختتام ہے وکالت نامہ تصدیق ہونا وکالت نامہ پر دستخط حاکم کی لکھ جانے والی
 لغت میں نزدیک اور یعنی اوس شخص کے کہ قربت اور نزدیکی خدا کی رکھتا ہو مستعمل وایست
 بحسب قول حاکم شرع اور مجازاً اصل حکومت اور مطلق اقلیم کے معنی میں مستعمل ہو گیا مثلاً
 ولایت ہند اور ولایت فارس وایسا وا و مفتوح اور یا سے تھانی ساکن اور ہیں جملہ
 مع الالف ہی بھی ہمان طور وشل آن مثلاً یہ کاغذ ویسا نہیں یعنی اوس کاغذ معلوم ہے کہ

مثل نہیں فصل ہا ہکومت است ہا رائل گل اور جمل بالمصدر اور امر ہا رے سی جو ترجمہ
 باختن کا ہی ہا تھی فیل ہا تھی دانت و دندان فیل جبکہ حاج کہتے ہیں ہا بنیاض و زنا طاق
 یا بہ سبب گرانی بار اور شقت کے بار بار سانس لینا ہا تھی دانت کا چوڑا و تیارہ علاج ہا
 تاس فوقانی سے دست ہا ت تاس ہندی سی و کان ہا لون نام دو ہا تھا پانی خشک شد
 و لکھ ہا ہم اور کجی ہا وس لکھ و شت پر جو ایک جانب سی ہو بھی اطلاق کرتے ہیں انشاء اللہ
 کا شعر ہا تھا پانی ہوا کی گچھ ایسی کہ چہرہ او کی او گلی کی چڑھ گئی چٹ نس ہا کسما سٹے
 کہ معشوق کی طرف سے یہ امر وقوع میں آسکتا ہے نہ عاشق کی طرف سی ہا اپنا مال دوسرے کو
 بخش دینا ہا نامہ ہا کے دست آوینہ تھی فیل مادہ ہا تیار سلاح ہا تاس ہا مفتوح اور
 تاس فوقانی مشدع الالف سے وہ جو ب کہ او سکھ ہا تھ میں پکڑ کر آسیا کو گردش دیوین
 بت کہی حلقہ آہنی کہ نگہ کارون کے ہا تھ میں پہنا دیوین اور رسالہ لغات ہندی میں
 لکھا ہے کہ ایک چوب ہا سوراخ دار کہ نگہ کارون کے ہا تھ میں پہنا تے ہیں ہا جوری ایک
 رقص ہے کہ بات ایک دوسرے کا پکڑ کر رقص کرتے ہیں ہا تھری ہا مفتوح اور ہا ہندی
 ساکن اور راس ہندی کسور اور یاس معروف سے ایک بازیچہ ہا مخمور ہا کیون
 کے کہ شکل گھر کی ہوتا ہے اور اوچھین والاں اور کو ٹھری بناتے ہیں ہا ہا ایک آلہ ہے
 آہنگرون کا یعنی تیک ہا تال ایک قسم ہے بندوق کی ہا تال تاس اول ہندی یعنی
 وکانون کو فضل لگا دینا تاکہ خرید و فروخت کچھ ہوا دیہ امر وکاندار وقت نظم اور زیاد
 کے کرتے ہیں جو کیکو برا کہنا نظم میں اور مطلق برا کہنا بھی ہا جو ہم اثر و حام کے معنی
 مسہ ہے ہا تھ نواق ہا تھ اور عرف حال میں وہ زور و لباس کہ اوستاد کو طریق خط
 اور نذر کے دیوین جب لکھا کلام اللہ ختم کرے ہا بیت راہ نمائی اور راہ راست پکڑنی

نہ بیان ہیودہ گوئی ہر دل ہے مفتوح اور ہے مہملہ مفتوح اور ہوا و ساکن اور لام
ساکن سے مقدمہ ابھیش یعنی پیش آہنگ لشکر ہر دل عزیز وہ کہ ہر شخص او کو بغیر کے
ہرگز یعنی کسوقت مثلاً یہ امر ہرگز نہ ہوگا یعنی کیوقت نہ ہوگا ہر اس خوف ہر کارہ وہ مخیر
کہ خط پہنچانے کے واسطے نوکر ہوا و یہ معنی باعتبار روزمرہ حال کے ہر والا اصل میں
ہر کارہ وہ ہی کہ ہر کار میں نظر آوے ہر تال ہے ہندی سے زرنج ہر ہے ہر مفتوح اور
اور ہے ہندی مفتوح اور ہے فارسی ساکن سے بغیر چاہی نگل جانا نوالہ کا ہر پابا ہی
فارسی مشدوع الالف سے مثلاً ہر ہے ہندی سے ہلیہ ہزار عدد الف ہزار استعان
بلبل ہستی بود مقابل نیستی کے جو معنی نابود کے ہر ہستی ہے مفتوح اور سین مہملہ ساکن
اور تاسے فوقانی ساکن اور نون مکسور اور یاسے تحتانی معروف سے ایک قسم ہر قسم
چارگانہ عورت کی سی یعنی پدہنی چترنی شگفتنی ہستی اور ہستی وہ ہے کہ اپنے حسن کے
غیر میں کیسی طرف خیال نگرے اور نشہ حسن سے مثل ہستی کے جو متی چاہے ہستیا مخفف
ہو شیار کا یعنی صاحب ہوش ہشت ہے مفہوم اور شین معجز ساکن سے ایک کلمہ ہے کیسے
دفع اور بٹانے کے واسطے کہتے ہیں ہشت ہشت یعنی کلمہ ہشت کہنا اور مگا مارنا ہشت
کسر و اول سے ایک کلمہ ہے کہ تحقیر کے واسطے کہتے ہیں اور شاید کہ ردع کے واسطے ہو
مثلاً ہشت کیا کہتا ہے مطلب اس سے یہ ہے کہ ہر وہ گوئی نگرہ قسم یعنی گواریدن طعام کے
ہکلا ہے مفتوح اور کاف تازی ساکن اور لام مع الالف سے وہ کہ رک رک کر بات
کرے گنگا کاف فارسی سے براز کرنا بگن ہستی کلمہ ثانی تاسے ہندی مشدوع مکسور اور
یا معروف سیہ دونوں کلمہ مرکب کثرت سے براز کر نیکی معنی میں مستعمل ہیں ظاہر امر کہ ہی
بگن ہی جو مخفف کلمہ کا ہے اور ہٹ مخفف ہٹ سے کہ معنی دکان کے ہے اور یا بگنست سے چونکہ

دکان میں اسباب کثرت سے ہوتا ہے اور براز کرنے میں بھی کثرت واقع ہوتی ہے گویا کہ اس امر کی دکان لگائی ہے گھوڑا بے مفتوح اور کاف فارسی مضموم اور واو مجہولہ اور سا ہندی ^{الف}م سے دو کہ بہت براز کرے بل ایک چوب ستریزے کشکارون کی کہ اوس سے زمین کو دانہ پاشی کیواسطے حکو دو زمین ہل جو تبا چوب مذکور کاؤ کے کندھے پر رکھ کر نیل کو چلانا تاکہ اوس چوب کی نوک سے وقت حرکت کے زمین گھد جاوے ہندی زرد چوب بلکہ ہندی مضموم اور لام مشدہ اور سا ہندی ساکن سے شور و غوغا کہ کوئی کیسی بات نسنی اور ایک دوسری پر گرنے بلباس تاکہ خوشگ سودہ کہ اوسکو ناک میں رکھ کر دم اوپر کو لیوین تاکہ دماغ کو چڑھاوے بلباس سے گھنڈو بلباس کو ناک میں رکھ کر اچھ کام لینا دماغ میں چڑھ کر کیوسطی بلباس کچھ مضموم ہے کہ میں ہنگامہ عروسی میں کرتے ہیں اور اوسوقت حلو پوری تقسیم ہوتی ہے کہ حریف پر جو کم دفعۃ جا پڑنا ٹھیل و دونوں ہاڑی مضموم اور دونوں لام ساکن سے نام ہے ایک روئیدگی کا کہ اوٹے برگ میں بدبو بہت ہوتی ہے جو ہم ضمیر کلم ہما بھی انانیت ہا نام طائر معروف کہ اوٹے پر کا سایہ اثر نیک کھتا ہے جو ہم جبل و ذرن خور دسال کہ دوسری زن خور دسال کے ساتھ کھیلنے میں اکثر شریک ہے جو بہت قصد ہندی ہندکارہنے والا ہندو مثلاً لیکن مجب استعمال اتنا فرق ہے کہ ہندی اہل اسلام پر کہ اس ملک کے رہنے والے ہیں بھی اطلاق کیا جاتا ہے غلط ہندو کہ بت پرستان ہند کے سوا اور کسی پر اطلاق اسکا درست نہیں ہندو کہ گوارہ ہندو کا نوشتہ ایک ساہوکار کہ اوس من ست آویر سے زرد و سب ساہوکار سے کسی اور شہر میں وصول کریں بعد اسکے کہ زرنیا اوس شہر میں وصول کرنے کے واسطے ساہوکار اول کو سپر و کریں مضمون ایک قسم ہے زرد و کن کی اور شہور یہ ہے کہ وہاں آسمان سے برساتا تھا ہنگارا ہی مضموم اور دونوں ساکن اور کاف تازی مع الف اور سا ہندی مع الف سے آواز

کہ وقت افسانہ سننے کے افسانہ گو کی تسلی کیواسطے کریں تاکہ وہ جانے کہ یہ افسانہ سننا ہی
 سنہین کیا ہوگی جشن معروف کہ ماہ بھاگن میں ہندوستانیوں متعارف اور ہندو اوس
 جشن میں عبید اور گلال ایک دوسرے پر چڑھتے ہیں اور رنگ ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں
 مہو کا مکان وہ مکان کہ اوس میں کوئی آدمی نہوا اور اس سے بسبب نہونے آبادی کے وحشت پیدا
 ہوتی دہشت فصل یا سے تھما فی یاد ضد فراموش کی یاد فراموش ایک گرو
 ہے اطفال میں کہ ایک لڑکا دوسرے کو کچھ چیز دیوے اگر اوسنے یاد کا لفظ کہہ دیا نہا
 والا یہ لڑکا دینے والا کہے گا فراموش پس اوس دوسرے کو جو کچھ بطریق کر دے
 معین کیا ہو دنیا آویکا یا را مدوکار اور آشنایاری مدوکاری اور آشنائی یاد
 مدوکاریاس نامیدی یکہ بے مثل اور نہایگانہ بے مثل بل پہلوان یونان میں مضموم
 اور واوجھولہ اور نون غنہ سے یعنی اس طرح یہ اسم اشارہ واسطے قریب ہے

باب چوتھا امثال میں

معلوم کیا چاہیے کہ اس باب میں جو مثل کہ معنی اوسکے ظہار اور قابل توجہ کہ نہونگے اوسکو
 کلمہ کر فہم کو متعدد اعطام معنی کا نہونگا اور باقی کے معنی بھی لکھ دیے جاویں گے۔
فصل الف۔ اپنے منہ سے بیان شحوالیہ شخص کے حق میں کہتے ہیں کہ اپنی تعریف
 آپ کہ کر اندھا بنائے ریوڑی پھر اپنے ہی گودے ایسی لکھ بولتی ہیں کہ کوئی شخص قسم نہیں
 یا طعام وغیرہ کسی اور امر میں خویش و آشتی کی حمایت زیادہ کرے اپنی ناک کھوے اور
 آپ ہی لاجون مرحوم یعنی اپنے عیب سے آپ نہ فضل ہووے۔ اپنا رکھ پرایا کچھ اپنا جملہ
 کل کو سہل۔ اوھر کانے اوھر اولٹ جاوے۔ یہ ایسی کے حق میں کہتے ہیں کہ بڑی

اور آزار پہونچا دے اور بروقت شکایت کے فوراً انکار کر جاوے ایک مچھلی سارے
 جل کو گندا کرے + اولے چور کو توال کو ڈانڈے + آدمی کو چھوڑ ساری کو دڑے
 آدمی سے نہ ساری + یہ ایسی محل میں ہوتے ہیں کہ کوئی شخص مشاہیرہ قلیل کمین نوکرا
 بوزیادہ مشاہیرہ کی طمع میں اوس نوکری کو چھوڑ کر کمین اور جاوے اور کامیاب نہو
 آگ کھلے انکار دے یعنی جیسا کریگا ویسا پاویگا + آپ سے آدم تو آنے دے + یہ
 دے محل میں ہوتی ہیں کہ کوئی شخص اگرچہ کیسے مال پر نظر نہ رکھے اور نہ چاہے کہ کسیکا اسباب
 خود غصب کرے لیکن اگر بے محنت اور بے مشقت مجاوے تو پھوڑے اور اسکا ایک قصہ
 اس طرح مشہور ہے کہ کسی قاضی کی بی بی نے قاضی کی غیبت میں کیسی مرغی کو بیچ کر کرکے لیا
 جب قاضی مکرمین آیا تو کہا یہ مال حرام ہے اسکی بی بی نے کہا اتنوہنے بچایا اور اگر اسکو
 پھینک دیں تو ہمارا گھر اور مصالح خراب جاویگا قاضی نے کہا کہ خیر جو نگہ پانی اور مصام
 اور گھر ہمارے گھر کا ہے ہم بجز شور باکے اور کچھ نہ لین گے جسوقت پک چکی اور اوسکی کنکر
 نے دیگی کو بچھا کر چاہا کہ شور با قحط پیالے میں ڈال دے ناگہ پانچ چار بویان بھی پالہ
 میں گر پڑیں کنیز نے چاہا کہ بویون کو ادٹھا کر دیگی میں رکھ دے قاضی نے کھایا کرتی
 ہے آپ سے آدم تو آنے دے + ایتھر کے گھر تیر باہر باندھوں کہ بھیتیر + ایتیر بمعنی آتیر
 کے ہر اور یہ ایسی کے حق میں کہتے ہیں کہ تھوڑی چیز پر بہت اتراوے + اندھون میں
 کاٹرا راجا محل استعمال اسکا ظاہر ہے + اشرفیان لوٹیں اور کوٹلون پر مہر + ایسی کے
 حق میں کہتے ہیں کہ اوسکو کلیات امور پر نظر نہو اور خبر نیات میں تنگ چسپی اور کم چھلگی کر
 آندھی جاوے یا سنبھ بھیا پنٹ سی نہی + یہ ایسے محل میں کہتے ہیں کہ کوئی شخص انبی
 سے باوجود سوانع کے باز نہ رہے + اول طعام بعدہ کلام + اول خویش بعدہ درویش

آب آئینہ بر خاست + آب ندیدہ موزہ کشیدہ + ایسی جگہ ہوتے ہیں کہ کوئی امر نہ کر
 ہو و وقوع میں نہ آیا ہو اور فقط احتمال وقوع سے اسکی تدبیر میں مصروف ہو جاوے
 اندھے کی داد نہ فریاد + آسم کھانے یا پیر کھنے + اوجھی پونجی مضمون کھانے + اپنے دی کو
 کون کھٹا کھتا + یعنی اپنی چیز کو کوئی بڑا نہیں کھتا + ایک خطا دو خطا تیسری خطا ماو
 بظنا + آپ مولے جگ پر لو پر لو یعنی قیامت کی یعنی جب آپ مر گئے تو گویا سارا عالم
 مر گیا + آسمان کا ٹھوکا اپنے منہ پر گر رہا ہے + یعنی اپنے سے بزرگ کی اہانت اپنی اوپر عاید
 ہوتی ہے + ایسے آئی و لہر جانی + یہ ایک عبارت معین ہے کہ عوام شبہ یوالی میں انچو گھڑے
 خس و خاشاک باہر پھینکتے ہیں اور یہ الفاظ کہتے ہیں اور اسکو شگون نیک سمجھتے ہیں انکا
 اعتقاد یہ ہے کہ ہمارے گھر کے اثر سے دولت آوے گی اور اب فرمہ میں استعمال اسکا ایسے
 محل میں ہو گیا ہے کہ کسی کی قدم کی برکت سے تمام نحوست زائل ہو جاوے اونٹ جب بہار
 کو پچھے آتا ہے تب جانتا ہے کہ منجھ سے بھی بڑا ہے یعنی جب کوئی اپنے سے زیادہ کو دیکھتا ہے تب انچو کو پچھو
 سمجھتا ہے والا آپ کو بجا خود بزرگ جانا کر تا ہے آگے دوڑ چھچھوڑا ہوا چور کہ جیم
 فارسی مفتوح اور وادساکن اور راجہ ہندی سے متعل ہے اصل میں چھوڑ جیم فارسی
 مفہوم منکھوڑا لہا سے تھا یعنی سبق آگے پڑتا جاوے اور خواہد گی کی خبر نہ لے کہ یاد ہے
 یا فراموش اولی کا پانی مگر یہ ہو چایا + یعنی معاملہ بالکس کیا + اندھے کو آگے روک
 اپنی آنکھیں کھولے + یعنی ناقہ ردان کے آگے اٹھارہ سواریاں کی کچھ لہ نہیں تیا
 اونچی دکان چھیکا پکوان + یہ ایسے محل میں استعمال کرتے ہیں کہ کسی نامور سے فائدہ
 مستعد بہا حاصل نہو + اٹھلی پکڑتے ہو نہ چا پکڑا + یہ ایسی جگہ استعمال کرتے ہیں کہ کسی کو تھوڑا
 سارا دیوین اور بعد اس کے وہ ٹکلف والا یطابق دیوے آنکھوں کے اندھے نام نہیں سمجھ

معنی اس کو ظاہرین + آویا آنا چوپاری رسوئی + یعنی مقدمہ و رکن اور لاف و گداز اور یہی بہت
اونٹ کے نسخہ میں زیر + ایسی جگہ ہوتے ہیں کہ کسی شخص کو ضرورت ہو زیادہ کی اور
حاصل ہو کم یعنی یہ چیز جو حاصل ہوئی اور سبکی نسبت ایسی کم ہے جیسے اونٹ کے
نسخہ میں زیرہ کچھ معلوم نہیں ہوتا + اندر سے کو کیا چاہیے + دو آنکھیں + یعنی محتاج کو وہ
چیز چاہیے جس سے رفع حاجت ہو جاوے + آگ لگنا جھونپڑا جو کھل سولی + یعنی جس مقام
سے کسی چیز کے بچنے کی توقع ہو جو کچھ بات لگ جاے غنیمت ہے فصل سہ موعودہ
بیگانہ کا سر نہ پیری کے برابر یہ نسل دو محل میں سنی گئی ہے ایک اوس جگہ کہ کوئی کسی
کے سر کی قسم چھوٹی کھاوے اور دوسرے اُس جگہ کہ کسی غیب کے مال کے تلف ہونے کا خطا
نکسہ + نسل میں لڑکا شہر میں دھندہ چورا + یہ ایسی محل میں ہوتے ہیں کہ اپنی چیز اپنے
پاس ہو اور رگ ہونے کے احتمال سے جا بجا تلاش کیاوے + بدلی میں دن ویسی پھوڑ پھوڑ
و کیسی یعنی دکھائی دے یہ تبدیل ہو دیکھو کا کاف اسکا میں سے بدل گیا + یہ ایسی محل میں
ہوتی ہیں کہ کوئی شخص اس احتمال میں رہے کہ کام کا وقت نہیں آیا اور حال یہ کہ او غفلت
میں وقت کا گذار جاوے + جھیک کے ٹکڑے اور بازار میں دکار + ایسی محل میں ہستمال
کرتے ہیں کہ کوئی شخص اس اوقات کسی کے طفیل میں کرے اور غیر وغیرہ اپنا کرو فرما کر
بن مانگے موتی ملین اور مانگے ٹونہ جھیک + محل ہستمال ظاہر سے + بانس کے بانس کھانے اور
ملاحی کی ملاحی کی + یعنی کام بھی کیا اور تعمی اور ستم او سپر نید ہوا + برس دن میں سچی اور
سوم کا لیکھا برابر ہو رہتا ہے + حاصل اسکا مستغنی بیان سے ہو + با من جیمی ہو تپائی یعنی
جب مطلب حاصل ہو جی جلتے + بیاسی مٹی کا گھر رکھنا ماتھی کا باندھنا + یعنی دفتر کو بعد
تغذائی کے بسبب کثرت مصارف اوسکے کے ایسا دشوار ہے جیسے ماتھی کا گھر باندھنا + سیاہی

بیٹی پڑوسن داخل یعنی چونکہ دختر بعد کتخدا می کے اپنے غیر کے اختیار میں پڑ جاتی ہے اسکا
 اپنے مان و رہا پ کو گھر آنا مثل سمہایہ کی عاریت ہو یا پ نہ ماری پڑی اور بیٹا تیار
 یہ ایسی محل میں کہتے ہیں کہ ایک شخص ایسے کام کی جرات کرے کہ اس کے خویش و تباہین
 سے کسی نے اس کام کی جرات نہ کرے ہو یا بلی کے بجائوں چھینکا ٹوٹا یہ جب بولتو
 ہیں کہ وہ امر کرنا سپردست رس نہو اور اسکا حصول متغیر ہو مجب تقدیر نہ انجام
 ہو جاوے بکرمی کی مان کب تک خیر نہناوگی یعنی جو آفت کہ مقدر ہے اس سے جملہ کو
 بہانہ سے بچنا ناممکن ہے وہ آفت ایک نہ ایک آن گئی بلی کے خواب میں چھپے یعنی شخص
 جس کام اور پیشہ کا ہوا سکون خواب میں بھی وہ ہی نظر آتا ہو بن مانگے مان بچے کو دور
 بھی نہیں دیتی اس کے معنی استغنیٰ ہے بیان سے بجات چھوڑا ہے سات نہیں چھوڑا
 ظاہر ہے پھٹ پڑی وہ سونا جس سے ٹوٹے کان یعنی وہ چیز کہ ایک گونہ اس سے
 فائدہ ہوا و ضرر اسکا اس فائدہ سے زیادہ ہو تو اس چیز سے دست بردار ہونا چاہیے
 جیسے زر کہ زیور اس کا زینت گوش ہے لیکن جب اس کے بوجھ سے کان ہی ٹوٹ جاوے
 تو اس زیور سے دست بردار ہونا چاہیے بچہ کی یا نو پائے ہی میں دیکھ جاتے ہیں
 یعنی سر چیز کا انجام کچھ ابتدا ہی میں معلوم ہو جاتا ہو بھوکا جو رو نیچے اور رجا لکے اودھا
 لون یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ مثلاً کوئی شخص اضطراب میں اپنا ایسا سبب
 کہ اسکو بہت عزیز ہو فروخت کرے اور لینے والا سبب استغنا کے اسکی قیمت دینے
 میں تساہل کرے یا اضطراب میں ایسا کام کرے کہ اختیار میں اسکو سبب کسر شان
 کے مگرتا اور دوسرا اوپر کچھ نگاہ اور اتفات نہ کرے بلور بھی سمجھ ماسی یہ وہاں
 بولتے ہیں کہ مرد میرا نہ سال ایسی حرکت کرے کہ لائق جوانوں کے ہو بخوشی بلانی

میں بندہ ورا ہو کر جیونگا + یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ کوئی شخص غلط کبھی سے کمال
 التفات اور تفقہات کی ساتھ پیش آوے اور منظور یہ ہو کہ از رو و فریک اسے برائی
 کہے اسکا قصہ شہور ہو کہ ایک گریہ بسبب منع پیری کو شکار کرنے سکتی تھی اور اپنے تین
 بہت ناتوان اور سکیں غلام کر کے جانور دن کے ساتھ محبت کرنی شروع کی اور کہا کہ
 اب میں کچھ حرکات سابقہ بالکل ترک کیں اب تم مجھے کچھ خوف نکر دو اور جب وہ جانور
 اوسکے فریب میں آجاتی تو انکو اکیلا بچا کر کھالتی ایک روز ایک کبوتر بھی اوسکے فریب
 میں آکر اکیلا اوسکے ساتھ ہولیا وہ اسطرح پیش آئی کبوتر بہ صورت اوس سے زندہ
 بچ گیا لیکن دم اوسکی گریہ کے سنہ میں آکر ٹوٹ گئی دوسرے دن گریہ نے اوس کبوتر کو
 دیکھ بھر وہی تعلق شروع کیا اور چاہا کہ بچہ اسی دام فریب میں چنسا یا چاہے تب کبوتر نے
 یہ عبارت مذکور کبھی بیل نہ کودا کو دی گون + یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ جو شخص
 ایک کام کے سزاوار ہے وہ تو اوس کام میں جرات نکرے اور جو شخص اوسکی نسبت
 کمتر ہو اور اوس کام کے لائق نہ ہو اوس پرستعد ہو جاوے + بھگتے چور کی لنگوٹی
 کافی ہو + یہ وہاں بولتے ہیں کہ کوئی مرد پیرانہ سال یا زن پیرا لیا لباس پہنے کہ
 لائق جوانوں کے ہو + بارہ برس دلی میں رہے اور بھارہ جھونکا + یعنی اکثر صحبت
 اچھوں کی نصیب ہوئی لیکن کچھ لیاقت پیدا نہ ہوئی + باسی رہے نہ کٹا کھائے + یہ
 مستغنی از بیان ہو بگناہ بردی آزاد کرتا ہو + یہ جب ہوتے ہیں کہ کوئی مال غیر کو کسی کو
 اپنے نام سے دیوے فصل باسی فارسی بگانی تھی کھیر قیمت سے دیا ہو گیا یعنی حسن
 اور تدبیر سے کام اچھا شروع کیا تھا لیکن تقدیر سے اوسکا سہرا انجام حسب خواہ نہوا +
 پانی کا مال پر اپت جاے + غلام رہے + پاس رہے جانے یا باٹ چلو + یعنی نیک و بد کسی کا

جب معلوم ہوتا ہے کہ یا وہ پاس ہے یا سفر میں شریک ہو پانی پیکر ذات کیا پوچھنی
 یعنی جب ایک کام کر بیٹھے بعد کرنے کے اور سکی نیک و بد کو پوچھنا بیجا نہ ہے کس واسطے
 کہ ہر کام کے نیک و بد کو اول دریافت کرنا چاہیے مبنی اس مثل کا اوپر رسوم ہنود کے
 ہے اور اس کام قصہ یون مشہور ہے کہ کوئی برہمن راہ میں تشنہ جاتا تھا جب ایک کوٹو پر
 پہونچا وہاں ایک تھنر پانی بھرتا تھا اس سے برہمن کو پانی طلب کیا اور تھنر پانی کا لکڑا سکویا لیا
 قصار اوہ شخص قوم کو لہی سی تھا کہ ایک طالبہ ہے جو لاسیکا ہندو سی اور شرفاء ہنود او کو
 ہاتھ سے اکل و شرب میں بہت احترام کرتے ہیں اور برہمن کو اسکی ذات کا حال معلوم
 تھا اسنے پانی پیکر پوچھا کہ تیری ذات کیلئے اسنے اپنی ذات ظاہر کر دی یہ اسوقت
 بہت ناموس ہوا لیکن چارہ کیا تھا نا چارہ یہ برہمن اس حرکت کی سبب سے اپنی قوم سے خارج
 ہو گیا پھر ہین فارسی بیچین تیل مظاہر ہے۔ پشون کے مونڈنے سے مرد و عورتیں ملکر ہوتے
 یہ وہاں بونوین کہ کسی شخص کو سبب کثرت مصارف کو بہت فضیلت احوال ہو اور وہ تخفیف کو
 ایسی ایک مرغ فروشی میں کمی کرے کہ وہ تخفیف تلافی اسکا نہ کر سکے اسکا ایک قصہ مشہور ہے کہ
 کسی کا جنازہ ایسا بھاری تھا کہ لوگ اسکے اوٹھانے سے عاجز تھے ایک نادان نے یہ کہا کہ اسکے
 موئے زہار منڈاؤ ورنہ اسکی گرائین تخفیف ہو جاوے غلطی اس بات سے مہنی کہ اس سے
 کیا تخفیف تصور ہو پڑے نہ کئے نام محمد فاضل مظاہر ہے پیران نمی پرند مرید آج کہانہ
 مظاہر ہے۔ پشون بیچون تالاب بھرتا ہے یعنی اندک اندک ذخیرہ کرنے سے مال کثیر
 جمع ہوتا ہے۔ فصل تاسی فوقانی تانت باجی اور راگ بوجھا یعنی انداز سخن
 سے مطلب پرکھا ہی ہو جاتی ہے۔ تمہارا مال سو ہمارا مال ہمارا سو ہیں ہیں۔ لفظ ہیں
 دونوں ہاں کسور اور دونوں تختانی جھول اور دونوں غنہ سو ایک ہنسی ہے بطور شہر کے

اور بطور کھسیانہ ہونی کے پیشل اوس جگہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے کے مال کو اپنے کام میں بدمرک خرچ کرے اور جب اتفاق ایسا ہو کہ اوس دوسرے کو کچھ اس سے حاجت پڑے تو یہ لطائف بحیل سے نالہ دی اور اس مثل کو بنیوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں یعنی یہ بنی کی مثل ہوئی کہ تمہارا سو ہمارا اسم کو واسطے کہ اس طرح کی عادت اکثر بنیوں میں پائی جاتی ہے اور شہور یہ ہے کہ عبارت مذکورہ کسی جینے نے کسی سوکھی پھر مثل ہو گئی + تو گرجی کہا کہ کی بجھے رام سے کوٹ + یعنی تو لالچی نہیں تجھے ایسے معاملہ بزرگ اور اس امر خیر سے کیا مناسبت + تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو + یعنی اس کام کو نیک و بد کو دیکھو اور جلد اسمین ارتکاب نہ کرو تیلی بھی کیا اور روکھا ہی کھایا یعنی ایک حرکت خلاف وضع بھی کی اور پھر بھی مطلب حسب دلخواہ حاصل نہوا شہور ہے کہ کسی عورت نے تیلی سے نکاح کیا تھا بائین طبع کہ روٹی روغنی کھانے کو ملیگی کیونکہ تیلی کے گھر زعفران کی کمی نہیں اور بعد نکاح کے بھی روٹی روغنی میسر آئی تب اوس عورت نے یہ عبارت کہی یعنی اس ارزل سے نکاح طبع مذکور کو کیا تھا اور وہ بات بھی حاصل نہ ہوئی + تیل تیلی کا جلاؤ و شعل چپ کی فلان پیٹے + یعنی زر کسی کا خرچ ہو اور در کسی کو ہو + تخم تاثیر صحبت کا اثر + یہ مستغنی بیان سے ہو فصل حمیم تاری جس ہانڈی میں کھاؤ اوس میں جمید کرے یعنی جس سے فائدہ ہو اوس سے بدی کرے + جس کا کھا کے اوس کا گالے + یعنی جس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا اوس کا دم بھر گا + جان جاؤ بھوکھا وہیں پڑے سوکھا + یعنی اگر سہ روٹی کی طمع میں جان جاتا ہو اوسکی شومی طلوع سے وہاں بھی کال پڑ جاتا ہے یہ مثل ایسی مقام میں بولتے ہیں کہ کوئی مفلس کسی کے پاس اس طمع میں جاوے کہ اوس سے کچھ فائدہ حاصل کرے اور بحسب تقدیر وہ ہی خیر مطلوب اوسکی پاس نہ ہو یا اگر پہلے

اس سے ہوتا اور وقت صرف ہو گئی ہو + جو بولی سوکھی کو جاوے + یا ایسی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ کوئی شخص کچھ مصلحت دے اور دوسرا کہے کہ اس کام کو تم ہی سرانجام کرو + جتنے نسخہ اوتھی ہی باتیں + یعنی جتنے آدمی ہوتے ہیں ہر شخص اپنی اپنی بات علیحدہ کہتا ہے جب باپ مرے تب بیل بیچ + یعنی سرانجام اس امر کا موقوف ایسی امر پر ہے کہ اس کا وقوع میں آنا بالفعل نظر نہیں آتا اور اسکی ضرورت اب ہے + جتنا گڑا ہوا تو نا بیٹھا ہو حاصل اسکا ظاہر ہے + جھوٹے آگے سچا روئے + ظاہر ہو جبکہ میں مورا چاہتا تھا + کیا + یعنی جب کسی کام کو سب کے سامنے کر میں تب اس کے کرنے کا لطف ہے + جسکو پہنچا دیتی سہاگن + یعنی واقع میں سہاگن وہ عورت ہے کہ جس سے شوہر بہت محبت رکھے اور اس نسل کو بولتے ایسی جمل میں ہیں کہ امرا اور سلاطین جس طرح کہ پرزیدہ مہربانی کرے اسکا جاہ اور مرتبہ زیادہ ہوتا ہے اور معنی حقیقی میں بھی استعمال کرتے ہیں + جیسی روح ویسے فرشتے یعنی روح کیسکی اگر ملکوت اور آلودہ گناہوں سے ہوتی ہے وقت نزع کے اوپر فرشتگان حبیب صورت بتعین ہوتے ہیں یہ اس عبارت کے معنی حقیقی ہیں اور استعمال اسکا ایسی محل میں کرتے ہیں کہ کوئی شخص اسباب اپنی کثافت مزاج کے ہم صحبت بھی کسی کثیف مزاج اور بکروہ وضع کے ساتھ ہو + جان نہ پہچان بری خالہ سلام + یا ایسی مقام میں بولتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے تعارف سابقہ نہ رکھتا ہو اور ہر وقت ملاقات کے بہت تباک ظاہر کرے + چونکہ ہمارا موتی + بندہ بامی موحده مکسور اور نون غنہ اور ال مہمہ مخلوط المامع الالف سے سوراخ کیا گیا یعنی موتی وہ ہے جو سوراخ کیا گیا اور اگر سوراخ کیا نہ جائے وہ موتی نہیں یعنی اچھا نہیں والا موتی ہونے میں اس کے کلام نہیں اور یہ امر اس واسطے ہے کہ سوراخ اوسی موتی کو کرتے ہیں کہ اچھا اور آباد رہو والا اس کے

سوراخ کرنا کہ صرف کا ہو اور مراد اس سے یہ ہے کہ چیز وہ ہے جو کام میں آوی ہو گئی
 اس مثال کو ایسی محل میں بھی سنا گیا ہے کہ جو چیز کام میں آگئی وہ ہی اچھی مقبہرہ ہو جاتی ہے
 کہ کوہ واقعہ میں اچھی نمونہ اس صورت میں معنی عبارت مذکورہ کی یہ ہوتی ہے کہ جس موتی
 میں سوراخ کیا وہ موتی ہے کہ شمار میں آدیکا اگرچہ اچھا نمونہ جھوٹ کے پانچ میں
 ہوتے، یعنی جھوٹا آدمی اپنی بات پر زیادہ اصرار نہیں کر سکتا، جیسے کہ گھڑا ہے
 ویسے رہے بدیس، یہ ایسے مقام میں ہوتے ہیں کہ کوئی شخص سفر اختیار کرے اور وہاں
 کچھ پیدا کرے یا جو کچھ سفر میں پیدا کیا ہو وہاں صرف کر کے گھر کو تین سو سے جو کچھ
 میں وہ بہت سے نہیں، یعنی اکثر یہ ہے جو کہا کرتے ہیں وہ کیا نہیں کرتے، جھوٹے میں رہو
 محلوں کے خواب دیکھے، یعنی خود جو مقصد رہے اور ارادہ ایسا کرتا ہو کہ اہل مقصد کرنا کر رہیں
فصل چیم فارسی چور کا بھائی گھٹی چور اسکا بیان مستثنیٰ جو تقریر ہے، چور پر چور ہے
 یہ ایسی مقام میں استعمال کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کی کوئی چیز لے لے اور اس سے کوئی
 اور چھین لے، چور کی ماں کو مٹی میں سردی کی روتی ہو، ظاہر ہے پتے گاڑی میں
 روڑا لگا، اسکا استعمال ایسے محل میں ہے کہ کوئی کام جاری ہو اور ناگاہ او میں بسبب
 کسی طرح کے مواعظ کو فتور واقع ہو جاوے، جھوٹا منہ بڑی بات، ظاہر ہے چراغ کے تلے
 اندھیرا، یہ ایسی جگہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے مال سے اور وہاں کو انتفاع اور فائدہ ہو
 اور اسکو اس سے کچھ انتفاع ملے، چوٹی کتیا جلیبیوں کی رکھوالی، یہ ایسی محل میں
 استعمال کرتے ہیں کہ کوئی شخص کچھ متاع خائن کی تحویل میں رکھ دے، چڑی اور
 دودھ، یعنی فائدہ حاصل ہے اور کثرت سے، چاہ کن راہ چاہ در پیش، یہ ظاہر
 ہے، چوٹی کے جھے گھی سے کھا دین، یعنی نا اہل چاہتا ہے کہ میری بھی تعظیم اور تکریم کرے

چمکدہ دن کو گھر مہمان آؤں ہم بھی لنگین تم بھی لنگو + یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ کوئی
 کسی کو گھر مہمان جاؤ اور وہاں جو صاحب خانہ پر گزری دے گی اوپر بھی گزرسے +
 چنا اور غلام سمجھ کر کچھ زیادہ ظاہر ہے + چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ و یہ یک دست
 یعنی جب صحبت آئی تھوڑی ہو یا بہت برابر ہو + چٹاخ بولے تو بولی چھلنی بھی بولی
 حسین بہتر سوچید + یہ وہاں بولتے ہیں کہ اعلیٰ کو دخل دینے وقت اعلیٰ بھی دخل
 دینے لگے + چھری خربزہ پر گری تو خربزہ کا نقصان اور خربزہ چھری پر گرے تو
 خربزہ کا نقصان + یہ مستغنی بیان سے ہو + چار دن کی چاندنی مچھرا نہ ہیرا پاکہ +
 پاکہ پندرہ دن کو کہتے ہیں کہ اوسکو کچھن بھی بولتے ہیں یعنی چاندنی خند روزہ اور
 پھر پندرہ روز تک اندھیرا اگر کوئی شخص ایسی عادت رکھتا ہو کہ ابتدا میں کسی سے
 خاق اور خوش سلوکی سے پیش آوے اور پھر بڑا اتفاقی کرے پس جو وقت کوئی ایسی شخص سے
 اول خلق نیک دیکھا اختلاط پر نازان ہو تو اوسکو مال محل ہو تو چند روز اسراف کرے
 بضراعت گذران کرے اور پھر لعبت جب اوسکو کچھ محل ہو اور بضراعت گذران کرنے لگے
 تو وہاں بھی عبارت مذکور کرتی ہیں + چاند کہن میں چلی رہا ہے کایا کام جب کوئی شخص کسی سے
 محل میں آوے کہ وہاں سے اوسکو کچھ مناسبت ہو تو عبارت مذکور کہتے ہیں چار کو عرش پر
 بھی بیگا رہا ہے چور کی داڑھی میں تنکا + یہ ایسی محل میں استعمال کرتے ہیں کہ کوئی
 شخص کسی کے کنایہ اور طعنہ کو اپنے حق میں گمان کرے اور اوس سے بے غیدہ ہو اسکا قصہ ہو
 کہ کسی ذیل چورایا تھا اور اوس مجمع میں حاضر تھا صاحب مال نے کہا کہ یہ چور رہے جسکی
 داڑھی میں تنکا ہے چور کے دل میں گزرا کہ ہوا امیری داڑھی میں تنکا ہوا اور مجھے ثابت چوری
 ہو جاؤ اور اپنی داڑھی تک ہات پھونکا کر چاہا کہ تنکا داڑھی میں سے نکال دے اور اس سے

چوری اور سپربابت ہو گئی، چوری اور سرزوری ظاہر ہے چور کے پانون کہان یعنی
 چور چوری کر کے سبب غلبہ و اجماع کو بہاگ نہیں سکتا جب اوٹکو آنکر گھیر لیں اور اسکا
 استعمال ایسی محل میں کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص پوشیدہ کوئی حرکت کرے اور
 ثبوت کے وقت اپنی پاک ہونے کی دلیل قائم کر سکے، چور چوری سے جانا ہو یا چھپنا
 سے نہیں جاتا، مستغنی از بیان جو فصل خامی مصلحت علوانی کی دکان پر دادا کی
 فاتحہ یہ ایسی محل میں بولتے ہیں کہ کوئی شخص مال بیگانہ کو غیبت کہہ چو کام میں لاؤ
 بیدار نہ صرف کرے فصل خامی مجسمہ خاک از تو دو کلامان بر گئے ظاہر ہے خدا کا
 نہیں فصل سے پہچانا یہ بھی ظاہر ہے خدا کہنے کو ناخون نہیہ بطور دعائے بد کے ہواؤ
 استعمال اسکا ایسی محل میں ہے کہ کوئی نا اہل استدعا دیا کہ کر اور دن پر افتخار کرے اور
 بنظر بے دستگا ہی کر دم کو حقیر سمجھو فصل وال حملہ دکن گنو بہاموری اور
 رہی چندی رہی چھاؤ مشہور یہ ہے کہ چونکہ دکن ملک زر زرینہ زمانہ سابق میں اظرف
 اور جوانب سے جو کوئی دکن کو گیا بسبب حصول زر کے تمام عمر اپنی اوقات وہیں
 بسر کی اور پھر معاودت اپنے گھر کی طرف او سکویس نہائی اور ایک وجہ اس میں
 بھی ہے جب اس طرح اکثر اتفاق ہوا یہ عبارت مثل ہو گئی، دن عید اور رات شب برا
 یعنی دن میں خوشی مثل عید کے اور رات کو شغل آتش بانی وغیرہ کا مثل شب برات
 دن کو اونی پونی اور رات کو چرخ پونی، اونی پونی دونوں الف مضموم اور دونوں اونی
 اور دونوں نون کسورہ اور دونوں یا تہائی معروف ہے کو مضمی پر اطلاق نہیں لیکن
 اس مثل میں استعمال ہے اور یہ مثل بیشتر عورت کی زبان پر آتی ہے اسکا استعمال ایسی محل میں
 کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کام کو وقت پر نہ کرے اور بوقت اس کام کی طرف التفات نہ کرے

چوری پر دیس جبیک یعنی اپنے شہر میں جو شخص حرکت کرتا مخفی کرتا ہو اور ملک غیر میں
 جبیک مانگے میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ وہابی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا یہ عبارت اس شخص کے
 حق میں کہتے ہیں کہ کام کو وقت موجود نہ ہو اور باوجود تلاش کے نہ ملے اور غیر وقت میں موجود
 ہو جاوے۔ وانا دیو بھنڈاری کا پیٹ چھوڑ یعنی اپنا مال کیسکو دیو سے اور غرا پائی
 دینے میں دریغ کرے اور دینے سے تناسف ہو۔ دووہ کا جلا ہوا چاچ کو بھونک کر پی
 یعنی جب کیسکو کسی سے آزار پہونچتا ہو تو وہ اس آزار کے ڈر سے اُسے امر میں
 بھی احتیاطاً خوف کرتا ہو۔ دووچون کو بھی بُرے یعنی دو تن اگر اڑو کی گوند کر بھی
 بناوین تو اکیلو اور یکہ کو اونسے بھی خوف کرنا چاہیے کسواسطے کہ یہ اکیلا ہے اور
 دوہین دوگداسین دوگلی مایہ ملی نہ رام۔ یعنی تذبذب میں نہ اوجھ کا رہتا ہو نہ اوجھ کا
 دھکتے چوٹ کنوڈی بھیٹ۔ یعنی اکثر ایسا ہوتا ہو کہ جو عفو متا سلم اور متادفی ہوتا ہے
 اویسی پر پھر چوٹ لگتی ہو اور جس سے کچھ بچا اور شرم ہوتی ہو راہ میں بیشتر اویس سے
 ملاقات ہوناتی ہو۔ وشری کی بڑھیا اور شکاسر مونڈانی یہ ایسی محل میں ہوتی ہیں کہ
 کوئی چیز کم قیمت ہو اور صرف بالائی اداسی بہت ہو جاوے۔ دیوار کان رطبتی ہیں یہ
 یہ کمال احتیاط کے وقت ہوتے ہیں۔ وانا داتا مرگئے اور رگئے لکھی چوس دلا ہے
 دو ملان میں مرعی حرام۔ یہ ستغنی بیان سے ہو۔ دریا میں رہنا اور مکر مجھ سے یہ یعنی
 ایک جا میں رہنا اور وہاں کے رہنے والوں کی دشمنی رکھنی۔ دووچیلو نہ اوکھر گرے
 ظاہر ہے۔ فصل دال ہندسی ڈیرہ بکائن میان باغین یعنی گھر میں تھوڑے
 درخت بکائن کے ہیں اور لگان کرتا ہے یہ باغ ہو یہ ایسی محل میں ہوتے ہیں کہ تھوڑی سی
 استعداد اور مقدور پر اپنے میں صاحب اقتدار سمجھی فصل رہے مگر نہ ہو تو اپنے

اور زہر ہے تو سب کے باپ سوا یہ مثل عورتوں کے حق میں بولتے ہیں یعنی عورت کا مزاج
ایسا ہوتا ہے کہ اگر مرد کے ساتھ بسر کرے تو محض اپنی رغبت سورا لا اگر باپ اوسکا
اس امر میں سچی کرے تو کارگر نہیں ہوتی + رشتی جلتی ہے لیکن بل نہیں جلتا + ظاہر
روٹی گئے اور موٹے کی خبر لائے مستغنی از بیان ہر رات تھوڑی اور کمانی بڑی +
یعنی کلام بہت باقی ہے اور فرصت کم + رام جی فی بنیاد یا وہ بھی مسلمان کا یعنی یہی
چیز حاصل ہوئی کہ بکار آمد نہیں + راجا کی گھر موتیوں کا کال + جب عیسے کو کوئی چیز سی
جکھ کہ وہاں وہ چیز فراٹے سے ہوتی ہو تب یہ مثل بولتے ہیں + راجا کے گھر گئی اتنی کہاں
ظاہر ہے فصل راجہ مجھ زبردست مارے اور روئے ندے + مستغنی جان سے ہر روز
یہ ظلم عقل کی کوتاہی + وہاں بولتے ہیں کہ ہر عقل سے حرکات ناشائستہ کہیں سے سرزد ہوئی
فصل سنین محکمہ سورا پٹا بھار نہیں پھوڑا یعنی ایک شجاع جماعت کثیر کو ملاک
نہیں کر سکتا + سب بھلا کنوارے مل جوتی اور گھر ہے + یہ مثل ایسی نوکری کی مذمت
کی وقت بولتے ہیں کہ اوسین سفر اختیار کرنا پڑے + ساکن کار کا دیوار کے چھچھکتا ہے
یہ مثل عورتیں بولتی ہیں جب کسی کا لڑکا انتقال کر گیا ہو یعنی جو عورت سہاگن ہوتی ہے
اوسکا لڑکا حکم میں زندہ ہے اور غائب ہونا اوسکا نیز لہ اوس غائب ہونے کی ہے
کہ تیچے دیوار کے کھیلنے کے واسطے گیا ہو کسو واسطے کہ اسباب توالد اور تناسل کی منقطع
نہیں ہوئی کسب حیات شوہر کے پس اس صورت میں لڑکے کو مرنے سے کچھ غم کوٹا ہے
سو کنواری میں ایک نکو یعنی بہت بدون میں ایک نیک خوار اور ذلیل ہوتا ہے اور وہ
بد اپنے عیب چھپانیکے واسطے اوسکو برا ٹھہرتے ہیں سوسیا فی اور ایک نست + یعنی عقلا
اگرچہ بہت ہوں سب کی ایک ہوتی ہے سنگ آمد سخت آمد + یعنی مصیبت سخت پیش آئی

ساجے کی ہانڈی چور ہے مین پھوٹی ہے، ظاہر ہے، سیانا تو آگوتانا ہی یعنی جیسقدر
 کوئی بدیشیاری اور جزو دسی کو کام کرتا ہے اویسقدر اوس کا مین خطا پاتا ہے، سارا
 دھن جاتا دیکھو تو او حدادیکھے بانٹ یعنی اگر او علامتہ آیا وہ بھی غنیمت ہو سگ را
 سجدہ کار یعنی بدکار نیکون مین کیا کام سر نہ اٹے اوسے پڑے یعنی کسی کام کو نہ
 کرتے ہی مہیبت اور آفت درپیش آئی سوت نہ کیا س کوئی سے لھم لھما یعنی
 ابھی کسی امر کا کچھ اسباب اور سامان بھی نہیں مہیا اور اوس امر مین لوگوں کو نزاع
 اور پر خاش پہلے ہی کرنے لگے سانوں کے اندھے گوہر ہی ہر اسوجھی، یعنی جو شخص
 صاحب دولتوں اور ذی مقدوروں مین پرورش پایا ہوا ہوتا ہے اوسکی نظر مین وہی
 سامان اور اسباب دولت مندوں کے سما جاتے ہیں اور راہ دور ہم سا کین اور غر باکو حقیر
 جاننے لگتا ہے، سخی سے سوم بجلا جو جنگ دیو جواب، جنگ باے نوصہ مخلوط العما
 مفتوح اور تاسے مشقلہ مندی مفتوح اور کاف تازی ساکن سے یعنی جلد کے اور
 بغضوں سے اسکی جگہ چٹ جیم فارسی مفتوح اور تاسے مشقلہ مندی ساکن سے بھی
 سنایا گیا ہے اور یہ یعنی جلدی کے ہے اور حاصل اس مثل کا استغنی بیان ہے، سو جھی
 نہ پورا چاند سے رام رام، مٹورا انبار پاک و دستی یعنی کمی بصارت اسقدر کہ بٹورا
 باوجود کلانیکے نظر نہیں آتا اور چاند کو اوسکی روشنی اظہار اور شہر ہے رام رام کرتا ہے
 اور رام رام مہود مین بجائے سلام کے ہے اور مراد اوس سے یہ ہے کہ اوس سے مقابلہ
 کر نیکو طیار ہوتا ہے، سوتے کا کڑا اور جگتے کی کرطی، کرٹا بچہ گاؤ جو نہ ہو کرطی
 بچہ گاؤ جو مادہ ہوا اور ظاہر ہے کہ مادہ سے شیر حاصل ہوگا اور سے وہ فائدہ نہیں ملے
 مطلب اس مثل کا یہ ہے کہ جو غافل ہوتا ہے اوسکو فائدہ کم حاصل ہوتا ہے اور ہوشیار کو

فائدہ کثیر + سونے سے گڑھا دن منگی + جب کسی چیز پر اصل قیمت سے لاکھت بالا کی زیادہ
 ہو تب یہ مثل بولتے ہیں + سپانچ کو آنچ نہیں + ظاہر ہے + ساری رات پسیا اوچنی مچنی
 اور ٹھایا یعنی محنت اور مشقت بہت کی اور حاصل کم ہوا + سانپ کل گیا + اب لکیر
 پیٹتے ہیں یعنی وہ وقت اور زمانہ جتنا رہا حسین بسبب کثرت + نقد و رکے خوش بسر کرتے تھے
 اب زمانہ جمیعہ دہری میں رسوم قدیم کو بڑی جھلی طرح سے برقی باتوں میں یہ مثل میان نصیر علیہ السلام
 کے شعر میں نکلتی ہو خالی نہیں سے خیال زلف تباں میں نصیہ پٹیا کر گیا + سانپ کل
 اب لکیر پٹیا کر + سانپ کھنڈے لاکھی ٹوٹے یعنی اسی طرح سے سانپ کو مارنا چاہیے کہ سانپ
 مرجاؤ اور لاکھی کو ضرر نہ پہنچو مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ دفع شرعدا اس طرح کر دو کہ اس کی
 اذیت دفع ہو جاوے اور اپنے تئیں ضرر نہ پہنچو + سوسنار کی اور ایک لٹار کی +
 یعنی کم زور کی سو ضرب اور زبردست کی ایک سے ابرہہ ساری زینچا پڑھی اور نہ نہ معلوم
 ہوا کہ زینچا رنڈی تھی یا مرد + یعنی تمام علم پڑھا اور نیک + بد کی تیز نہونی فصل شہد
 معجمہ شیخ کیا جانے سابن کا بھاؤ + یہ مثل وہاں بولتے ہیں کہ کسی شخص کو کسی امر سے کچھ نہایت
 نہوا اور وہ اوس میں دخل دینے لگے یا لوگ اوس سے اوس امر میں کچھ مشورہ چاہیں +
 شکا کہ وقت گیتا ہنگامی + جب کوئی وقت کام کو عذریہ پیش کرے تب یہ مثل بولتے ہیں +
فصل صا و مہلہ صبح کا بھولا تمام آئے تو بھولا کیسے + یعنی اگر کوئی بعد از چند روز
 کے بھی اپنے افعال سے متنبہ ہو کر تائب ہو جاوے تو جانا چاہیے کہ وہ گمراہی نہ تھا +
فصل عین مہلہ عقل چہ کئی است کہ پیش مردان بیاید + یہ مثل اسی کے حق میں کہتے ہیں کہ
 حرکات ناشائستہ اور بیدار نشی کی اوس سے اکثر سرزد ہوں اور بھولائی سے ہرگز نہ سمجھے
فصل عین معجمہ غریب کی جو رو سب کی بجا بھی + یعنی غریب پر ہر کسی کو جرات ہوتی +

جو چاہیں سو کہیں **فصل قاف** قرض کھانا اور پھوس کا جلتا برابر ہی یہ مستغنی بیان ہے
 قاضی جی ہر ارہی میں نہ ہارا یہ وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص باوجود فہمائش کے نہ سمجھ اور
 جو کچھ اس کے ذہن میں جم جاوے اسی پر قائم رہے قاضی انصاف نہ کر گیا تو گھر میں نہ آنے
 دے گا غلام قاضی کی موخہ ہی یعنی ایک کرنا حق لگ لگئی ہے اس کا ایک قصہ مشہور ہے کہ قاضی
 کے مکان پر کوئی اونکی انشا بیٹھو تے اس وقت موخہ کی ضرورت ہوئی کسی کار کیو سطر او
 موخہ بازار میں میسر نہ آئی اس تشنہ لکھا کہ با فعل موخہ میرے گھر میں موجود ہے
 جس قدر درکار ہو منگو اور چنانچہ جب ضرورت اس کے گھر منگو آئی اور قصہ فی دفتر کچھ
 کہ اس قدر موخہ فلانے شخص کے گھر سے آئی اتفاقاً اسکی جگہ بدمرت کے اور قاضی نصیب
 ہوا اسکو بھی کار سرکاری کیواسطے موخہ درکار ہوئی اور دفتر سے معلوم ہوا کہ فلانے
 شخص سے موخہ لیگی تھی اسنے بھی اونھیں سیلی آخر کار اس موخہ کا خرچ اسی
 غریب کو ذمہ پر ہو گیا **فصل کاف** تازی کچھ کو مجموعی برون کی اولاد بھی
 بری ہوتی ہے کسی کا گھر جلے اور کوئی آگ تاپے ظاہر ہے کالی گھٹا اور فنی مظاہر ہے
 کا نو کیا سوتا جاگے یہ ایسے عمل میں استعمال کرتے ہیں کہ کسی شخص نے سفر دور دور کیا
 اور مدت سے اسکی خبر معلوم نہ ہو ہو کالی کا نایابی نہیں مانگتا یہ شیر خوار
 حق میں کہتے ہیں کہ اس کے قریب سو کوئی نجات پانے کے ہمارے گھر کے چرانے نہیں جلتا یعنی
 سو بزرگ کے آگے خرد کو فروغ نہیں ہوتی بلکہ سے گھار گڑے پر نہیں چڑھتا یہ تو
 شخص کے حق میں بولتے ہیں کہ کسی کے کلمے سے کام نہ کرے اور جب اپنے دل میں آئے
 جب کرے کا نرا ٹوڈ ہو لفظ یہ اس شخص کے حق میں کہتے ہیں کہ نہایت بڑا مان ہو
 کوون کے گوسے دھور نہیں مرنے یعنی کیسی بد خواہی سے کیا ضرر نہیں ہو ماضی کا

پہونچا خدا کے اختیار میں ہے، مکا وین میان خان خانان اور اورا وین میان
 یعنی مال پیدا کوئی کرے اور صرف کوئی ماخذ اس شل کا یہ جو کہ خان خانان عبد الرحیم کا
 ایک غلام تھا فیہم نام کہ سبب اس کے خدمت گذاری اور فاداری کی شان خانان کو اس
 محبت تھی یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا تھا کہ میرے مال میں سے جس قدر چاہے صرف کرے، لیکن
 راجا بھون اور کمان پر عادت تھی یعنی غریب کو بڑے آدمی کے ساتھ کیا مناسب تھا
 بیل سرکار کے لشکاری یا راون کی یہ ایسی کے حق میں بدستہ ہیں کہ کوئی امر خطیر شل
 ہنگامہ رقص نشاط یا سوا اسکے کسی کے طرف سے سرانجام دیا جاوے اور وہ شخص اس
 میں اس طرح دخل دے کہ کوئی بازاؤ کو بھی اس میں اختیار ہے اور کبھی وہ شخص فیض اس
 شل کو اپنے حق میں آپ بھی کہتا ہے جس وقت کوئی شخص وجہ مداخلت کی اس سے
 پوچھے، کچھ ٹھیکہ پوچھا اور ترال یعنی با قلیل سے صدر مزید پوچھا، کھانا بیگانہ جو
 لیکن پیٹ لوانا پوچھ لینی اگر مفت کا کھانا کمین سے لیا جاوے تو ضرور زمین کہ اس کو
 بہت کھا جاوے کسو واسطے کہ اس سے اس کی پیٹ کو ضرر پہونچے گا، کہ جاوے طرہی الا
 اور پھر اجاوے موچھون الا یعنی بعضی حرکت نالائق ایسا شخص کرتا ہے کہ اس کی شان
 سے بید ہو اور بسبب احتمال نہونے کے وہ کرنیوالا نہ جاتا ہے اور دوسرا شخص کہ اس کے
 وضع سے از کتاب اس امر کا بعد زمین باوجود نہ کرنے کی تہمت میں گرفتار ہو جاتا ہے
 امر کی اصل یہ ہے کہ دائرہی والا آدمی معمر ہوتا ہے اور معمر پر احتمال برائی کا کم جاتا ہے اگرچہ
 برائی کرے اور وہ شخص کہ ہنوز اس کی موچھین ہی تکلیف ہون وہ نوجوان ہوتا ہے اور
 جوان سے بعض حکاٹ ناشائستہ کا سرزد ہونا بسبب خود سالی کے بعد زمین لہذا اس کی
 طرف احتمال ایسے امور کا اکثر جاتا ہے اگرچہ کلوے کو سن چلے بابل پیاسی یا لیسو کو حق میں

کہتے ہیں کہ کسی کام کرنے سے جلد تنگ اگر اوس سے اپنی برائت چاہے دکھائیگا سنو اور
 نہانے کے بال نہیں چیتے یہ بیان سے مستثنی ہو دکھانا وہاں کھاؤ تو پانی بیان ہو
 یہ تاکید و معرفت کہ باب میں کہتے ہیں کشتی کی موت آتی ہو تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے
 یہ ایسے محل میں کہتے ہیں کہ کوئی شخص محل خطرناک میں دلاستہ جاؤ لیکن یہ شل کسی نہایت
 رزیل اور کمینہ کے حق میں کہتے ہیں کام چور لوالہ حاضر ہاؤ شخص کے حق میں کہتے ہیں
 کر لینے کے وقت موجود ہوا اور کام کے وقت غائب ہو جاؤ یا کانا مجھے بھالے نہیں اور
 کانے بن مجھ میں آئے نہیں یہ شل اوس شخص کے حق میں کہتے ہیں کہ کسی شکوہ اور شکایت
 اور بدگواہی بہت کرے اور ہر جا اور ہر وقت عیب بیان کر رہا ہے اور بدون او کو
 بسر بھی نہ کرے کانا بمعنی ایک چشم کے ہر کبکی بلی اور کبکا بٹا یعنی ہنوز کچھ تجربہ نہیں ہوا
 اور عورت یہ کہ میں تجربہ کار اور آرمودہ کار ہوں مگر آدمی کے پیر شدی ہجی
 رنڈی اور دسترخوان کا حاضر طفل اور جب کسی صحبت میں بیٹھے اور اوس سے بچے
 کو اوس سے اندیشہ کسی طرح کی بدنامی کا ہو تو وہ لوگ یہ شل کہتے ہیں یا اور لوگ اول
 لوگوں کی فحاشی اور اس طفل کی صحبت سے احتراز اور اجتناب کے واسطے یہ عبارت
 نہ بان پر لاتے ہیں کاساویجے اور باساویجے یعنی اگر ہو سکے کیسکو اپنے پاس
 کچھ کھانا دیدیجے لیکن پاس رہنے کو کچھ دینی مناسب نہیں دکر لیا اور نیم چڑھایہ
 ایسی کے حق میں کہتے ہیں کہ خود فواح فاسد رکھتا ہوا اور پھر صحبت مضہون کی
 اختیار کرے کہ میں نہیں کھل کی کوئی بانکا پھری گلی گلی ظاہر ہے کالی بھلی نہ سین
 دونوں کو مار و ایک ہی کمیت جب دو شخص ایسے ہوں کہ اون دونوں سے کچھ
 کوئی حاصل نہو تو اون دونوں شخصوں کو حق میں کہتے ہیں کہ کی دم بارہ برس ملی ہیں

رکھو جب تکلی جب بیٹھی یعنی بد طبیعت کو صحبت اثر کچھ نہیں کرتی فصل کاف فاکو
 گھر کے ناگ نہ پوسے اور بائیں پوچن جاسی یعنی جب ایک چیز پاس حاصل ہو سکتی ہو تو اوتو
 حاصل نہ کرے اور بعد از ان اوسکے حاصل کرنے کے واسطے درجہ اختیار کرے کھلی ہاوس
 سالن اور بری ہو گا نام مستغنی بیان ہو گا لون کا جوگی جوگنا اور باہر کا جوگی
 سدھ یعنی اپنے شہر کے آدمی کی کو کیا ہی اہل فضل سے ہو قدر نہیں کرتے اور باہر کے آدمی
 کی کو فضل دہنہ کم رکھتا ہو قدر زیادہ کرتے ہیں کیا وقت چہر نہیں ہاتھ آتا ظاہر ہو
 گھر کا بھیدی لگاؤ دھانی ظاہر ہے گیدگی موت آتی ہے تو شہر کی طرف جھاگتا ہے یہ
 مثل مانند اس شے کہ تو کتے کی موت آتی ہے انہ کو کاف تازی کی فصل میں گزری
 کو نہیں سمجھی ہے جمجمی نیم تازی مخلوط الہا مکسور اور یاس تھانی معروفہ اور چہر بعد او کو
 بیجم تازی مخلوط الہا مکسور اور یاس تھانی معروفہ سو براز اطفال کو کہتو ہیں یہ مثل ایسے
 شخص کے حق میں کہتو ہیں کہ جب کسی امر کی قباحت اوسکے سامنے بیان کی جائے تو اوس
 قباحت سے اٹھا کر کے ایک اور قباحت کا اقرار کرے کہ فی الجملہ نسبت اوسکے کم ہوا
 ایسی قباحت کو جو فی الجملہ قباحت اول سے کم ہو لفظ جمجمی کے ساتھ تعمیر کرنا اسواطی ہو کہ
 یہ از اطفال سے نسبت اور براز کہ لوگ کہ بہت کم کرتے ہیں لوگ کا کیرا گوئی ہونے کے
 ظاہر ہو کر کھا دی اور کالون کا پرہیز یہ ایسے مقام میں ہوتا ہے کہ کوئی خضر ایسا
 کام کرتا ہو کہ اوسین خرابی اور بدنامی بہت ہو اور ایسے کام سے احتراز کرے کہ اوسین کچھ
 قباحت بہت نہیں مگر ہاتھ مارا ہو کوئی کو بھی کوئی تہر گناہت یہ اوس شخص کے حق میں
 کہتے ہیں کہ بطور تواضع کے کسی سے کہو کہ میرا مال تمہارا ہو اور جب کچھ کام پڑے اوپر
 سے نہ مال کو واسطے کچھ نہ دے گا لون ہمارا نام تمہارا شدہ گڑھکے کی تو اندھیرے میں

انگلی یہ مثل مرد اور عورت دونوں کے حق میں کہی جاتی ہے یعنی اگر طبع اور لالچ
 نفع کا ہو گا تو آپ ہی وقت بوقت چلا آو گیا گھر کھیر تو باہر بھی کھیرے تنہی بیان
 سے جو گھر میں جو رو کا نام بیگم رکھے سو کیا ہوتا ہے یعنی اپنی بزرگی اپنی زبان سے
 کہنی بیگم کہ جو جب اور کوئی بزرگ کہے تو بزرگی ہو کر بہشتن روز اول یعنی
 عجب پہلے ہی دن بیٹھا ہو گا گھر کے بیرون کوتیل کا میدان یہ تنہی بیان سے ہے
 گھر کی مرغی وال برابر بظاہر ہے گاڑی دیکھ کر پانوں پھول یہ ایسی جگہ ہوتی ہے
 کہ کوئی شخص کیہ و تنہا کسی کام کے واسطے مستعد ہو اور جب دوسرا شخص اس کے ہمراہ
 ہو جاوے تو پھر بدون اس کے سہارے کے کام نہ کر سکے یا کہو کہ مجھ سے اکیلے یہ کام
 نہیں ہو سکتا لہٰذا کہاں کیا کچھ چری میں یعنی یہ مال بجا صرف نہیں ہوا بلکہ اپنے
 محل میں صرف ہوا گھر کی کھیر کھاوین اور دیوتا بھلا مناوین یہ مثل ایسی جگہ
 کہتے ہیں کہ جب بعض امر لیا ہو کہ اگرچہ اس سے فائدہ کرنے والی کو ہو لیکن
 دوسرا آدمی اس سے راضی ہو جاوے فصل لازم ہو گا اگر شہیدوں میں سے
 یہ تنہی بیان سے چو لکے ہوئی پڑے خدا یہ مثل وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص
 بہت غلط زشت لکھتا ہو لنگا میں چھوٹا سو بادل گز کا یہ مثل ایسی جگہ ہوتی ہیں
 کہ وہاں کا خرد و بزرگ فتنہ انگیز ہو اور مطالب اس کا یہ کہ اس جگہ کا ہر کتبہ بھی
 آفت روزگار ہے لہٰذا ایک نہ دیا دو یعنی ہمسواں شخص کے ساتھ کچھ معاملہ ہو
 فصل مسیم منجر ہر مانی اور پیچھے پیچھے فلاں مرانی یہ ایسے کے حق میں کہتے ہیں
 کہ رو برو غوغا کرے اور پیچھے کے پیچھے برائے مردہ و زرخ میں جابجا بہت
 میں اپنے کھوا مال سے کام دینی انکو کسی کے نیک و بد سے غرض نہیں ہر ہوا

فانیسے کے مان مارے مان ہی مان پکڑا ہے یعنی بچہ کا قاعدہ ہے کہ مان اوسکو
 مارتی ہے اور وہ اوسکو پکارتا ہے اور اوس سے بیزار نہیں ہوتا ہے، بچہ کی جائے
 تیرنا کون سکوا ہے مستغنی بیان سے یہ مرے کو بارے شاد مار جب کوئی شخص
 آمنت میں رہا ہو اور آفت بحسب تقدیر کچھ اور پہونچ جائے تو وہ ان یہ عبارت بولتو
 میں، مالکے تین نام پر سوسم پر سرام یعنی دولت کے سبب سے تین حالت طاری
 ہوتی ہیں اگر نہ تو فقرات سے نام لین اور کچھ دولت ہم پہونچے تو اوسکو اچھی طرح
 پکڑے میں اور اگر دولت زیادہ ہم پہونچی تو بہت عزت کے ساتھ اوس کا نام
 لینے میں مثلاً غیبی میں کسی شخص کو پکڑا کہ پکارتے ہوں اور جب کچھ بایہ ہم پہونچا یا
 تو اوسکو پر سوس پکارتے لکھتے اور اوس نام رشتہ کا خاص کریں اور جب بہت مالدار
 ہو گیا پر سرام کہنے لکھتے کہ یہ نام عزت داروں کا ہے مانگی پرتاگا اور برہمائی
 برات جب ایک شخص کچھ چیز کسی سے عاریت لیکر کارروائی کرے اور دوسرا شخص
 وہ چیز عاریتی اوس سے اپنے کام کے واسطے مانگ لی تب یہ عبارت بولتے ہیں
 مفت کی شراب فانی کو بھی حلال ہے، ظاہر ہے منڈا جوگی اور یسی اوکھد کیا معلوم ہو
 اوکھد الف مفتوح اور ہاؤ ساکن اور کاف تازی غلو طالما مفتوح اور دال
 ساکن سے دو ایسے جیسا سر منڈا ہوا جوگی ایک دوسرے سے اسیا نہیں کیا جاتا
 ایسی ہی پس ہوئی دوائی چھار نہیں ہوتی مرن چے سوکھ سامنے جو پیرانہ سال مرد
 یا عورت اپنے ہر کام کے واسطے ٹکون نیک کی تلاش رکھے اور ساعت بد میں کام نہ کرے
 تو اوسکے حق میں بیشکل کتے ہیں موسے پر سو دوسے یعنی ایک تو مصیبت اور
 آفت تھی اور اوس پر یہ مصیبت دوسری مزید ہوئی موسے باپ کی بڑی بڑی کمین

یعنی شخص کی بعد مرنے کے قدر ہوتی ہے اور اسکی ہر صفت مبالغہ سے بیان کرتے ہیں۔ من بجلے اور منڈیا ہلائے یعنی جی تو جانتا ہے اور ظاہر میں نکار کرتا ہے مارے گھٹنا چھوئے آگے یہ مثل وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی بات کہے کہ مختصر ہو محل ہو مان نہ مان میں ترا سمان + ظاہر ہے مشتے کہ بعد از جنگ یا واید بر کلہ خود پاید زو + مستغنی بیان سے ہے مفلسی میں آنا گیلما + یہ وہاں بولتے ہیں کہ کسی مفلس کو مصارف ایسے درپیش آجاوین کہ اونسے گزیر نہو + مرنایا نہ کرنا + یعنی جو شخص کہ اسکو نوبت بجان اور کار و باسٹخوان پہونچی ہو اس سے جو بنائیگا سو کریگا میو + واجب جانیو جب تیجا ہو یہ مثل خاص میواتیوں کے قریب اور وغا بازی کے باب میں کہتے ہیں میرے سے آگ لائی اور نام رکھا میندر + بیستہ یعنی آتش کو ہے یہ وہاں بولتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے کچھ استفادہ کرے اور اسکو اپنے نام سے ظاہر کرے + فصل نون نئی نائن اور بانس کا نوہرنا یہ وہاں کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کام کو سیکھنا شروع کرے اور سامان اسکا خوب درست نہو + ناؤکنسے ڈوبوئی خواجہ خضر نے + یہ مثل ایسے محل میں بولتے ہیں کہ جب کبھی کسی کام میں ہرج واقع ہو جاتا ہو تو وہ ایک شخص خاص ہی کے سبب سے سمجھتا ہو نیا شور با اور کئی بوٹیان + سامان قلیل ہونیکے وقت بولتے ہیں + نہ جتنی نہ ڈھول جتنی یعنی نہ بیا کام کو نہ یہ امر درپیش آتا + نادان کی دوستی جی کا زیان ظاہر ہے + نہ گو میں اینٹ ڈالو نہ چھینٹ اوڑے مستغنی بیان سے ہے نیکی برباد گنہ لازم یہ بھی ظاہر ہے نہ نومن تیل ہو نہ راوہا ناچے + یعنی نہ سامان کثیر ہم پہونچے گا اور نہ یہ امر خاص ہو + میں آئیگا + نامرد ہاتھی اپنے لشکر کو مارتا ہے + ظاہر ہے نیا نوکر شیر مارتا ہے یعنی چلو

جیسا ہوتا ہے وہ اپنی رسوخ کے واسطے اول کار ہر شکل کو سرانجام کر دیتا ہے
 مامی چور مارا جلاوے اور نامی سلہو کا کھاسے اسکو بیان کی کچھ حاجت نہیں
 نادران بات کرے اور دانا قیاس کرے ظاہر و باطن نہ باطنی اور آئینہ نہ عین
 کام کرنا خود اپنے تئیں نہیں آتا اور اسباب اور آلات کی برے ہونی کا شکوہ کرتا ہے
 نیا مسلمان تعصب کی دکان پر یعنی اپنی مسلمانی اظہار کرنے کے واسطے نوسو چوبیس
 کھاکے بلی جج کو چلی جب کوئی شخص اول بہت افعال شنیع کر چکا ہو اور بعد اوستے
 نماز و روزہ کی طرف مصروف ہو تو اس شخص کے حق میں یہ عبارت بولتی ہے
 نانی کی ٹکڑی کھاوے اور داوی کا پوتا کھلاوے، یہ بھی ظاہر ہے، نانی کی ہرات
 میں بے شمار کام کون کرے، یہ وہاں استعمال کرتے ہیں کہ ایک مجمع میں ہر شخص
 اپنے تئیں بڑا سمجھ کر کسی کلمہ میں ہاتھ نہ ڈالے اور چاہے کہ دوسرا سرانجام دے
 یہ ہم حکیم خطو جان، مستغنی بیان سے جو نیم ملاحظہ ایمان علی ہذا القیاس نو لوقد
 تیرا و دھار ظاہر ہے فصل واو دلی را دلی سے شناسہ یعنی ہر کسی کو واسطے
 اور اوسے فن کا آدمی خوب پہچانتا ہے وہ دن گھر جو طیل خان فانیہ مارتے تھے
 ظاہر ہے وہ دفتر کا و خور و ہوا اسکا حاصل بھی مستغنی بیان سے ہے فصل با
 ہون ہر بر و اس کے چلنے چلنے پات، یعنی شدنی اور خوش نصیب کے پہلے ہی سے آتا
 نیک ہوتے ہیں، ہندو کی مت اولیٰ، ظاہر ہے ہاتھی پیرے کانوں کا نون جکا
 ہاتھی اوسے کانوں، یہ بھی ظاہر ہے ہاتھ میں کانسہ تو بھیک کا کیا سانس اپنی
 جب گداوی اختیار کی تو پیر مانگنے میں کیا احتیاط جتنے گھر چاہا مانگا بات نکلن
 گوارسی کیا ہے، یعنی جو چیز کہ اظہار اور انگھوں کے سامنے ہر اوسکی ہر ایک سر معلوم

کرنیکی حالت نہیں فصل یاسے تختانی ایک انار و صد بار یعنی موجود ایک چیز ہے اور اس کے خواہندہ بہت ایک گز و زوفاختہ یہ ایسے مقام میں ہوتے ہیں کہ ایک حربہ میں دو حریف کا کام تمام کیا جاوے۔

خاتمہ از صنف

شکر کار ساز حقیقی کا کہ اس نسخہ کی تالیف سے فراغ تمام حاصل ہوا اور اس سالہ کی تحریر سے فرصت کلی میسر آئی جو امر کہ اس ضعیف بنیان نے اپنے ذمہ پر کیا بالفعل اس کے بارے سبکدوش ہوا آئندہ جو نیرنگ تقدیر سے پیش آوے الٰہی معذور کے موافق اس کے تقدیم میں اوقات صرف کیجا لگی، واللہ و لی الرشاؤ
وَبِنِّه الْمُبْدِئُ وَالْمُعَادُ

خاتمہ لطیف

بعد حمد و ثناء و وجہان خالق کون و مکان قدر و انان علم و فن کو مژدہ ہو کہ اس وقت خوش زمانہ و دلکش میں نادر نسخہ مجموعہ گلستہ ریحان و یاسمین یعنی جلد دوم کلیات و شروح و رسالجات مؤلفہ یکہ تازہ مضامین فراست و دانائی مولوی امام بخش دہلوی تخلص صہبائی کمال زینت و زیبائی سے حسب ذیل ناظم خوشنما مال ناشرین مقال نشی و نیدیاں صاحب یہ نشی ایجنٹی بھوپال کے یکجائی طبع ہوا جو حسین کتب مصلیٰ ذیل شامل ہیں۔ شرح مسہ نثر ظہوری شرح پیر قہ شرح مینا بازار۔ شرح غنیم شاداب۔ شرح حسن و عشق۔ شرح شعیب نصیر اہل جہانی۔ شرح معاصر جامی رسالہ مناقب سائیں سالہ قول فیصل ترجمہ اہل

رسالہ صرف و نحو قواعد اردو۔ رسالہ محل مقامات عبد الواسع ہانسوی بہ بخمد
 اسکے خیال کنایت پسندی و سہولت شائقان و تاجران چند کتب مفصلہ علیہ
 بھی اس مجموعہ و جمع ہوئی ہیں شرح نیا بازار شرح پنج پرتہ شرح نہ تشرطوری شرح ششم شاد
 شرح معانی تفسیر کہدانی رسالہ قبول فیصل ترجمہ حدائق البلاغت ترجمہ تعالی
 یہ رسالہ نادری شک سہیل و ناز بوسمی بہ رسالہ قواعد صرف و نحو اردو
 مطبع نامی مشہور دیک و دوشی نو کاشور مقام کھنویں باہ اپریل سنہ ۱۳۵۸ م مطابق
 ۱۳۵۸ و جمادی الاول ۱۳۵۸ ہجری طبع سے رونق پذیر ہوہ خریداروں اور
 رباب شوق کو اختیار ہے مجموعہ کلیات یکجائی خواہ علیحدہ علیحدہ خرید فرمائیں

<p>رنگین جدول مولفہ منشی دیبی شاہوچی اسکیر درس صنع ہایون۔ تعلیم پر قلم تعلیق۔</p>	<p>ظہیر الدین حسین الدول خوش قلمی و منہاجات تعلیمات بین مولفہ منشی دیبی شاہو چہر دی اسکیر مدارس۔</p>
<p>کتب اردو و درسی ابتدائی</p>	<p>اصلاح الحروف۔ قواعد خوشنویسی اور اسکی مشق کے لیے سادہ نگہ چھوڑی ہو</p>
<p>الف باسے فارسی۔ خطائے الی تعلیم کی کتاب۔</p>	<p>نہین شمس بین مرتبہ مولوی سید محمد عباس علی ۱۔ حصہ۔</p>
<p>قواعد ابتدائی۔ جلی قلم خط نسخ مع اعراب۔</p>	<p>۲۔ حصہ۔ ۳۔ حصہ۔</p>
<p>خوشحال الصبیان۔ مولفہ منشی خوشحال باسے خالق باری۔ خوشخط واضح۔ مشہور از تعلیمات امیر خسرو دہلوی تعلیم عالم دہلی برنگ اپنا اطفال کہ کمین کوچہ ہر کمین کوچہ پست بحور اور وزن مختلف دین۔</p>	<p>پہنچہ نگارین تعلیم خوش قلمی تعلیمات و نسخ اور اقسام خطوط کے مرتبہ محمد عبدالرحمن خان صاحب مطبع نظامی پانچ حصہ ہیں۔ ۱۔ حصہ۔ ۲۔ حصہ۔ ۳۔ حصہ۔ ۴۔ حصہ۔</p>
<p>ناصر الصبیان۔ الف باسے فارسی مولفہ مولوی ناصر علی غیاث پوری۔</p>	<p>۵۔ حصہ۔</p>
<p>اللہ خدائی۔ درس تہذیبان بطور خالق باری بایہ العوام۔ حالات تعلیمی مولفہ منشی حاج حسین اکملون کا قلم۔ اخلاق و تہذیب آموزی مولفہ نذرت بیج بہادر۔</p>	<p>۶۔ حصہ۔ ۷۔ حصہ۔ ۸۔ حصہ۔ ۹۔ حصہ۔ ۱۰۔ حصہ۔</p>
<p>دل پہلا و جمعہ اول لائق استعمال مدراس تالیف راجہ شیوہر شاہ ستارہ ہندسی الیں آئی۔</p>	<p>۱۱۔ حصہ۔ ۱۲۔ حصہ۔ ۱۳۔ حصہ۔ ۱۴۔ حصہ۔ ۱۵۔ حصہ۔ ۱۶۔ حصہ۔ ۱۷۔ حصہ۔ ۱۸۔ حصہ۔ ۱۹۔ حصہ۔ ۲۰۔ حصہ۔ ۲۱۔ حصہ۔ ۲۲۔ حصہ۔ ۲۳۔ حصہ۔ ۲۴۔ حصہ۔ ۲۵۔ حصہ۔ ۲۶۔ حصہ۔ ۲۷۔ حصہ۔ ۲۸۔ حصہ۔ ۲۹۔ حصہ۔ ۳۰۔ حصہ۔ ۳۱۔ حصہ۔ ۳۲۔ حصہ۔ ۳۳۔ حصہ۔ ۳۴۔ حصہ۔ ۳۵۔ حصہ۔ ۳۶۔ حصہ۔ ۳۷۔ حصہ۔ ۳۸۔ حصہ۔ ۳۹۔ حصہ۔ ۴۰۔ حصہ۔ ۴۱۔ حصہ۔ ۴۲۔ حصہ۔ ۴۳۔ حصہ۔ ۴۴۔ حصہ۔ ۴۵۔ حصہ۔ ۴۶۔ حصہ۔ ۴۷۔ حصہ۔ ۴۸۔ حصہ۔ ۴۹۔ حصہ۔ ۵۰۔ حصہ۔ ۵۱۔ حصہ۔ ۵۲۔ حصہ۔ ۵۳۔ حصہ۔ ۵۴۔ حصہ۔ ۵۵۔ حصہ۔ ۵۶۔ حصہ۔ ۵۷۔ حصہ۔ ۵۸۔ حصہ۔ ۵۹۔ حصہ۔ ۶۰۔ حصہ۔ ۶۱۔ حصہ۔ ۶۲۔ حصہ۔ ۶۳۔ حصہ۔ ۶۴۔ حصہ۔ ۶۵۔ حصہ۔ ۶۶۔ حصہ۔ ۶۷۔ حصہ۔ ۶۸۔ حصہ۔ ۶۹۔ حصہ۔ ۷۰۔ حصہ۔ ۷۱۔ حصہ۔ ۷۲۔ حصہ۔ ۷۳۔ حصہ۔ ۷۴۔ حصہ۔ ۷۵۔ حصہ۔ ۷۶۔ حصہ۔ ۷۷۔ حصہ۔ ۷۸۔ حصہ۔ ۷۹۔ حصہ۔ ۸۰۔ حصہ۔ ۸۱۔ حصہ۔ ۸۲۔ حصہ۔ ۸۳۔ حصہ۔ ۸۴۔ حصہ۔ ۸۵۔ حصہ۔ ۸۶۔ حصہ۔ ۸۷۔ حصہ۔ ۸۸۔ حصہ۔ ۸۹۔ حصہ۔ ۹۰۔ حصہ۔ ۹۱۔ حصہ۔ ۹۲۔ حصہ۔ ۹۳۔ حصہ۔ ۹۴۔ حصہ۔ ۹۵۔ حصہ۔ ۹۶۔ حصہ۔ ۹۷۔ حصہ۔ ۹۸۔ حصہ۔ ۹۹۔ حصہ۔ ۱۰۰۔ حصہ۔</p>

رسالہ ذخیرہ دانش - دو کچھ تقریرات
مولوی میرا ولد علی پر فیض بن کا بیج
واقع ایرٹ۔
۱۔ تقریر سہی بہ خواجہ علم۔

۲۔ تقریر سہی بہ آداب انگلستان۔

بیچارہ الاملا - تصحیح الفاظ غلط العوام قابل
تفہیم اطفال مولفہ منشی و بی پرشاد۔

تشریح الجودت - اردو نگری خلیفہ سہی
و ناگری مولفہ منشی منال۔

ماقیماں - اردو نظم مترجہ نامہ
لالہ کنیا لال دل تخلص۔

منشآت و منتجات درس متیدیان

انشائے خرد و فروز - سقوت دہلوی
و پروانہ نویسی و غیرہ کاظمی آموزی
مصنفہ منشی قمر الدین۔

انشائے ماہ و ہورام - اردو پورا ترجمہ۔

انشائے بہار و بہار - نگین عبارت اردو
سبح مصنفہ مولوی غلام امام شہید۔

انشائے دلربا - مصنفہ منشی یو قی پرشاد
انشائے سرور - بہت عمدہ انشا جو

جسکی بول چال کا لطف موافق معاشرہ اردو ہے
اندر زاجبالی بیگ سرور صاحب فسانہ عالمی ہے

رقعات اردو - ہر قسم برائیا کے رشتہ
مولفہ منشی عطا علی تخلص خاک - مختار
و متغور الصبیان اردو۔
حلو اسے بے وود - دستور العمل یکہ بنی
مع حکایات از حکیم محمد حسین۔

عجو و ہندی - رقصت یکیدہ نامہ
حضرت نجم الدولہ میرزا - مدام خانہ نامہ
و مولوی سلیم عبارت موافق روزمرہ بول
اردو سے منظر کی مشہور و دھری عبد الفتوح۔

کتاب حساب و ہیت و غیرہ ریاضی

جنتری تبا و لہ اکیرہ و بگیہ۔

مکتب نامہ - حرف معلم الحساب حسین
ہر قسم کے حساب پھاڑہ و غیرہ گہ حسابی
و بیاق بن مولفہ مولوی مسیح الزمان۔

التقویم یکصد و دو سالہ بین ابداے
سنۃ الفات عشتہ ۱۲۰۴۔ حسین

سین سہی - نگالی - فصلی - ولاجی - کہہ کی
تجربہ کی تاریخین مقابل ہمد گورج

ہین گذشتہ حالات کے دیکھنے کے لیے
دفاتر ریاست اور اہل معاملہ کو ایسی کتاب

پیش نظر فرور ہے۔

✓ - ل

۲۰۹۱۵۴۳۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

۱۹۴۳

۱۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۲۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۳۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۴۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۵۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۶۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۷۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۸۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۹۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا
 ۱۰۔ اگر کسی نے اس کتاب کو پڑھا تو اس کا دل
 پختہ ہوگا اور اس کا دل پختہ ہوگا

